بدمذہبوں کی گستاخیاں

بدمذہبوں، دیوبندی، وہابی، مودودی، غیر مقلدین (اہلحدیث) اور نجدی پیشواؤں اور مولویوں کی کتابوں سے شانِ باری تعالیٰ، شانِ رسالت ﷺ، شانِ صحابہ اور شانِ اولیاء میں شدید گستاخیاں انہیں کی کتابوں سے

(بدمذہبوں کی کتابوں کے اصل عکس)

مؤلف:
مولانا محمد طفیل رضوی

مکتبۂ فیضانِ مشتاق
نزد بسم اللہ مسجد۔ کھارادر۔ کراچی

بدمذہبوں کی گستاخیاں

بدمذہبوں، دیوبندی، وہابی، مودودی، غیر مقلدین (اہلحدیث) اور
نجدی پیشواؤں اور مولویوں کی کتابوں سے شانِ باری تعالیٰ، شانِ رسالت ﷺ،
شانِ صحابہ اور شانِ اولیاء میں شدید گستاخیاں انہیں کی کتابوں سے
(بدمذہبوں کی کتابوں کے اصل عکس)

مؤلف:
مولانا محمد طفیل رضوی

مکتبۂ فیضانِ مشتاق
نزد بسم اللہ مسجد۔ کھارادر۔ کراچی

نام کتاب : بدمذہبوں کی گستاخیاں

نام مصنف : محمد طفیل رضوی

بار اوّل : 1100

صفحات : 192

سنِ اشاعت : 2013ء

قیمت : 250

ناشر : مکتبہ فیضانِ مشتاق، کھارادر، کراچی

پاکستان بھر کے مکتبوں سے حاصل کریں۔

نحمده و نصلی و نسلم علی رسوله الکریم

اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطن الرجیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خدا ایسی قوت دے میرے قلم میں
کہ بدمذہبوں کو سدھارا کروں میں

ہندوستان پر جب انگریز قابض ہوا تو انگریزوں نے ایک اجلاس طلب کیا۔ جس میں انہوں نے دانشمندوں، پوپ، پادری اور سیاستدانوں کو مدعو کیا اور مسئلہ یہ پیش کیا کہ:

یہ فاقہ کش موت سے ڈرتا نہیں جو
روح محمدی اس کے بدن سے نکال دو

کس طرح ہم ہندوستان میں مسلمانوں کے دل و دماغ سے ان کے رسول حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی عظمت و محبت نکال سکتے ہیں۔ کیونکہ جب تک ان میں یہ جذبہ ختم نہ کیا جائے، ہماری حکومت پائیدار نہیں ہو سکتی تو سب نے سوچ وبچار کے بعد یہ مشورہ دیا کہ مسلمانوں میں سے کچھ حضرات کو خریدا جائے اور ان سے ایسی کتابیں لکھوائی اور تقریریں کرائیں جائیں جس میں عظمت مصطفیٰ ﷺ پر بحث ہو کہ ان کی تعظیم اس طرح کرنی چاہئے۔

شیخ نجدی وہابیوں کے پیشوا شیخ محمد بن عبدالوہاب نجدی نے سب سے پہلے کتاب التوحید اور اوضح البراہین وغیرہ نامی کتابیں لکھ کر دنیائے عرب میں اسلام کے نام پر مسلمانوں میں فرقہ واریت کا بیج بو چکا تھا۔ اس فرقہ واریت کے بیج کی آبیاری کے لئے انگریزوں کو ایک شخص کی تلاش تھی۔

چنانچہ ان کے قریب میں ولی اللہی خاندان کا ایک فرد جس کا نام "اسماعیل دہلوی" تھا، آ گیا اور اس سے ایک کتاب لکھوائی گئی، جس کا نام اس نے "تقویۃ الایمان" رکھا۔ نام میں دلکشی اور تقویت تھی، لیکن حقیقت میں "تفویۃ الایمان" یعنی ایمان کو فوت کر دینے والی تھی۔

پھر عجم میں مولوی اسمٰعیل دہلوی نے "تقویۃ الایمان" نامی کتاب لکھ کر پورے عجم خصوصاً ہندوستان میں مسلمانوں کے اندر فرقہ واریت کے بیج کی آبیاری کی۔ انگریز نے اس کتاب کی بہت تشہیر کی۔ انگریزوں کا مقصد صرف اور صرف یہی تھا کہ مسلمان آپس میں شورش کا شکار ہوں، نفرتیں پیدا ہوں، ایک دوسرے کو مشرک اور بدعتی کہیں اور اس طرح امت مسلمہ کا

شیرازہ بکھر جائے۔

محمد بن عبدالوہاب نجدی اور اسماعیل دہلوی کے خوشہ چین حضرات نے اس ناپاک مشن کو آگے بڑھانے کے لئے کئی کتابیں لکھیں اور یہ سلسلہ اب تک جاری وساری ہے۔ زیر نظر کتاب میں ہم نے ان گستاخوں، بے ادبوں اور شرپسندوں کی کتابوں کا اصل ٹائٹل اور اصل صفحہ پیش کیا ہے تاکہ امت مسلمہ پر واضح ہوجائے کہ ان لوگوں سے ہمارا اختلاف ذاتی یا حلوے مانڈے کا نہیں بلکہ اختلافات کی بنیاد اکابرین دیوبند، اکابرین اہلحدیث اور نجدی پیشواؤں کی شان باری تعالیٰ، شان رسالت ﷺ اور شانِ اولیاء میں گستاخیاں اور بے ادبیاں ہیں مگر افسوس کہ موجودہ دیوبندی، اہلحدیث، وہابی اور سعودی نجدی ان گستاخ مولویوں کو اپنا امام، پیشوا، اکابر اور رہنما تسلیم کرتے ہوئے ان گستاخوں کی شان میں قصائد پڑھتے ہیں۔

جن جن فرقے کے مولویوں کی گستاخیاں اس کتاب میں نقل کی گئی ہیں۔ یہ سب مولوی موجودہ فرقوں کے رہنما اور ان کی پہچان بنے ہوئے ہیں لہٰذا ماننا پڑے گا کہ ان فرقوں سے تعلق رکھنے والے تمام ہی لوگ ان گستاخوں اور بے ادبوں کی گستاخیوں پر راضی ہیں۔ یاد رکھئے جو شخص کسی کے کفر پر راضی ہو، وہ انہی میں سے ہے۔

لہٰذا اس کتاب کو تعصب کی عینک اتار کر پڑھیں اور غور کریں کہ کیا ایسے لوگ مسلمان کہلانے کے حقدار ہیں؟ کیا کوئی سچا مسلمان اللہ تعالیٰ، حضور ﷺ اور اسلامی عقائد کے متعلق ایسی باتیں لکھ سکتا ہے؟

ہماری یہ کتاب ہمارے ان بھائیوں کو بھی دعوت فکر دیتی ہے جو اکثر و بیشتر یہ کہتے پھرتے ہیں کہ ہم سب مسلمان ہیں، بدمذہب بھی مسلمان ہیں۔ وہ کلمہ پڑھتے ہیں، نماز پڑھتے ہیں، قرآن پڑھتے ہیں، روزے رکھتے ہیں، زکوٰۃ دیتے ہیں، حج کرتے ہیں، صدقات وخیرات کرتے ہیں اور تبلیغ بھی کرتے ہیں پھر بھی آپ ان کے پیچھے نماز نہیں پڑھتے، ان کو برا کہتے ہیں اور ان کی صحبت میں بیٹھنے سے منع کرتے ہیں۔ ایسے لوگ اس کتاب کو غور سے پڑھیں اور ذرا سوچیں کہ جن کے عقائد ونظریات ایسے گستاخانہ ہوں، کیا ایسے لوگوں کے پیچھے نماز پڑھی جاسکتی ہے؟ کیا ایسے لوگوں کی تعریف کی جاسکتی ہے؟

یہ وہی لوگ ہیں جنہوں نے ایسی کتابیں لکھ کر اس امّت میں فتنہ برپا کیا ہے۔ ان لوگوں نے امّت میں نفرتوں کا بیج بویا ہے۔ ان لوگوں کا مقصد امّت کی اصلاح نہیں بلکہ اصلاح کی آڑ میں گمراہیت کی طرف دھکیلنا ہے۔ اس کتاب کو تیار کرنے کا مقصد صرف اور صرف مسلمانوں کے ایمان کا تحفظ کرنا ہے۔

اس کتاب میں جتنے بھی حوالہ جات تحریر ہیں، یہ تمام کتابیں راقم الحروف کے پاس موجود ہیں۔ کوئی بھی شخص اس کتاب کا ایک بھی حوالہ غلط ثابت نہیں کرسکتا۔

اللہ تعالیٰ اس کتاب کو تمام مسلمانوں کے ایمان کے تحفظ کا ذریعہ بنائے۔ آمین ثم آمین

(حصہ اول)

اکابرِ دیوبند اور دیوبندی مولویوں کی گستاخیاں اور بے ادبیاں اُنہیں کی کتابوں سے

کتاب ”تقویۃ الایمان“ میں درج ذیل گستاخیاں اور بے ادبیاں

دہابیوں اور دیوبندیوں کے پیشوا مولوی اسمٰعیل دہلوی نے اپنی رسوائے زمانہ کتاب ”تقویۃ الایمان“ میں درج ذیل گستاخیاں کی ہیں۔

1=غیب کی خبریں جاننے میں انبیاء اور شیطان برابر ہیں (تقویۃ الایمان، ص8)

2=ہر مخلوق بڑا ہو یا چھوٹا، وہ اللہ کی شان کے آگے چمار سے بھی زیادہ ذلیل ہے (تقویۃ الایمان، ص16)

3=اس شہنشاہ (اللہ تعالیٰ) کی تو یہ شان ہے کہ ایک آن میں ایک حکم کن سے کروڑوں نبی اور ولی اور جن و فرشتہ، جبریل اور محمد ﷺ کے برابر پیدا کر ڈالے (تقویۃ الایمان، ص35)

4=جس کا نام محمد ﷺ یا علی رضی اللہ عنہ ہے، وہ کسی چیز کا مختار نہیں (تقویۃ الایمان، ص47)

5=اولیاء و انبیاء و امام زادہ، پیر و شہید یعنی جتنے اللہ کے مقرب بندے ہیں، وہ سب انسان ہی ہیں اور بندے عاجز اور ہمارے بھائی مگر ان کو بڑائی دی، وہ بڑے بھائی ہیں (تقویۃ الایمان، ص68)

6=سرور کونین ﷺ کی طرف یہ جملہ منسوب کر کے لکھا کہ یعنی میں بھی ایک دن مر کر مٹی میں ملنے والا ہوں (تقویۃ الایمان، ص69)

7=جیسا کہ ہر قوم کا چودھری اور گاؤں کا زمیندار، سو ان معنوں کر ہر پیغمبر اپنی امت کا سردار ہے (تقویۃ الایمان، ص 72)

محترم بھائیو! سرکار دو عالم ﷺ کے متعلق اس انداز بیان کو کیا کہا جائے گا؟ ہمارا اختلاف ہی اس بات پر ہے کہ یہ حضرات حبیب کبریا ﷺ کی بات کرتے ہوئے ٹھہر کر سوچنا تو درکنار خود الفاظ کے استعمال میں اتنی رعایت بھی نہیں برتتے، جتنی وہ اپنے اساتذہ کے لئے برتتے ہیں۔ اگر یہ انداز بیان گستاخانہ نہیں ہے تو پھر ہمیں گستاخی کی تعریف بھی نئی وضع کرنی پڑے گی۔

دیوبندی پیشوا مولوی رشید احمد گنگوہی نے اپنے فتاویٰ کی کتاب فتاویٰ رشیدیہ میں مولوی اسمٰعیل دہلوی کو شہید اور رحمۃ اللہ علیہ لکھا اور اس کی گستاخانہ کتابوں تقویۃ الایمان اور صراط مستقیم کی تعریف کرتے ہوئے اسے دعا دی۔

جبکہ دوسری جانب غیر مقلدین اہلحدیث فرقے کے مرکزی رسالے صحیفۂ اہلحدیث میں غیر مقلد اہلحدیث مولوی نے مولوی اسمٰعیل دہلوی کو اپنے اسلاف میں شمار کیا اور اس کی گستاخانہ کتاب تقویۃ الایمان کو لاجواب کتاب قرار دیا۔ جس سے یہ واضح ہوتا ہے کہ اسمٰعیل دہلوی دونوں فرقوں دیوبندی اور اہلحدیث کا پیشوا ہے۔

وہابیوں اور دیوبندیوں کے پیشوا مولوی اسمٰعیل دہلوی نے لکھا کہ جو کوئی انبیاء و اولیاء کو اپنا وکیل اور سفارشی سمجھے اور نذر و نیاز کرے گو اس کو اللہ کا بندہ مخلوق سمجھے، سو ابوجہل اور وہ شرک میں برابر ہیں (معاذ اللہ)

ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

حسب فرمائش شیخ حافظ حمید اللہ صاحب فاضل سکریٹری اہلحدیث کانفرنس دہلی

تقویۃ الایمان

باہتمام

قاضی فضل حسین صاحب کے

مطبع کیپٹل پرنٹنگ دہلی میں چھپا

تقویۃ الایمان ۸

إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ قُلْ فَاَنّٰى تُسْحَرُوْنَ ۔ ترجمہ کہہ
کون ہے وہ شخص کہ اسکے ہاتھ میں ہے تصرف ہر چیز کا اور وہ حمایت
کرتا ہے اور اسکے مقابل کوئی حمایت نہیں کر سکتا جو تم جانتے ہو سو وہی کہ
دینگے کہ اللہ ہے کہہ پھر کہاں سے خبطی ہو جاتے ہو ف یعنی جب کافروں سے
بھی یوں پوچھئے کہ سارے عالم میں تصرف کر سکتا ہے اور اسکے مقابل کوئی حمایتی
کھڑا نہیں ہو سکے تو وہ بھی یہی کہیں گے کہ یہ اللہ ہی کی شان ہے پھر اوروں کو ماننا
محض خبط ہے اس آیت سے معلوم ہوا کہ اللہ صاحب نے کسی کو عالم میں
تصرف کرنے کی قدرت نہیں دی اور کوئی کسی کی حمایت نہیں کر سکتا اور یہ
بھی معلوم ہوا کہ پیغمبر خدا کے وقت میں کافر بھی اپنے بتوں کو اللہ کے برابر نہیں
جانتے تھے بلکہ اسی کا مخلوق اور اسی کا بندہ سمجھتے تھے اور ان کو اس کے
مقابل کی طاقت ثابت نہیں کرتے تھے مگر یہی پکارنا اور منتیں ماننی اور نذر و نیاز کرنی
اور انکو اپنا وکیل اور سفارشی سمجھنا یہی ان کا کفر و شرک تھا سو جو کوئی کسی سے
یہ معاملہ کرے گو کہ اسکو اللہ کا بندہ و مخلوق ہی سمجھے سو ابوجہل اور وہ شرک میں
برابر ہے سو سمجھنا چاہئے کہ شرک اسی پر موقوف نہیں کہ کسی کو اللہ کے برابر سمجھے
اور اسکے مقابل جانے بلکہ شرک کے معنی یہ ہیں کہ جو چیزیں اللہ نے اپنے واسطے خاص
کی ہیں اور اپنے بندوں کے ذمہ نشان بندگی کی ٹھہرائی ہیں وہ چیزیں اور کسی کے
واسطے کرنی جیسے سجدہ کرنا اور اسکے نام کا جانور کرنا اور اس کی منت ماننی اور
مشکل کے وقت پکارنا اور ہر جگہ حاضر و ناظر سمجھنا اور قدرت تصرف کی ثابت
کرنی سو ان باتوں سے شرک ثابت ہو جاتا ہے گو کہ پھر اللہ سے چھوٹا ہی سمجھے
اور اسی کا مخلوق اور اسی کا بندہ سمجھے اور اس بات میں اولیاء و انبیاء میں اور
جن و شیطان میں اور بھوت و پری میں کچھ فرق نہیں یعنی جس سے کوئی یہ معاملہ
کریگا وہ مشرک ہو جائیگا خواہ انبیاء و اولیاء سے خواہ پیروں و شہیدوں سے
خواہ بھوت و پری سے چنانچہ اللہ صاحب نے بت پوجنے والوں پر غصہ کیا

ہاں مشرکین کا تصور، مشرکین کا تصور یہ تھا کہ انھوں نے کہا کہ لات و منات وغیرہ ایسے عابد لوگ تھے کہ اللہ تعالیٰ نے کہا کہ تمہاری عبادت کمال کو پہنچ گئی، میں تم پر یہ عنایت کرتا ہوں کہ تم آزاد ہو، میں تم پر نہ کچھ فرض کرتا ہوں اور نہ کوئی پابندی لگاتا ہوں۔ پس اس طرح انھوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے تمام معبودوں کو الوہیت دے دی۔

جس شخص کا یہ عقیدہ ہو کہ اللہ تعالیٰ نے کسی کو وصف الوہیت عطا فرما دیا ہے وہ مشرک اور ملحد ہیں، مشرکین اور مومنین کے مابین بنیادی فرق یہی ہے کہ وہ غیر اللہ کیلئے عطائے الوہیت کے قائل تھے اور مومنین کی مقرب ترین حتیٰ کہ حضور ﷺ کے حق میں بھی الوہیت اور عطائے ذاتی کے قائل نہیں۔ اس کے باوجود اسمٰعیل دہلوی کا مسلمانوں کے عقیدے کو مشرکین کے کفر و شرک کے برابر لکھنا، اسمٰعیل دہلوی کی گمراہیت کی واضح دلیل ہے۔

وہابیوں اور دیوبندیوں کے پیشوا مولوی اسمٰعیل دہلوی نے لکھا کہ ہر مخلوق بڑا یا چھوٹا وہ اللہ کی شان کے آگے چمار سے بھی زیادہ ذلیل ہے

ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

حسب فرمائش شیخ حافظ حمید اللہ صاحب فاضل سکریٹری اہلحدیث کانفرنس دہلی

تقویۃ الایمان

باہتمام قاضی فضل جمیل صاحب کے

مطبع ... پرنٹنگ ... دہلی میں چھپا

تقویۃ الایمان ۱۶

اور ان کو شرک کی آفت سے بچا وے آمین قال اللہ تعالیٰ وَاِذْ قَالَ لُقْمٰنُ لِابْنِهٖ وَهُوَ يَعِظُهٗ يٰبُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ ۭاِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ ترجمہ اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے یعنی سورۂ لقمٰن میں جب کہا لقمان نے اپنے بیٹے کو اور نصیحت کرتا تھا اسکو اے بیٹے میرے مت شریک بنا اللہ کا بیشک شریک بنانا بڑی بے انصافی ہے ف یعنی اللہ صاحب نے لقمان کو عقل دی تھی سو انھوں نے اس سے سمجھا کہ بے انصافی یہی ہے کہ کسی کا حق اور کسی کو پکڑا دینا اور جس نے اللہ کا حق اسکی مخلوق کو دیا تو بڑے سے بڑے کا حق لیکر ذلیل سے ذلیل کو دیدیا جیسے بادشاہ کا تاج ایک چمار کے سر پر رکھ دیجیے اس سے بڑی بے انصافی کیا ہوگی اور یہ یقین جان لینا چاہیے کہ ہر مخلوق بڑا ہو یا چھوٹا وہ اللہ کی شان کے آگے چمار سے بھی زیادہ ذلیل ہے اس آیت سے معلوم ہوا کہ جیسے شرع کی راہ سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ شرک سب سے بڑا گناہ ہے ایسے ہی عقل کی راہ سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ شرک سب عیبوں سے بڑا عیب ہے اور یہی حق ہے اسواسطے کہ آدمی میں بڑے سے بڑا عیب یہی ہے کہ اپنے بڑوں کی بے ادبی کرے سو اللہ سے بڑا کوئی نہیں اور شرک اسی کی بے ادبی ہے وقال اللہ تعالیٰ وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا نُوْحِيْٓ اِلَيْهِ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدُوْنِ ترجمہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے یعنی سورۂ انبیاء میں اور نہیں بھیجا ہمنے تجھ سے پہلے کوئی رسول مگر اسکو یہی حکم بھیجا کہ بیشک بات یوں ہے کہ کوئی بندگی کے لائق نہیں سوائے میرے سو بندگی کرو میری ف یعنی جتنے پیغمبر آئے سو وہ اللہ کی طرف سے یہی حکم لائے ہیں کہ اللہ کو مانے اور اسکے سوائے کسی کو نہ مانے اس آیت سے معلوم ہوا کہ شرک سے منع اور توحید کا حکم سب شرعوں میں ہے سو یہی راہ نجات کی ہے اسکے سوائے اور سب راہیں غلط ہیں واخرج مسلم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال

☆ اسمٰعیل دہلوی نے ہر مخلوق کو بڑا یا چھوٹا چمار سے زیادہ ذلیل لکھا جبکہ قرآن مجید نے مسلمانوں کو عزت والا فرمایا۔

القرآن: وللہ العزۃ ولرسولہ وللمومنین ولکن المنفقین لایعلمون

ترجمہ: اور عزت اللہ اور اس کے رسول اور مسلمانوں کے لیے ہے مگر منافقوں کو خبر نہیں۔

وہابیوں اور دیوبندیوں کے پیشوا مولوی اسمٰعیل دہلوی لکھتا ہے کہ اس شہنشاہ کی تو یہ شان ہے کہ ایک آن میں ایک حکم سے کروڑوں محمد ﷺ کے برابر پیدا کر ڈالے

ہے اسکو کان رکھکر سن لیا چاہیے کہ اکثر لوگ نبیا اور اولیا کی شفاعت پر بہت بھولے ہوئے ہیں اور اسکے معنی غلط سمجھکر اللہ کو بھول گئے ہیں سو شفاعت کی حقیقت سمجھ لینا چاہیے سو سننا چاہیے کہ شفاعت کہتے ہیں سفارش کو اور دنیا میں سفارش کئی طرح کی ہوتی ہے جیسے ظاہر کے بادشاہ کے ہاں کسی شخص کی چوری ثابت ہو جاوے اور کوئی امیر و وزیر اسکو اپنی سفارش سے بچا لیوے تو ایک تو یہ صورت ہے کہ بادشاہ کا جی تو اس چور کے پکڑنے ہی کو چاہتا ہے اور اسکی آئین کے موافق اسکو سزا پہنچتی ہے مگر اس امیر سے دب کر اسکی سفارش مان لیتا ہے اور اس چور کی تقصیر معاف کر دیتا ہے کیونکہ وہ امیر اس سلطنت کا بڑا رکن ہے اور اسکی بادشاہت کو بڑی رونق دے رہا ہے سو بادشاہ یہ سمجھا ہے کہ ایک جگہ اپنے غصہ کو تھام لینا اور ایک چور سے درگذر کر جانا بہتر ہے اس سے کہ اتنے بڑے امیر کو ناخوش کر دیجئے کہ بڑے بڑے کام خراب ہو جاویں اور سلطنت کی رونق گھٹ جائے اسکو شفاعت وجاہت کہتے ہیں یعنی اس امیر کی وجاہت کے سبب سے اسکی سفارش قبول کی سو اس قسم کی سفارش اللہ کی جناب میں ہرگز ہرگز نہیں ہو سکتی اور جو کوئی کسی نبی و ولی کو یا امام اور شہید کو یا کسی فرشتے کو یا کسی پیر کو اللہ کی جناب میں اس قسم کا شفیع سمجھے سو وہ اصلی مشرک ہے اور بڑا جاہل کہ اس نے خدا کے معنے کچھ بھی نہیں سمجھے اور اس مالک الملک کی قدر کچھ بھی نہ پہچانی اس شہنشاہ کی تو یہ شان ہے کہ ایک آن میں ایک حکم کن سے چاہے تو کروڑوں نبی اور ولی اور جن و فرشتہ جبرئیل اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی برابر پیدا کر ڈالے اور ایک دم میں سارا عالم عرش سے فرش تک الٹ پلٹ کر ڈالے اور ایک اور ہی عالم اس جگہ قائم کرے کہ اسکے تو محض ارادے ہی سے ہر چیز ہو جاتی ہے کسی کام کے واسطے کچھ اسباب اور سامان جمع کرنے کی کچھ حاجت نہیں اور جو سب لوگ اگلے اور پچھلے اور آدمی اور جن سب ملکر جبرئیل اور پیغمبر ہی سے ہو جاویں تو اس مالک الملک کی سلطنت میں ان کے سبب سے کچھ رونق بڑھ نہ جاوے گی اور جو سب شیطان

☆ مولوی اسمٰعیل دہلوی کی یہ عبارت اس آیت قرآنی کے خلاف ہے:

القرآن: ماکان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول الله وخاتم النبین ۞ (سورۃ احزاب، آیت 40 پارہ 22)

ترجمہ: محمد (ﷺ) تمہارے مردوں میں کسی کے باپ نہیں، ہاں اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں کے پچھلے۔

☆ جب آپ ﷺ پر نبوت ختم ہو گئی پھر یہ لکھنا کہ اللہ تعالیٰ کروڑوں محمد ﷺ کے برابر پیدا کر ڈالے، آیت قرآنی کے خلاف ہے

وہابیوں اور دیوبندیوں کے پیشوا مولوی اسمٰعیل دہلوی نے لکھا کہ جس کا نام محمد ﷺ یا علی رضی اللہ عنہ ہے، وہ کسی چیز کا مختار نہیں

تقویۃ الایمان

ہیں اور ان کاموں کے وقت پکارتے ہیں پھر اسیطرح ایک مدت میں یہ رسم جاری ہوتی ہے حالانکہ وہ سب محض اپنے غلط خیالات ہیں یہ کچھ ان کی حقیقت نہیں جہاں خدا اللہ کے سوا کوئی اور نہ کسیکا یہ نام اگر کسیکا یہ نام ہے تو اسکو کسی کاروبار میں کچھ دخل نہیں سو سب خیال ہی خیال ہے اس نام کا کوئی شخص وہاں مالک اور مختار نہیں جو ان کاموں کا مختار ہے اسکا نام اللہ ہے محمد یا علی نہیں اور جسکا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں سو ایسا شخص کہ اسکا نام محمد یا علی ہو اور اسکے اختیار میں عالم کے سب کاروبار ہوں ایسا حقیقت میں کوئی شخص نہیں بلکہ محض اپنا خیال ہے سو اس قسم کے خیال باندھنے کا اللہ نے تو حکم نہیں دیا اور کسیکا حکم اسکے مقابل معتبر نہیں بلکہ اللہ نے تو ایسے خیال باندھنے سے منع کیا ہے اور وہ کون ہے کہ اسکے کہنے سے ان باتوں کا اعتبار ہووے یہی اصل دین ہے کہ اللہ ہی کے حکم پر چلیے اور کسیکا حکم اسکے مقابل میں ہرگز نہ مانیے لیکن اکثر لوگ یہ راہ نہیں چلتے بلکہ اپنے پیروں کی رسموں کو اللہ کے حکم سے مقدم سمجھتے ہیں اس آیت سے معلوم ہوا کہ کسی کی راہ و رسم کو ماننا اور اسکے حکم کو اپنی سند سمجھنا یہ بھی انہیں باتوں میں سے ہے کہ خاص اللہ نے اپنی تعظیم کے واسطے ٹھہرائی ہیں پھر جو کوئی یہ معاملہ کسی مخلوق سے کرے تو اس پر بھی شرک ثابت ہوتا ہے سو اللہ کے نزدیک پہونچنے کی راہ بندوں تک رسول ہی کی خبر دینا ہے سو جو کوئی کسی امام کی یا مجتہد کی یا غوث و قطب کی یا مولوی و مشائخ کی یا باپ دادوں کی یا کسی بادشاہ و وزیر کی یا پادری و پنڈت کی بات کو اور ان کی راہ و رسم کو رسول کے فرمانے سے مقدم سمجھے اور آیت حدیث کے مقابل میں پیر و استاد کے قول کی سند پکڑے یا خود پیغمبر ہی کو یوں سمجھے کہ شرع انہیں کا حکم ہے انکا جو جی چاہتا تھا اپنی طرف سے کہدیتے تھے اور وہی بات ان کی امت پر لازم ہو جاتی تھی سو ایسی باتوں سے شرک ثابت ہوتا ہے بلکہ اصل حاکم اللہ ہے اور پیغمبر خبر دینے والا ہے

☆مولوی اسمٰعیل دہلوی کی یہ عبارت قرآن وحدیث کے خلاف ہے:

القرآن: انا اعطینک الکوثر ○ ترجمہ: اے محبوب ﷺ! بیشک ہم نے ساری کثرت تمہیں عطا فرمائی (سورۂ کوثر، آیت 1، پارہ 30)

حدیث شریف: حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا

وانی اعطیت مفاتیح خزائن الارض اومفاتیح الارض ○ ترجمہ: بے شک مجھے زمین کے خزانوں کی کنجیاں عطا کی گئیں یا زمین کی کنجیاں

(بخاری شریف، کتاب الجنائز، حدیث نمبر 1344، ص 214، مطبوعہ دارالسلام ریاض، سعودی عرب)

وہابیوں اور دیوبندیوں کے پیشوا مولوی اسمٰعیل دہلوی لکھتا ہے کہ

انبیاء کرام ہمارے بڑے بھائی ہیں

تقویۃ الایمان

شرک کرے جیسے وہاں اللہ کے نام کا کوئی جانور ذبح ہوتا ہے اور کسی طرح انہیں نہ شریک ہو نہ
اچھی نیت سے نہ بری نیت سے کیونکہ شرع سے اتنا ثابت کرنا ہی ... بڑی بات ہے اخرج احمد
عن عائشة رضي الله عنها ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان في نفر
من المهاجرين والانصار فجاء بعير فسجد له فقال اصحابه يا رسول
الله تسجد لك البهائم والشجر فنحن احق ان نسجد لك فقال اعبدوا
ربكم واكرموا اخاكم ... ترجمہ مشکوٰۃ کے باب عشرۃ النساء میں لکھا ہے کہ
امام احمد نے ذکر کیا کہ بی بی عائشہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا مہاجرین اور انصار میں بیٹھے
تھے کہ آیا ایک اونٹ پھر اس نے سجدہ کیا پیغمبر خدا کو سو ان کے اصحاب کہنے لگے
اے پیغمبر خدا تم کو سجدہ کرتے ہیں جانور اور درخت سو ہم کو تو ضرور چاہیے کہ تم کو سجدہ کریں
سو فرمایا کہ بندگی کرو اپنے رب کی اور تعظیم کرو اپنے بھائی کی ف یعنی انسان آپس میں سب
بھائی ہیں جو بڑا بزرگ ہو وہ بڑا بھائی ہے سو اس کی بڑے بھائی کی سی تعظیم کیجئے اور مالک
سب کا اللہ ہے بندگی اسی کو چاہیے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اولیاء و انبیاء و امام زادہ
پیر و شہید یعنی جتنے اللہ کے مقرب بندے ہیں وہ سب انسان ہی ہیں اور بندے
عاجز اور ہمارے بھائی مگر ان کو اللہ نے بڑائی دی وہ بڑے بھائی ہوئے ہم کو ان کی فرمانبرداری کا
حکم ہے ہم ان کے چھوٹے ہیں سو ان کی تعظیم انسانوں کی سی کرنی چاہیے نہ خدا کی سی اور
یہ بھی معلوم ہوا کہ بعضے بزرگوں کو بعضے درخت اور بعضے جانور مانتے ہیں جیسے بعضے
اونٹ گھوڑوں پر شیر مسخر ہوتے ہیں اور بعضی جگہ بعضی ہاتھی اور بعضی پر بھیڑیا ... گرا دیتی ... کو
ایسی ... ہے کہ آدمی ان کی ایسی تعظیم کرے کہ اللہ نے بڑائی دی ہے اور شرع میں
جائز ... شرع ... سو ... اور کسی کی قبر پر
شیر ... دن بیٹھا رہتا ہو تو اس کی سند پکڑے کہ آدمی کو جانوروں کی ریس نہ کرنی
چاہیے اخرج ابو داؤد عن قيس بن سعد قال اتيت الحيرة فرأيتهم
يسجدون لمرزبان لهم فقلت رسول الله صلى الله عليه وسلم احق
ان يسجد له فاتيت رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت اني اتيت

☆ مولوی اسمٰعیل دہلوی کا یہ عقیدہ اسلامی عقیدے کے خلاف ہے۔ انبیاء کرام علیہم السلام اور حضور ﷺ کی مثل جب کوئی نہیں تو وہ ہمارے بڑے بھائی کیسے ہوسکتے ہیں۔

حدیث شریف: قال لست کاحد منکم...... آپ ﷺ نے فرمایا، میں تم میں سے کسی کی مثل نہیں ہوں۔

(بخاری، کتاب الصوم، حدیث 1961، ص 315، مطبوعہ دارالسلام، ریاض سعودی عرب)

حدیث شریف: ولکنی لست کاحد منکم...... لیکن میں تمہاری طرح نہیں ہوں

(مسلم، جلد اول، کتاب صلوٰۃ المسافرین وقصرہا، حدیث 1612، ص 571، مطبوعہ شبیر برادرز لاہور)

وہابیوں اور دیوبندیوں کے پیشوا مولوی اسمٰعیل دہلوی نے حضور ﷺ کی طرف جھوٹ منسوب کر کے لکھا ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا "میں بھی ایک دن مر کر مٹی میں ملنے والا ہوں" (معاذ اللہ)

تقویۃ الایمان ۷۹

الحیرۃ فرایتہم یسجدون لمرزبان لہم فقلت رسول اللہ احق ان یسجد لہ فقال لی ارایت لو مررت بقبری اکنت تسجد لہ فقلت لا فقال لا تفعلوا

ترجمہ مشکوٰۃ کے باب عشرۃ النساء میں لکھا ہے کہ ابوداؤد نے ذکر کیا کہ قیس بن سعد نے نقل کیا کہ گیا میں ایک شہر میں جسکا نام حیرہ ہے سو دیکھا میں نے وہاں کے لوگوں کو کہ سجدہ کرتے تھے اپنے راجہ کو سو کہا میں نے البتہ پیغمبر خدا زیادہ لائق ہیں کہ سجدہ کیجیے ان کو پھر آیا میں پیغمبر خدا کے پاس پھر کہا میں نے کہ گیا تھا میں حیرہ میں سو دیکھا میں نے ان لوگوں کو کہ سجدہ کرتے ہیں اپنے راجہ کو سو آپ بہت لائق ہیں کہ سجدہ کریں ہم آپ کو تو فرمایا مجھکو بھلا خیال تو کر جو تو گذرے میری قبر پر کیا سجدہ کرے تو اسکو کہا میں نے نہیں فرمایا تو مت کرو ف یعنی میں بھی ایک دن مر کر مٹی میں ملنے والا ہوں تو کب سجدہ کے لائق ہوں سجدہ تو اسی پاک ذات کو ہے کہ نہ مرے کبھی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سجدہ نہ کسی زندہ کو کیجیے نہ کسی مردہ کو نہ کسی قبر کو نہ کسی تھان کو کیونکہ جو زندہ ہے سو ایک دن مرنے والا ہے اور جو مر گیا سو کبھی زندہ تھا اور بشریت کی قید میں گرفتار تھا پھر مر کر خدا نہیں بن گیا بندہ ہی ہے عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یقولن احدکم عبدی وامتی کلکم عبید اللہ وکل نسائکم اماء اللہ ولکن لیقل غلامی وجاریتی وفتای وفتاتی ولا یقل العبد ربی ولکن لیقل سیدی

ترجمہ مشکوٰۃ کے باب الاسامی میں لکھا ہے کہ مسلم نے ذکر کیا کہ ابوہریرہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا نے فرمایا کہ کوئی تم میں سے یوں نہ بولے کہ میرا بندہ اور میری بندی تم سب اللہ کے بندے ہو اور تمہاری عورتیں سب اللہ کی بندی ہیں اور غلام بھی اپنے میاں کو یوں نہ کہے کہ میرا مالک کیونکہ تم سب کا مالک اللہ ہے ف یعنی میاں اپنے غلام و لونڈی کو اپنا بندہ و بندی نہ سمجھے اور غلام اپنے میاں کو اپنا مالک نہ کہے کیونکہ مالک اللہ ہی ہے سو وہ باقی سب اس کے بندے ہیں تو ایک دوسرے کا بندہ نہیں ہے نہ اس کا مالک اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کیا حقیقت

☆ مولوی اسمٰعیل دہلوی نے "ف" لکھ کر اپنی طرف سے گستاخانہ کلمات تحریر کر کے اسے حضور ﷺ کی طرف منسوب کر دیا (معاذ اللہ) حالانکہ احادیث میں حضور ﷺ کے ارشادات اس باطل عقیدے کے خلاف نقل ہیں۔

حدیث شریف: فقال ان اللہ عزوجل حرم علی الارض اجساد الانبیاء ..... فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے انبیاء کرام علیہم السلام کے جسم کو زمین پر حرام کر دیا ہے (ابوداؤد، کتاب الصلوٰۃ، باب فضل یوم الجمعۃ، حدیث 1047، ص 159، مطبوعہ دار السلام ریاض، سعودی عرب)

گیارہویں صدی کے مجدد شاہ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ نے اپنی کتاب جذب القلوب اور اشعۃ اللمعات جلد اول میں اسے تصریحاً بیان فرمایا ہے کہ حضرات انبیاء کے اجسام دنیاوی زندگی کی طرح بالکل سالم رہتے ہیں۔ ان کے کسی حصے کو گلانا اور اپنے اندر جذب کرنا پروردگار نے زمین پر حرام فرما دیا ہے۔

وہابیوں اور دیوبندیوں کے پیشوا مولوی اسمعیل دہلوی نے لکھا کہ ہر نبی امت کا اسی طرح سردار ہے جس طرح قوم کے چودھری اور گاؤں کے زمیندار ہوتے ہیں

تقویۃ الایمان ۷۲

ہی اختصار ہی کرو اور اس میدان میں تھوڑا زور گھوڑے کی طرح مت دوڑاؤ کہیں اللہ
کی جناب میں بے ادبی ہو جائے آپ سمجھنا چاہیے کہ سردار کے لفظ کے دو معنی ہیں ایک
تو یہ کہ وہ خود مالک مختار ہو اور کسی کا محکوم نہ ہو خود آپ جو چاہے سو کرے جیسے ظاہر میں
بادشاہ سو یہ بات اللہ ہی کی شان ہے اس معنوں کر اس کے سوائے کوئی سردار نہیں اور
دوسرے یہ کہ شخص بھی ہو مگر اور رعیتوں سے امتیاز رکھتا ہو کہ اصل حاکم کا حکم اول
اسپر آئے اور اسکی زبانی اوروں کو پہنچے جیسے ہر قوم کا چودھری اور گاؤں کا زمیندار
سو اس معنوں کر ہر پیغمبر اپنی امت کا سردار ہے اور ہر امام اپنے وقت کے لوگوں کا اور
ہر مجتہد اپنے تابعوں کا اور ہر بزرگ اپنے مریدوں کا اور ہر عالم اپنے شاگردوں کا کہ یہ
لوگ اول حکم پر آپ قائم ہوتے ہیں اور پیچھے اپنے چھوٹوں کو سکھاتے ہیں سو اسی طرح
سے ہمارے پیغمبر سارے جہان کے سردار ہیں کہ اللہ کے نزدیک ان کا مرتبہ سب سے بڑا ہے
اور اللہ کے احکام پر سب سے زیادہ قائم ہیں اور لوگ اللہ کی راہ سیکھنے میں ان کے
محتاج ہیں اس معنوں کر انکو سارے جہان کا سردار کہنا کچھ مضائقہ نہیں بلکہ ضروری
جاننا چاہیے اور ان پہلے معنوں سے ایک چیونٹی کا بھی سردار انکو نہ جانیے کیونکہ وہ
اپنی طرف سے ایک چیونٹی میں بھی تصرف نہیں کر سکتے اخرج الشیخان عن عائشۃ
انھا اشترت نمرقۃ فیھا تصاویر فلما رآھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قام علی الباب فلم یدخل فعرفت فی وجھہ الکراھیۃ قالت فقلت یا رسول
اللہ اتوب الی اللہ والی رسولہ ماذا اذنبت فقال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ما بال ھذہ النمرقۃ قالت قلت اشتریتھا لک لتقعد علیھا و
توسدھا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اصحاب ھذہ الصور
یعذبون یوم القیامۃ ویقال لھم احیوا ما خلقتم وقال ان البیت الذی فیہ
الصور لا تدخلہ الملائکۃ ترجمہ مشکوٰۃ کے باب التصاویر میں لکھا ہے کہ بخاری
نے ذکر کیا کہ حضرت عائشہ نے نقل کیا کہ انہوں نے خریدا ایک غالیچہ کہ اسمیں تصویریں تھیں
پھر جب اسکو دیکھا پیغمبر خدا نے دروازہ پر کھڑے ہو گئے اور اندر نہ گئے سو پہچانی میں نے

ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

حسب فرمائش شیخ حافظ حمید اللہ صاحب فاضل سکریٹری اہلحدیث

کانفرنس دہلی

باہتمام

قاضی فضل جمیل صاحب کے

مطبع [illegible] پرنٹنگ دہلی میں چھپا

اکابر دیوبند مولوی رشید احمد گنگوہی نے مولوی اسمٰعیل دہلوی کی گستاخانہ عبارتوں سے بھرپور کتب "صراط مستقیم" اور "تقویۃ الایمان" کی تعریف کی اور مولوی کو دعا دی

فتاویٰ رشیدیہ ۳۶۵

(۱) جب کسی زمین غیر وقف میں میت کے گاڑنے کو اور سیدہ ہو جاویں آثار اس کے ... اس پر درست کرتے ہیں۔ ... درست ہو اور زمین کا کھودنا بھی درست ہو ... اس کی کوئی ... نہیں ... سیدہ ہو جاوے ... فقط واللہ تعالیٰ اعلم
کتبہ الاحقر رشید احمد گنگوہی عفی عنہ۔
رشید احمد

مسائل متفرقہ

انجمن حمایت الاسلام لاہور کی کتابوں کا مسئلہ

سوال: انجمن حمایت الاسلام کا مذہب کیا ہے اور اس انجمن نے جو کتابیں اردو میں دینیات کی تالیف کرائی ہیں لڑکوں کو ان کا پڑھانا مفید ہوگا یا نہیں۔

جواب: انجمن حمایت الاسلام کا مذہب اہل سنت والجماعت ہے اور ان کی کتابیں دینیات کی جو ہیں اگرچہ بندہ نے تمام کو ملاحظہ نہیں کیا ہے ان کے پڑھانے سے بچوں کو انشاء اللہ نفع ہوگا فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

تقویۃ الایمان و صراط مستقیم

سوال: کتب تقویۃ الایمان و ایضاح الحق و صراط مستقیم تینوں کتب کس کی تصنیف سے ہیں اور کتاب حجۃ اللہ البالغہ کس کی تصنیف ہے ... اس کے مؤلف کون ہیں۔

جواب: حجۃ اللہ البالغہ حضرت مولانا شاہ ولی اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی تالیف ہے اور صراط مستقیم و تقویۃ الایمان جناب مولانا محمد اسمٰعیل صاحب شہید رحمۃ اللہ علیہ کی ہے۔ ایضاح الحق بندہ کو یاد نہیں ہے کیا مضمون ہے کس کی تالیف ہے باقی ان تینوں کتابوں سے میں واقف ہوں اور اس تحقیق سے مستفید اور ان کے عقائد و خیالات پر اطلاع تام رکھتا ہوں کہ جناب مولانا محمد اسمٰعیل صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے جس قدر استیصال فرمایا ہے حق تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے بلکہ اور اس میں تیسرا امام وغیرہ کی نسبت بارہا لکھا گیا ہے دوبارہ لکھنے کی ضرورت نہیں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

بحمد اللہ سبحانہ و تعالیٰ اب دوسرا ایڈیشن ...

کامل

فتاویٰ رشیدیہ

مبوّب بطرز جدید

از افاضات مبارکہ

حضرت مولانا الحاج الحافظ رشید احمد صاحب گنگوہی قدس سرہٗ

ناشران

محمد علی کارخانہ اسلامی کتب دوکان نمبر ۲

اردو بازار کراچی نمبر ۱

☆ اس سے پتہ چلا کہ مولوی اسمٰعیل دہلوی کی گستاخانہ عبارتوں کی اکابر دیوبند بھی تائید کر رہے ہیں

ہمارے اسلاف لکھ کر غیر مقلدین اہلحدیث نے یہ ثابت کر دیا کہ

وہ اسماعیل دہلوی کے پیروکار ہیں

ہمارے اسلاف

عبدالرشید عراقی

شاہ محمد اسمٰعیل شہید دہلویؒ

۱۱۹۳ھ - ۱۲۴۶ھ

حضرت مولانا شاہ محمد اسمٰعیل بن شاہ عبدالغنی بن شاہ ولی اللہ دہلوی کا شمار "ائمہ دین اور بلند پایہ محدثین میں ہوتا ہے۔ حضرت شاہ محمد اسمٰعیل ۱۱۹۳ھ / ۱۷۷۹ء میں پیدا ہوئے۔ ۶ سال کی عمر میں ان کی تعلیم کا آغاز حفظ قرآن مجید سے ہوا۔ اور دو سال میں آپ نے قرآن مجید حفظ کر لیا۔ اس کے بعد صرف ونحو اور فقہ ومعقول کی کتابیں اپنے والد محترم شاہ عبدالغنی سے پڑھیں۔ ۱۲۰۳ھ میں ان کے والد محترم نے وفات پائی۔ تو ان کی تعلیم وتربیت ان کے تایا حضرت شاہ عبدالقادر دہلوی کے زیر سایہ ہوئی۔ آپ نے جملہ علوم اسلامیہ کی تحصیل اپنے تایا حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی سے کی۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت شاہ محمد اسمٰعیل کو حافظہ کی غیر معمولی نعمت سے نوازا تھا۔ آپ نہایت ذہین وفطین تھے۔ مولانا سید نواب صدیق حسن خاں مرحوم فرماتے ہیں کہ:

> مولانا شاہ محمد اسمٰعیل دہلوی علوم معقول ومنقول میں اس درجہ ماہر تھے کہ انہیں دیکھ کر پرانے لوگوں کی یاد ذہن سے نکل جاتی۔ علوم قرآن وحدیث ان کے سینے میں محفوظ تھے اور فقہ ومعقول میں انہیں پوری مشق حاصل تھی۔ (اتحاف النبلاء۔ ص ۴۱۲)

سرسید احمد خاں نے بھی آپ کی ذہانت اور فطانت کا اعتراف کیا ہے وہ لکھتے ہیں کہ:

> شاہ محمد اسمٰعیل کی ذہانت کی دھوم تمام شہر میں تھی۔

(آثار الصنادید۔ ص ۹۹)

حضرت شاہ محمد اسمٰعیل دہلوی علوم اسلامی کی تحصیل کے ساتھ ساتھ جسمانی تربیت کی طرف بھی متوجہ ہوئے۔ آپ نے تیر اندازی اور تیراکی میں مہارت حاصل کی۔ اس کے بعد حضرت شاہ صاحب حضرت سید احمد شہید رائے بریلوی کے حلقہ ارادت میں شامل ہو گئے۔ ۱۲۳۶ھ میں حضرت شاہ محمد اسمٰعیل نے حضرت سید احمد شہید کے ساتھ حرمین شریفین کا سفر کیا اور حج بیت اللہ کی سعادت سے مشرف ہوئے۔

مولانا شاہ محمد اسمٰعیل دہلوی بہت بڑے خطیب بھی تھے۔ ان کی ذہانت کا شہرہ پوری دہلی میں تھا۔ آپ جامع مسجد دہلی میں وعظ فرمایا کرتے تھے۔ آپ کے وعظ توحید کے اثبات اور شرک کی تردید میں ہوتے تھے۔ آپ سامعین کو غیر شرعی امور سے باز رہنے اور توحید وتقویٰ کے سیدھے راستے پر گامزن ہونے کی نصیحت فرماتے۔ ان کی فصاحت وبلاغت اور تاثیر کا یہ عالم تھا کہ:

حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی فرمایا کرتے تھے:

> میری تقریر اسمٰعیل نے لے لی۔ تحریر رشید الدین نے اور تقویٰ اسحاق نے۔ (تواریخ   ص ۱۳۲)

دہلی میں توحید کی تبلیغ کے دوران ہی پنجاب سے مسلمانوں پر سکھوں کے ظلم وستم کی خبریں آنے لگیں۔ اس زمانے میں شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی نے تو ہندوستان کے متعلق دارالحرب کا فتویٰ دیا۔ لیکن اس دارالحرب کو دارالاسلام بنانے کی کوشش کرنے والے حضرت سید احمد شہید اور حضرت شاہ محمد اسمٰعیل شہید تھے۔ اس سلسلے میں انہوں نے تحریک جہاد شروع کی۔ جس کے دوررس نتائج نکلے۔

اعتراف عظمت

شاہ محمد اسمٰعیل شہید فرزند توحید تھے۔ ایک جید عالم، دینی علوم کا منبع بدعت، بلند پایہ مبلغ اور عظیم مجتہد تھے۔ وہ غیر معمولی عظمت کے مالک، ذہین وفطین اور صاحب بصیرت تھے۔ دین اسلام سے انتہا کی محبت رکھنے والے متقی و پرہیزگار زہد و ورع کے پیکر، شجاعت میں بے مثال اور اعلیٰ اخلاق کے مالک تھے۔

مولوی رحمان علی بریلوی ان کے بارے میں لکھتے ہیں۔

> ابن مولوی عبدالغنی بن مولانا شاہ ولی اللہ در دیانت و رسائی فکر یگانۂ روزگار و مشار الیہ علمائے کبار بود
>
> یعنی شاہ عبدالغنی کے یہ فرزند اور مولانا شاہ ولی اللہ کے پوتے دیانت اور فہم وفکر میں یگانہ روزگار تھے۔ حلقہ علمائے کبار میں مشار الیہ تھے۔ (تذکرہ علمائے ہند۔ ص ۱۷۹)

مولانا سید نواب صدیق حسن خاں نے حضرت شاہ محمد اسمٰعیل شہید دہلوی کی شخصیت کا درجہ ذیل الفاظ میں اعتراف کیا ہے۔

> یعنی اس خاندان ولی اللہی دہلوی کا ہر فرد علم وعمل، عقل وفہم

اسمٰعیل دہلوی کی رسوائے زمانہ گستاخانہ عبارتوں سے بھرپور کتاب ”تقویۃ الایمان“ کو لاجواب کتاب قرار دیا

زورِ تقریر، فصاحتِ تحریر، ورع و تقویٰ، دیانت و امانت اور مراتبِ ولایت میں یگانۂ روزگار، فرید دہر اور وحید عصر تھا۔ ان کی اولاد کی اولاد بھی انہی درجات بلند پر فائز تھے۔ یہ ایک زریں سلسلہ تھا۔
(اتحاف النبلاء، ص ۴۳۰)

حضرت شاہ محمد اسمٰعیل جس بلند مرتبہ و مقام اور عزت کے شخص تھے۔ اور کوئی شخص ان جیسا پیدا نہیں ہوا۔

علامہ اقبال کا فرمان ہے۔

ہندوستان نے ایک مولوی پیدا کیا اور وہ مولوی محمد اسمٰعیل کی ذات تھی۔ (ریمنسنس آف شاہ اسمٰعیل شہید، ص ۳۳)

حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی بھی حضرت شاہ محمد اسمٰعیل شہید دہلوی کی مساعی جمیلہ کے معترف تھے اور ہاتھ اٹھا کر فرمایا کرتے تھے۔

الحمد للہ الذی وھب لی علی الکبر اسمٰعیل و اسحاق
(الحیات بعد المماۃ، ص ۱۰۹)

تصانیف

ردالاشراک (عربی)، تقویۃ الایمان (اردو)، صراط مستقیم (فارسی)، منصب امامت (فارسی)، تنویر العینین فی اثبات رفع الیدین (عربی)۔ طبقات (عربی)، اصول الفقہ (عربی)، ایضاح الحق الصریح فی احکام المیت والضریح (فارسی)

تقویۃ الایمان

اثبات توحید اور تردید شرک میں لاجواب کتاب ہے۔ اس کتاب کی مقبولیت اور تاثیر کا یہ عالم تھا کہ بقول مولانا رشید احمد گنگوہی۔ اس (تقویۃ الایمان) سے بہت نفع ہوا۔ چنانچہ مولوی اسمٰعیل کی حیات ہی میں دو ڈھائی لاکھ آدمی درست ہو گئے تھے۔ اور ان کے بعد جو نفع ہوا۔ اس کا تو اندازہ ہی نہیں ہو سکتا۔
(امیر الروایات مطبوعہ در مجموعہ حکایات اولیاء، ص ۹۲ طبع لاہور)

وفات

حضرت شاہ محمد اسمٰعیل نے ۲۴/ ذی قعدہ ۱۲۴۶ھ مطابق ۵/ مئی ۱۸۳۱ء کو حضرت سید احمد شہید رائے بریلوی کے ہمراہ بمقام بالا کوٹ شہادت سے سرفراز ہوئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

بنا کردند خوش رسمے بخاک و خون غلطیدن
خدا رحمت کند ایں عاشقان پاک طینت را

☆اس سے پتہ چلا کہ مولوی اسمٰعیل دہلوی کی گستاخانہ عبارتوں کی اہلحدیث فرقے کے مولوی تائید کرتے ہیں

غیر مقلد اہلحدیث مولوی ثناء اللہ امرتسری لوگوں کو رسوائے زمانہ کتاب تقویۃ الایمان پڑھنے کی تلقین کر رہے ہیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فتاویٰ ثنائیہ

شیخ الاسلام حضرت

ابو الوفا مولانا ثناء اللہ امرتسری

اول

مرتب محمد داؤد راز

مکتبہ اصحاب الحدیث

حافظ پلازہ مچھلی منڈی

ہم آپ کی جائے پیدائش مکہ مکرمہ اور آپ کی جائے ہجرت مدینہ منورہ کو حرم مانتے ہیں، ہم آپ کے روضہ مبارک کی زیارت کو مسنون اور کار ثواب جانتے ہیں۔ ہم خلافت کو آپ کے غلامان قریش میں منحصر جانتے ہیں۔ قیامت تک ان کے سوا کوئی خلیفہ نہ ہوگا۔ آپ کی تمام امت میں سب سے زیادہ افضل اور بزرگ خلیفہ بلافصل حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں آپ کے بعد خلیفہ ثانی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ہیں۔ آپ کے بعد خلیفہ ثالث حضرت عثمان ذو النورین رضی اللہ عنہ ہیں۔ آپ کے بعد خلیفہ چہارم حضرت علی کرم اللہ وجہہ ہیں۔ امام مہدی علیہ السلام کی امامت برحق ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام زندہ آسمان پر اٹھائے گئے ہیں۔ وہ اب تک زندہ ہیں اور قیامت کے قریب آسمان سے نازل ہوں گے۔ دجال کو قتل کریں گے۔ وغیرہ۔ (محمد ابو القاسم محمود ...)

سوال۔ کلام مجید میں بکثرت آیات شرک کی مذمت میں وارد ہیں۔ مشرک کے لئے اللہ تعالیٰ نے سخت وعید بیان فرمائی ہے۔ تلاوت کے وقت جمعیت خاطر نہیں رہتی کہ کس مرض سے نجات کیسے ہوگی۔ مہربانی فرما کر شرک کی جامع مانع تعریف تحریر فرمائیں۔

محمد شفیع فضل الرحمن از جہلم شہر

جواب۔ شرک کی جامع مانع تعریف اور اس کے اقسام سمجھنے کے لئے مولانا اسمٰعیل شہید کی کتاب تقویۃ الایمان پڑھئے (اہلحدیث جلد ...)

تشریح۔ حدیث شریف میں آیا ہے۔ بَدَأَ الْإِسْلَامُ غَرِيبًا وَسَيَعُودُ كَمَا بَدَأَ فَطُوبَى لِلْغُرَبَاءِ الَّذِينَ يُصْلِحُونَ مَا أَفْسَدَ النَّاسُ مِنْ سُنَّتِي

یعنی خدا کا دین اسلام شروع شروع مسافرانہ کس مپرسی میں چلا پھر ترقی کے بعد پھر مسافرانہ ہو جائے گا۔ خوشخبری ہو ان مسافروں کو جو میری سنت میں لوگوں نے جو بگاڑ کیا ہوگا اس کی وہ اصلاح کریں گے۔ اس حدیث شریف میں اسلام کی زندگی کے چار مراتب فرمائے گئے ہیں (۱) پہلی حالت بے کسی کی تھی جو ہجرت سے قبل مکہ معظمہ میں گذری (۲) دوسرے درجہ میں

ا؎ سفر مدینہ منورہ روضہ مسجد نبوی (زادھا اللہ شرفاً) میں نماز ادا کرنے کی نیت سے ہونا چاہئے۔ پھر روضہ مطہرہ پر حاضری دے کر سلام پڑھنا چاہئے۔ (... سعادت ہے۔ راز) ۲؎ اسلام حالت غربت میں شروع ہوا تھا۔ آخر زمانہ میں پھر حالت غربت میں ہو جائے گا ... اس وقت میں اصلاح کرنے والوں کو ...

غیر مقلد اہلحدیث مولوی ثناء اللہ امرتسری نے رسوائے زمانہ کتاب تقویۃ الایمان کے مصنف مولوی اسمعیل دہلوی کو پکا اہلحدیث لکھا

باتوں کا ذکر ہے۔ لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ۔ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ۔ مگر ایسا شخص وعظ کہے تو سننا چاہیے۔

[اہلحدیث ۱۰ شوال [illegible]]

سوال: تلاوت قرآن کو چھوڑ کر دیگر وظائف کرنا اور پھر ان وظائف کو قرآن مجید کی تلاوت پر ترجیح دینا کیسا ہے؟

جواب: قرآن مجید بہترین وظیفہ ہے۔ اسے کم درجہ سمجھ کر اور وظیفہ کرنے والا غلطی کرتا ہے۔ بہت جلد اسے توبہ کرنی چاہیے۔ قرآن مجید میں قرآن کا نام احسن الحدیث آیا ہے۔

[۱۰ ذی الحجہ [illegible]]

سوال: شریعت، طریقت، معرفت کی جامع مانع تعریف اور ان کی تفریق مجمل طور

[محمد قاسم [illegible]]

جواب: شریعت ان احکام کا نام ہے جو قرآن و حدیث میں مذکور ہیں۔ ان احکام کو بحضور قلب و دل لگا کر ادا کرنا طریقت اور حقیقت ہے۔ حقیقت شریعت کے خلاف نہیں بلکہ حقیقت شریعت کے طریق کار کا نام ہے۔ اس لئے حضرت مجدد صاحب قدس سرہ فرماتے ہیں۔ کل حقیقۃ ردتہ الشریعۃ فہی زندقۃ (مکتوبات) یعنی حقیقت کے جس مسئلہ کو شریعت رد کرے وہ واقعی الحاد اور بے دینی ہے۔ یہ تینوں طریقت، حقیقت اور معرفت دراصل شرعی احکام کے طریق کار کا نام ہیں۔ اور یہ دراصل ایک ہیں۔

[۹ ذی الحجہ [illegible]]

سوال: اکثر حنفی لوگ کہتے ہیں کہ مولانا نذیر حسینؒ، شاہ اسمٰعیل شہیدؒ، نواب صدیق حسن خانؒ حنفی تھے۔ کیا یہ حق ہے؟

جواب: یہ تینوں صاحب پکے اہلحدیث تھے۔ مولانا نذیر حسین صاحبؒ کی کتاب معیار الحق مولانا اسمٰعیل شہیدؒ کی تقویۃ الایمان وغیرہ اور نواب صاحب مرحوم کی بیشمار کتابیں تقلید میں موجود ہیں۔

[۱۲ اپریل [illegible]]

سوال: کتب حنفیاں میں لکھا ہے کہ امام بخاریؒ، امام مسلمؒ، ترمذیؒ، نسائیؒ، [illegible] ابن ماجہؒ وغیرہ امام شافعیؒ کے مقلد تھے۔

جواب: امام بخاریؒ وغیرہ سب اہلحدیث تھے۔ جو ان کو شافعیؒ کا مقلد کہتا ہے اس نے کتابیں نہیں پڑھی ہیں۔ یہ لوگ کئی جگہ امام شافعیؒ کی تردید بھی کرتے ہیں۔ [۱۲ اپریل [illegible]]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فتاویٰ ثنائیہ

شیخ الاسلام حضرت

ابو الوفا مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ

اوّل

مرتب محمد داؤد راز

مکتبہ اصحاب الحدیث

حافظ پلازہ مچھلی منڈی

فتاویٰ نذیریہ میں غیر مقلد اہلحدیث کے شیخ الکل نے ایک سوال کے جواب میں کتاب تقویۃ الایمان اور مولوی اسمٰعیل دہلوی کی تعریف کی

فتاویٰ نذیریہ

شیخ الکل حضرت مولانا

سید محمد نذیر حسین محدث دہلوی

اوّل

مکتبہ اصحاب الحدیث

حافظ پلازہ مچھلی منڈی

بالمقابل ... اردو بازار لاہور

فتاویٰ نذیریہ جلد اول | ۱۳ | کتاب الایمان والعقائد

... ان کلامک فی رسالتک کان ھندیا وانا رجل عربی لا افھم الھندی فی الرجل ... فترجم ... فقری ... واغلظ فی الترجمۃ کثیرا فلا تغضب۔ تمت

رسالۃ المصنفۃ العلامۃ النبیل محمد اسمٰعیل الدہلوی ابن الاخ ... الجلیل شاہ عبد العزیز قدس سرھما۔

سوال علمائے دین وفضلائے محققین موحدین سے یہ ہے کہ کتاب مسمّٰی بہ تقویۃ الایمان تصنیف مولوی اسمٰعیل صاحب کی اور کتاب نصیحت المسلمین مولوی خرم علی صاحب کی جس میں شرک کی برائی کا بیان ہے، ان دونوں کا کیا حال ہے آیا ان پر عمل کرنا اور ان کے موافق عقیدہ رکھنا ہدایت ہے یا گمراہی اور ان کا مضمون موافق اہل سنت کے ہے یا نہیں اور جو شخص ان کے مضمون کو اور ان پر عمل کرنے والوں کو بہ سبب اس تصنیف کے اور عمل کے کافر اور گمراہ کہے اس کا کیا حال ہے اور اس کے پیچھے نماز درست ہے یا نہیں۔ بینوا توجروا۔

الجواب۔ نصیحت المسلمین اس حقیر کی نظر سے نہیں گذری اور اس کے مصنف کا تفصیلی حال معلوم ہے لیکن اگر اس کتاب میں شرک کی برائی کا بیان ہے تو اس کے اچھے ہونے میں کس کو کلام ہے اور تقویۃ الایمان کو بنظر اجمال سے دیکھا ہے، باعتبار اصول اور اصل مقصود کے بہت خوب ہے۔ اور مولوی اسمٰعیل صاحب کو ایسا دیکھا کہ پھر کسی کو ایسا نہ دیکھا، یہ لوگ ان میں سے تھے کہ جن کے حق میں حق سبحانہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ولتکن منکم امۃ یدعون الی الخیر ویامرون بالمعروف وینھون عن المنکر واولئک ھم المفلحون اور بھی فرمایا ان الذین اٰمنوا والذین ھاجروا وجاھدوا فی سبیل اللہ اولئک یرجون رحمۃ اللہ واللہ غفور رحیم یختص برحمتہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم جو ان کو کافر اور گمراہ کہے وہ آپ گمراہ ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

حررہ محمد صدر الدین

[مہر: محمد صدر الدین]

[illegible]

وہابیوں اور دیوبندیوں کے پیشوا مولوی اسمٰعیل دہلوی کی کتاب

''صراط مستقیم'' میں سنگین گستاخی

مذکورہ صفحہ میں نشان زدہ عبارت کا مفہوم:

نماز میں زنا کے وسوسے سے بیوی کے ساتھ مجامعت کے خیال کو بہتر اور حضور علیہ السلام کی طرف توجہ لگانے کو گدھے اور بیل کے خیال میں مستغرق ہو جانے کے مقابلہ میں بدتر قرار دیا گیا ہے (نعوذ باللہ من ذالک)

''حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نماز میں خیال آ جانا یا نمازی کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا تصور کرنا ایسا ہے کہ قرآن پاک یا نماز میں پڑھے جانے والے کلمات کے مفہوم کو سمجھنے والا ذی شعور نمازی اپنی نماز کے بعد حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تصور اور خیال سے بچ نہیں سکتا۔ بلکہ اس کے لئے یہ امر ناممکن ہے کہ عنوان تلاوت کرے اور معنوں کی طرف خیال نہ جائے، لہذا ایسے نمازی پر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خیال کو ترک کرنے کی پابندی تکلیف مالایطاق ہے۔

اس کے علاوہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے صحابہ کرام کو فرمایا: صلوا کما رایتمونی اصلی یعنی نماز کی ادائگی میں میری ادائگی کا خیال رکھو۔ اس حدیث میں تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف خیال ضروری قرار دیا گیا ہے۔

اس شرعی اور عقلی حقیقت کے باوجود بحث میں پڑے بغیر ہم جو عرض کرنا چاہتے ہیں وہ یہ ہے کہ کیا یہ مناسب ہے کہ زنا مجامعت، بیل اور گدھے جیسے حقیر چیزوں کے ساتھ حضور علیہ الصلوٰۃ کا ذکر کیا جائے۔

''صراط مستقیم'' کی زیر بحث عبارت میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا گدھے اور بیل کے ساتھ نہ صرف ذکر ہے بلکہ یہاں تو صراحتاً مقابلہ کرتے ہوئے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خیال کو گدھے اور بیل کے خیال سے بدتر قرار دیا گیا ہے۔

(نعوذ باللہ من ذالک)

حالانکہ زنا اور بیوی کے ساتھ مجامعت کے خیال کو ذکر کرتے ہوئے یہ احتیاط برتی گئی ہے کہ یہاں ان دونوں کا مقابلہ بہتری میں کیا اور مجامعت کے خیال کو بہتر قرار دیا گیا۔

وہابیوں اور دیوبندیوں کے پیشوا اسماعیل دہلوی کی کتاب "صراط مستقیم" فارسی کا عکس جس میں اس نے نماز میں حضور ﷺ کے خیال آنے کو گدھے کے خیال سے بدتر لکھا ہے

صراطِ مستقیم فارسی

یعنی

ملفوظات حضرت سید احمد شہید

جمع و ترتیب

• سید محمد اسماعیل شہید علیہ الرحمۃ

• مولانا عبد الحئ بڈھانوی علیہ الرحمۃ

المکتبۃ السلفیۃ شیش محل روڈ لاہور

صراط مستقیم کا صفحہ ٹائٹل

صراط مستقیم فارسی صفحہ ۹۶ کا اصل فوٹو

☆مولوی اسمٰعیل دہلوی کے گستاخانہ عقیدے کے برعکس صحابہ کرام علیہم الرضوان کا عقیدہ اور ایمان ملاحظہ فرمایئے۔

حدیث شریف: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، رسول پاک ﷺ کے مرض الموت میں لوگوں کو نماز پڑھاتے رہے، یہاں تک کہ جب سوموار کا دن تھا لوگ نماز کے لئے صف بستہ کھڑے تھے۔ نبی پاک ﷺ نے حجرے کا پردہ اٹھایا اور کھڑے ہماری طرف دیکھنے لگے گویا کہ آپ ﷺ کا چہرہ مبارک مصحف کا ایک ورق تھا۔ پھر آپ ﷺ خوشی سے مسکرائے، دیدارِ نبی کریم ﷺ کے سبب خوشی سے ہم نے فتنہ میں پڑ جانے کا قصد کیا اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ایڑیوں کے بل پیچھے آئے تاکہ صف تک پہنچیں اور گمان کیا کہ نبی کریم ﷺ نماز کے لئے تشریف لانے والے ہیں تو نبی کریم ﷺ نے اشارہ فرمایا کہ اپنی نماز پوری کرو اور آپ ﷺ نے پردہ نیچے گرا دیا اور اس دن آپ ﷺ نے وصال فرمایا (بخاری، عربی، کتاب الاذان، حدیث 680، ص 111، مطبوعہ دارالسلام ریاض سعودی عرب)

☆اس سے معلوم ہوا کہ صحابہ کرام علیہم الرضوان نے دیدار مصطفیٰ ﷺ کی پیاس کو حالت نماز میں بجھایا جبکہ چہرہ مصطفیٰ ﷺ تکنے کے لئے حالت نماز میں ان کے چہرے کعبۃ اللہ سے پھر گئے تھے۔

دیوبندی واہلحدیث پیشوا مولوی اسمٰعیل دہلوی نے اپنی کتاب میں نماز میں زنا کے وسوسے سے بیوی کے ساتھ مجامعت کے خیال کو بہتر اور حضور ﷺ کی طرف توجہ لگانے کو گدھے اور بیل کے خیال میں مستغرق ہوجانے کے مقابلے میں بدتر قرار دیا ہے (معاذ اللہ)

صراط مستقیم

مترجم اردو

جناب مستطاب جرنیل حضرت شاہ محمد اسمٰعیل صاحب شہید رحمہ اللہ

☆ مولوی اسمٰعیل دہلوی کے گستاخانہ عقیدے کے برعکس صحابہ کرام علیہم الرضوان کا عقیدہ وایمان ملاحظہ فرمایئے۔

حدیث شریف: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، رسول پاک ﷺ کے مرض الموت میں لوگوں کو نماز پڑھاتے رہے، یہاں تک کہ جب سوموار کا دن تھا لوگ نماز کے لئے صف بستہ کھڑے تھے۔ نبی پاک ﷺ نے حجرے کا پردہ اٹھایا اور کھڑے ہماری طرف دیکھنے لگے گویا کہ آپ ﷺ کا چہرہ مبارک مصحف کا ایک ورق تھا۔ پھر آپ ﷺ خوشی سے مسکرائے، دیدار نبی کریم ﷺ کے سبب خوشی سے ہم نے فتنہ میں پڑجانے کا قصد کیا اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ایڑیوں کے بل پیچھے آئے تاکہ صف تک پہنچیں اور گمان کیا کہ نبی کریم ﷺ نماز کے لئے تشریف لانے والے ہیں تو نبی کریم ﷺ نے اشارہ فرمایا کہ اپنی نماز پوری کرو اور آپ ﷺ نے پردہ نیچے گرادیا اور اس دن آپ ﷺ نے وصال فرمایا (بخاری، عربی، کتاب الاذان، حدیث 680، ص 111، مطبوعہ دارالسلام، ریاض سعودی عرب)

☆ اس سے معلوم ہوا کہ صحابہ کرام علیہم الرضوان نے دیدار مصطفی ﷺ کی پیاس کو حالت نماز میں بجھایا جبکہ چہرۂ مصطفی ﷺ تکنے کے لئے حالت نماز میں ان کے چہرے کعبۃ اللہ سے پھر گئے تھے۔

دیوبندی اکابر مولوی حسین علی نے لکھا کہ آپ ﷺ پل صراط سے گزر رہے تھے تو میں نے آپ کو گرنے سے بچالیا (معاذ اللہ)

بلغۃ الحیران
فی
ربط آیات الفرقان

مبشرات

تصحیح

دیوبندی اکابر مولوی حسین علی نے حضور ﷺ پر الزام لگایا کہ آپ ﷺ نے حضرت زینب سے بغیر عدت کے نکاح کرلیا

بلغۃ الحیران صفحہ ۲۰۹ کا اصل فوٹو

بلغۃ الحیران کا ٹائٹل

رسالہ الامداد: مطبوعہ تھانہ بھون، ص 35/34

اشرف علی تھانوی کو کون نہیں جانتا۔ آپ کے زمانے میں آپ کے ملفوظات وافادات پرمبنی ''الامداد'' نامی ایک پرچہ تھانہ بھون سے شائع ہوا کرتا تھا۔ اس کے صفر المظفر ۱۳۳۶ھ کے شمارے میں تھانوی کے ایک مرید کا حال اور تھانوی کا جواب اس طرح نقل کیا گیا ہے۔ مرید صادق خواب میں کلمہ پڑھنا چاہتا ہے۔ لیکن رسول اللہ کی بجائے اشرف علی رسول اللہ پڑھتا ہے۔ غلطی کا احساس کر کے صحیح پڑھنا چاہتا ہے۔ مگر زبان سے وہی کلمات سرزد ہوتے ہیں، اتنے میں نیند سے بیدار ہوجاتا ہے اور بیداری کی حالت میں درود شریف پڑھنا چاہتا ہے۔ مگر زبان سے **اللھم صل علیٰ سیدنا ونبینا و مولانا اشرف علی** نکلتا ہے۔

مرید صادق اپنی یہ کیفیت اور حال مرشد کی خدمت میں لکھتا ہے۔ صاف اور سیدھی بات تھی کہ اسے ان کفریہ کلمات سے توبہ کی تلقین کی جاتی۔ مگر اس ظلم کی فریاد کس کے سامنے کی جائے کہ تھانوی مسند افتاء اور سجادہ طریقت سے اسے جواب دیتے ہیں۔

اس واقعہ میں تسلی تھی کہ جس کی طرف تم رجوع کرتے ہو، وہ بعونہ تعالیٰ متبع سنت ہے۔ اگر اسے بچانا ہی مقصود تھا تو اسے بے خود مغلوب الحال قرار دیا جاتا۔

اہل ہوش وتمکین نے بھی حالت بے خودی وحالت سکر میں تو انا اللہ یا انا الحق کو بھی درمیانی منزل قرار دیتے ہوئے پسند نہیں کیا۔ مگر یہ عجیب بزرگ ہیں کہ **لاالہ الا اللہ اشرف علی رسول اللہ** اور **اللھم صلی علی نبینا و مولانا اشرف علی** ایسے صریح کفریہ کلمات کو پسندیدہ قرار دے رہے ہیں۔

دیوبندی پیشوا مولوی اشرف علی تھانوی کی کتاب ''الامداد'' کا ٹائٹل صفحہ

۷۸۶

قال اللہ تعالیٰ

رب زدنی علما

الامداد

مشتمل بر شعب علمیہ متنوعہ خمسہ سلسلہ وار

عدد (۸) | بابت ماہ صفر المظفر ۱۳۳۶ ہجری | جلد (۳)

بادارۃ الاختر رفیق احمد

از مطبع امداد المطابع تھانہ بھون جلوہ نمود گرفت

اشرف علی تھانوی کے مرید نے خواب میں دیکھا کہ وہ لا الہ الا اللہ اشرف علی رسول اللہ اور اللھم صلی علی سیدنا و نبینا و مولانا اشرف علی کہہ رہا ہے

جواب میں تھانوی صاحب کو چاہیے تھا کہ مرید کو توبہ کی تلقین کرتے مگر تھانوی صاحب نے جواب میں لکھا کہ اس واقعہ میں تسلی تھی کہ جس طرف تم رجوع کرتے ہو، وہ بعونہ تعالیٰ متبع سنت ہے۔

تھانوی صاحب! ایسا خواب اگر مرید نے دیکھا بھی تو اس کو اپنے رسالے میں نقل کرنے کی کیا ضرورت تھی؟

دیوبندی پیشوا مولوی اشرف علی تھانوی نے اپنی کتاب میں حضور ﷺ کے علم غیب کو حیوانوں، چوپایوں، بچوں اور پاگلوں کے علم کے ساتھ تشبیہ دی

اصل عبارت: آپ ﷺ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب۔ اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور ﷺ کی ہی کیا تخصیص ہے۔ ایسا علم غیب تو زید و عمرو بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لئے بھی حاصل ہے (حفظ الایمان، ص 8)

جبکہ ہمارے پیارے بے مثل اور بے عیب رسول ﷺ کے عطائی علم غیب کے متعلق رب تعالیٰ فرماتا ہے۔

القرآن: وماھو علی الغیب بضنین ○ ترجمہ: یہ نبی غیب بتانے میں بخیل نہیں (سورۃ تکویر، آیت 24 پارہ 49)

القرآن: تلک من انباء الغیب نوحیھا الیک ○ ترجمہ: اے محبوب ﷺ! یہ غیب کی خبریں ہیں ہم تمہاری طرف وحی کرتے ہیں

(سورۃ ہود، آیت 49، پارہ 12)

رب تعالیٰ پاگل، مجنون، بچوں اور حیوانات کو غیب کا علم نہیں دیتا بلکہ میرا رب تو اپنے پسندیدہ رسولوں کو دیتا ہے۔

القرآن: وماکان اللہ لیطلعکم علی الغیب ولکن اللہ یجتبی من رسلہ من یشآء (سورۃ آل عمران، آیت 179، پارہ 4)

ترجمہ: اللہ کی شان نہیں ہے کہ اے عام لوگو! تمہیں غیب کا علم دے۔ ہاں اللہ چن لیتا ہے اپنے رسولوں سے جسے چاہے۔

دیوبندی پیشوا مولوی قاسم نانوتوی نے لکھا ہے کہ اگر بالفرض زمانہ نبوی کے بعد اگر کوئی نبی پیدا ہو تو خاتمیت محمدی میں فرق نہیں آئے گا

انما انا قاسم واللہ یعطی

رسالہ عقیدہ در تحقیق اثبات معنی ختم نبوت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم

تحذیر الناس

از افاضات مبارکہ

حجۃ الاسلام حضرت قاسم العلوم والخیرات مولانا

محمد قاسم صاحب قدس سرہ العزیز بانی دارالعلوم دیوبند

مع توضیح المطالب

بعد نظر ثانی و تصحیح اغلاط وغیرہ

(مولوی) محمد اسحاق مالک کتبخانہ رحیمیہ دیوبند نے

چھاپے

کتبخانہ رحیمیہ دیوبند ضلع سہارنپور سے شائع کیا

تحذیر الناس ۲۵

[illegible]

اصل عبارت: اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی ﷺ کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہیں آئے گا۔

دیوبندی پیشوا مولوی قاسم نانوتوی کی یہ عبارت قرآن مجید کی اس آیت کے منافی ہے۔

القرآن: ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبین، و کان اللہ بکل شیء علیما ○ (سورۂ احزاب، آیت 40، پارہ 22)

ترجمہ: محمد (ﷺ) تمہارے مردوں میں کسی کے باپ نہیں، ہاں اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور سب نبیوں کے پچھلے اور اللہ تعالیٰ سب کچھ جانتا ہے۔

☆ جب رب تعالیٰ کا حکم ہے کہ محمد ﷺ آخری نبی ہیں تو پھر ایسی بات لکھنی ہی نہیں چاہیے۔

دیوبندی پیشوا مولوی قاسم نانوتوی نے لکھا کہ امتی عمل میں انبیاء سے بڑھ جاتے ہیں (معاذ اللہ)

تحذیر الناس ۵

... انبیاء اپنی امت سے ممتاز ہوتے ہیں تو علوم ہی میں ممتاز ہوتے ہیں باقی رہا عمل اس میں بسا اوقات بظاہر امتی مساوی ہو جاتے ہیں بلکہ بڑھ جاتے ہیں ...

انما انا قاسم واللہ یعطی

تحذیر الناس

از افاضات مبارکہ

حجۃ الاسلام حضرت قاسم العلوم والخیرات مولانا

محمد قاسم صاحب قدس سرہ العزیز بانی دار العلوم دیوبند

مع توضیح المطالب

بعد نظر ثانی و تصحیح اغلاط وغیرہ

(مولوی) محمد اسحاق مالک کتبخانہ رحیمیہ دیوبند نے

اپنے

کتبخانہ رحیمیہ دیوبند ضلع سہارنپور سے شائع کیا

اصل عبارت: انبیاء اپنی امت سے ممتاز ہوتے ہیں تو علوم ہی میں ممتاز ہوتے ہیں، باقی رہا عمل، اس میں بسا اوقات بظاہر امتی مساوی (برابر) ہو جاتے ہیں بلکہ بڑھ جاتے ہیں (معاذ اللہ) ☆یہ عبارت احادیث کے سراسر خلاف ہے۔

حدیث شریف: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں مجھے یہ بات بتائی گئی ہے کہ رسول پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے۔ بیٹھ کر نماز پڑھنے والے کو (کھڑے ہو کر پڑھنے والے کی نسبت) آدھا ثواب ملتا ہے۔ میں رسول پاک ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو میں نے آپ ﷺ کو بیٹھ کر نماز پڑھتے ہوئے دیکھا۔ میں نے اپنا ہاتھ آپ ﷺ کے سر اقدس پر رکھا تو آپ ﷺ نے دریافت کیا۔ اے عبداللہ بن عمرو! کیا بات ہے؟ میں نے عرض کی، یا رسول اللہ ﷺ! مجھے یہ بتایا گیا ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے۔ بیٹھ کر نماز پڑھنے والے کو نصف ثواب ملتا ہے جبکہ آپ خود بیٹھ کر نماز پڑھ رہے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا (یہ بات) ٹھیک ہے لیکن میں تمہاری طرح نہیں ہوں (یعنی اجر و ثواب کے عام اصولوں کا اطلاق میری ذات پر نہیں ہوتا)

(مسلم شریف، عربی، کتاب صلوۃ المسافرین وقصرہا حدیث 1715 ص 298 مطبوعہ دار السلام ریاض، سعودی عرب)

براہین قاطعہ:

مصنف: مولوی خلیل انبیٹھوی

مصدق: مولوی رشید احمد گنگوہی

خط کشیدہ عبارت: صفحہ ۵۵ جس میں پہلی عبارت:

"شیخ عبدالحق روایت کرتے ہیں کہ مجھ کو دیوار کے پیچھے کا بھی علم نہیں"

اس عبارت میں شیخ محقق عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا حوالہ دے کر یہ ثابت کرنے کی کوشش کی گئی کہ خود حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: "مجھے دیوار کے پیچھے کا علم نہیں" (معاذ اللہ)

حالانکہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اس من گھڑت روایت کو نقل کر کے اس کا رد کیا ہے اور آخر میں "اصلے ندارد" فرمایا ہے کہ اس روایت کا کوئی ثبوت اور اصل نہیں۔ دیکھئے کتاب مدارج النبوۃ جلد 1، ص 7۔

"جوابش آنست کہ ایں سخن اصلے ندارد"

حضرت شیخ محقق علیہ الرحمہ کے آخری جملہ "اصلی ندارد" کو چھوڑ دیا اور مردود روایت کو حضرت شیخ کی طرف منسوب کر دیا (مدارج النبوت کے متعلقہ صفحہ کا عکس ملاحظہ ہو 56)

خط کشیدہ: دوسری عبارت میں ہے

"شیطان سے افضل ہو کر اعلم من الشیطان ہوگا، معاذ اللہ"

اس عبارت میں مولوی خلیل احمد انبیٹھوی اپنے مخالف مولف "انوار الساطعہ" کا رد کرتے ہوئے اس پر الزام دے رہے ہیں کہ مولف اپنے زعم میں بڑا اکمل الایمان ہے۔ تو شیطان سے ضرور افضل ہو کر شیطان سے علم میں بڑا اور اعلم من الشیطان ہوگا۔ انبیٹھوی صاحب نے شیطان سے افضل و اعلم ہونے کو گناہ سمجھتے ہوئے ساتھ ہی معاذ اللہ کہہ دیا۔ جس کا صاف مطلب یہ ہے کہ کسی کا شیطان سے افضل و اعلم ہونا مولوی صاحب کو گوارا نہیں۔ اسی لئے انہوں نے اس کے بعد حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وسعت علم کی نفی کرتے ہوئے یہ بتایا ہے کہ شیطان اور ملک الموت کو تمام روئے زمین کا علم ہے اور یہ نصوص قطعیہ سے ثابت ہے۔ لہذا شیطان اور ملک الموت کے لئے ایسا علم جو محیط روئے زمین ہونا ماننا ضروری ہے۔

اور پھر کہا کہ شیطان اور ملک الموت کے اس حال پر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو قیاس نہ کیا جائے، کیونکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے وسعت علم پر کوئی نص نہیں ہے، لہذا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے ایسا علم شرک ہے۔

اس بحث سے قطع نظر کہ شیطان کے لئے علم محیط روئے زمین کے اثبات پر کونسی نص قطعی ہے اور یہ کہ حضور ﷺ کی لئے یہی وسعت علمی شرک اور کفر کیسے ہوگی۔ جبکہ شیطان کیلئے یہی وسعت علمی ثابت ہو۔ ہمارا سوال صرف یہ ہے کہ حضور ﷺ کے مقابلے میں شیطان کا ذکر کرنا اور پھر علمی کمال میں شیطان کو بڑھانا اور اس کے مقابلے میں حضور ﷺ کو اس کمال میں نیچا دکھانا، کیا یہ حضور ﷺ کی شان میں بے ادبی ہے یا نہیں؟

دیوبندی اکابر مولوی خلیل احمد انبیٹھوی کے نزدیک

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یوم ولادت منانا، ہنود کے سانگ کنھیا کے جنم دن منانے کی مثل ہے (معاذ اللہ)

اصل عبارت: پس یہ ہر روز اعادہ ولادت کا تو مثل ہنود کے سانگ کنھیا کی ولادت کا ہر سال کرتے ہیں (معاذ اللہ)

جبکہ رسول پاک ﷺ ہر پیر اپنا یوم ولادت مناتے تھے اور ہر جمعہ اپنے جد امجد حضرت آدم علیہ السلام کا یوم ولادت مناتے تھے۔

حدیث شریف: حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بارگاہ رسالت ﷺ میں عرض کی گئی یا رسول اللہ ﷺ! آپ پیر کا روزہ کیوں رکھتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا، اسی دن میں پیدا ہوا اور اسی دن مجھ پر وحی نازل ہوئی (صحیح مسلم شریف)

حدیث شریف: حضرت ابو الاشعث صنعانی رضی اللہ عنہ نے حضرت اوس بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول پاک ﷺ نے فرمایا تمہارے تمام دنوں میں جمعہ کا روز سب سے افضل ہے کہ اسی میں حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا گیا اور اسی میں ان کی روح قبض کی گئی (ابوداؤد، عربی، کتاب الصلوٰۃ، باب فضل یوم الجمعۃ، حدیث 1047، ص 159، مطبوعہ دارالسلام، ریاض، سعودی عرب)

دیوبندی اکابر مولوی خلیل احمد انبیٹھوی نے اپنی کتاب میں کسی کا خواب نقل کرتے ہوئے لکھا کہ حضور علیہ ﷺ نے اردو زبان دارالعلوم دیوبند سے سیکھی

البراهين القاطعة

على

ظلام الانوار الساطعة

الملقب

بالدلائل الواضحة

على

كراهة المروج من المولود والفاتحة

براہین قاطعہ صفحہ ۲۶ کا اصل فوٹو

براہین قاطعہ کا صفحہ ٹائٹل
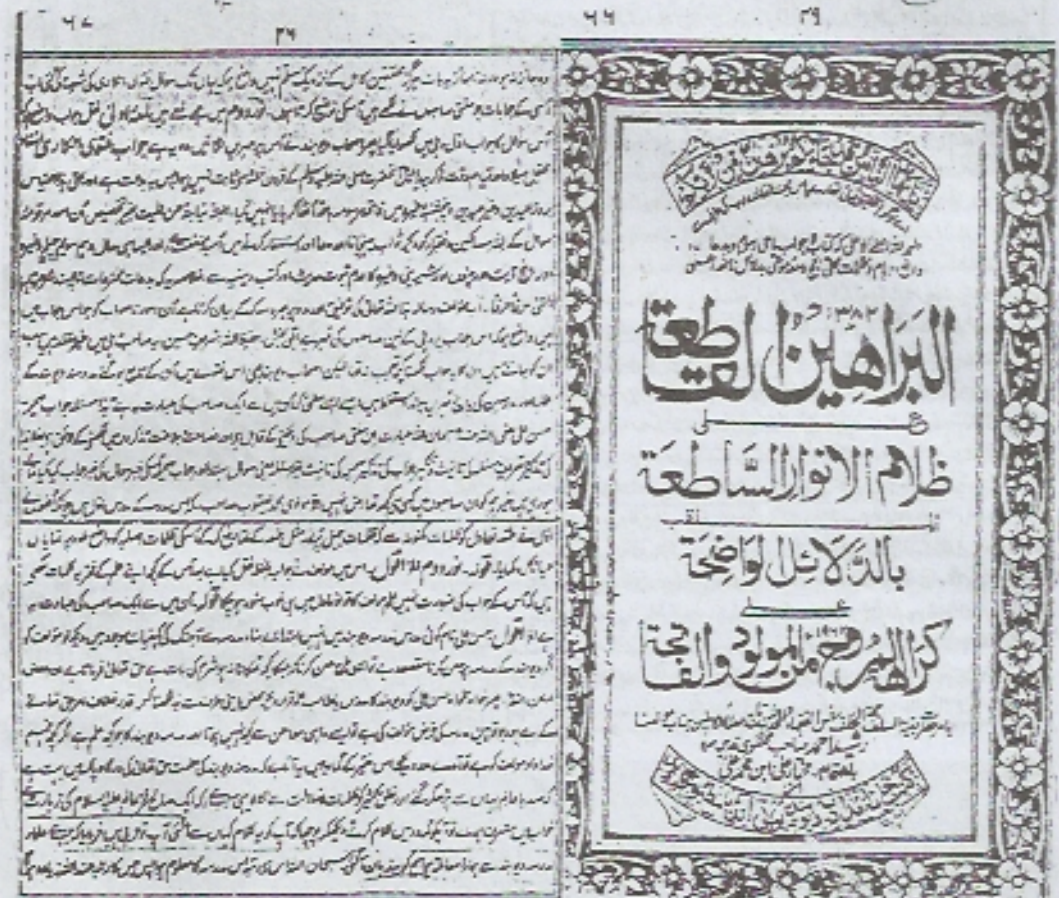
اصل عبارت: ایک صالح فخر عالم علیہ السلام کی زیارت سے خواب میں مشرف ہوئے تو آپ کو اردو میں کلام کرتے دیکھ کر پوچھا کہ آپ کو اردو کہاں سے آگئی، آپ ﷺ تو عربی ہیں۔ فرمایا جب سے علماء مدرسہ دیوبند سے ہمارا معاملہ ہوا، ہم کو یہ زبان آگئی۔

دیوبندی اکابر مولوی خلیل احمد انبیٹھوی نے شاہ عبدالحق دہلوی کی طرف مردود روایت کو منسوب کردیا کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ مجھ کو دیوار کے پیچھے کا بھی علم نہیں (معاذ اللہ)

البراهين القاطعة

على

ظلام الانوار الساطعة

بالدلائل الواضحة

براہین قاطعہ کا سرورق

براہین قاطعہ صفحہ ۵۱ کی اصل فوٹو

اصل عبارت: غور کرنا چاہیے کہ شیطان وملک الموت کا حال دیکھ کر علم محیط زمین کا فخر عالم ﷺ کو خلاف نصوص قطعیہ کے بلا دلیل محض قیاس فاسدہ سے ثابت کرنا شرک نہیں تو کون سا ایمان کا حصہ ہے۔ شیطان وملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی۔ فخر عالم ﷺ کی وسعت علم کی کون سی نص قطعی ہے (براہین قاطعہ ص 51)

یعنی اس عبارت کا مطلب یہ ہے کہ شیطان اور ملک الموت کا علم نص سے ثابت ہے، نبی پاک ﷺ کا علم ثابت نہیں (معاذ اللہ)

مدارج النبوت کے صفحہ کا عکس (شیخ عبدالحق دہلوی علیہ الرحمہ کے آخری جملہ "اصلی ندارد" کو چھوڑ دیا اور مردود روایت کو شیخ کی طرف خلیل احمد انبیٹھوی نے منسوب کردیا)

دیوبندی پیشوا قاسم نانوتوی نے اپنے آپ کو قاسم نعمت کہا

ارواحِ ثلاثہ

یعنی

حکایاتِ اولیاء

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ اور آن کے خاندان کے تمام مشائخ اور اکابر علماء ومشائخ دیوبند کے حالات وحکایات پر نہایت مستند اور دلچسپ کتاب اس دفعہ جدید اضافوں اور جدید ترتیب کے ساتھ شائع ہوئی ہے

مرتبہ: حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی

دارالاشاعت
اردو بازار ایم اے جناح روڈ کراچی پاکستان 2213768

سرور ہو گا جانے حضرت نے فرمایا کہ مجھے حیرت ہوتی ہے کہ اتنا بڑا شخص جو تمام وقت ہو وہ ایک ایسے تھوڑے لکھے پڑھے بزرگ (یعنی قطب عالم حضرت حاجی امداد اللہ قدس سرہ) کا ایسا معتقد ہو جائے۔

حکایت (۳۱۳) فرمایا کہ ایک مرتبہ حضرت مولانا گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ اور مولانا نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ حج بیت اللہ کو تشریف لے گئے مولانا گنگوہی کا تو قدم قدم پر انتظام اور مولانا نانوتوی لا ابالی، کسی کی چیز کہیں پڑی ہے کچھ پرواہ ہی نہیں۔ اس وقت ایک گروہ مولانا گنگوہی کے پاس گیا کہ ہم بھی آپ کے ہمراہ حج کو چلیں گے آپ نے فرمایا کہ زادِ راہ بھی ہے؟ انہوں نے کہا ایسے ہی توکل پر چلیں گے۔ مولانا نے فرمایا کہ جب ہم جہاز کا ٹکٹ لیں گے تو تم منیجر کے سامنے توکل کی پوٹلی رکھ دینا، جائیے آئے توکل کرنے والو کام کرو۔ پھر ان لوگوں نے حضرت مولانا نانوتوی سے کہا تو آپ نے اجازت دیدی۔ ع

ہر گلے را رنگ و بوئے دیگر است

راستہ میں روپیہ کچھ بھی ملتا سب ان لوگوں کو دیدیتے۔ اور ساتھیوں نے کہا کہ حضرت آپ تو سب ہی دیدیتے ہیں کچھ تو اپنے پاس رکھئے تو فرمایا انما انا قاسم واللہ یعطی۔ اسی سفر میں مولانا گنگوہی نے مولانا نانوتوی سے فرمایا کہ تم تو شام تک پھرتے ہی ہو کچھ فکر بھی ہے۔ تو فرمایا کہ حضرت آپ کے ہوتے ہوئے مجھے کیا فکر ہے؟

حکایت (۳۱۴) فرمایا کہ ایک مرتبہ کسی ذاکر نے حضرت مولانا گنگوہی سے عرض کیا کہ ذکر کے وقت نیند آتی ہے۔ فرمایا تکیہ رکھ کر سوجایا کرو پھر کر لیا کرو نیند کا علاج سونے کے سوا کچھ نہیں۔

حکایت (۳۱۵) فرمایا کہ ایک مرتبہ میں دیوبند پڑھتا تھا وہاں ایک سیاح ولایتی صاحب آئے وہ حضرت حاجی محمد عابد صاحبؒ سے جمعہ کی نماز پڑھانے کی اجازت لے کر منبر پر پہنچ گئے خطبہ شروع کیا چونکہ ربیع الاول کا زمانہ تھا خطبہ کے اندر مولود شریف شروع کر دیا اور خطبہ نہایت طویل کہ ختم ہونے پر ہی نہ آوے۔ لوگ پریشان ہو گئے۔ حضرت مولانا گنگوہی بھی اتفاقاً تشریف فرما تھے چونکہ مولانا کو حق تعالیٰ نے ہمیشہ سے اظہار حق کی شان دی تھی، مولوی صاحب سے فرمایا کہ مولانا خطبہ ختم کیجئے۔ وہ بولے چپ رہو خطبہ میں بولنا حرام ہے (وہ پہچانتے نہ تھے) مولانا گنگوہی نے فرمایا کہ حرام و حلال کیا لئے پھرتے ہو تم اس قابل ہو کہ تمہارا ہاتھ پکڑ کر اتار دیا جائے۔ بس اس نے یہی کہا چپ رہو، مگر اس نے

☆ یہ فرمان رسول پاک ﷺ کا ہے کہ "انما انا قاسم واللہ یعطی" میں ﷺ تقسیم کرنے والا ہوں۔ رب تعالیٰ عطا کرتا ہے۔

دیوبندی پیشوا نے اس حدیث کا مصداق اپنے آپ کو قرار دیا (معاذ اللہ)

دیوبندی پیشوا مولوی حسین احمد مدنی جو کہ اہلحدیث کے بھی ممدوح ہیں، لکھتے ہیں کہ وہابیوں کے بڑوں کا یہ کہنا ہے کہ ہمارے ہاتھ کی لاٹھی ہم کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ نفع دینے والی ہے

کتب خانہ اعزازیہ دیوبند ضلع سہارنپور

رجوم المذنبین ــــ رؤس الشیاطین

المشہور

الشہاب الثاقب
علی
المسترق الکاذب

مولفہ ... حضرت مولانا السید حسین احمد صاحب مدنی رحمۃ اللہ علیہ صدر المدرسین دارالعلوم دیوبند ضلع سہارنپور

جس کو

مولوی سید احمد مالک کتب خانہ اعزازیہ دیوبند ضلع سہارنپور نے شائع کیا

الشہاب الثاقب ۴۷

ہفتم۔ یہ کہ جب سفر مدینہ منورہ کا کرے تو مثل قول وہابیہ مسجد ہی کی نیت کرے [illegible] علاوہ سفر کرنا جائز نہیں اور نیت مسجد شریف اور حضرت [illegible] ہیں۔ تعظیم زیارت قبر مطہرہ کی نیت ہو [illegible] دونوں مذہبوں میں کس قدر فرق ہو گیا۔

ہشتم۔ یہ کہ حضرت رسول مقبول علیہ السلام کی شفاعت مانتے ہیں مگر وہابیہ [illegible] شفاعت کے منکر [illegible] کرتے ہیں اور قریب قریب انکار شفاعت کے [illegible]

(۹) شان نبوت و حضرت رسالت علی صاحبہا الصلوۃ والسلام میں وہابیہ نہایت گستاخی کے کلمات استعمال کرتے ہیں اور اپنے آپ کو مماثل ذات سرور کائنات خیال کرتے ہیں اور نہایت تھوڑی سی فضیلت زمانہ تبلیغ کی مانتے ہیں اور اپنی شقاوت قلبی و ضعف اعتقادی کی وجہ سے جانتے ہیں کہ ہم راہ راست [illegible] پر ہیں۔ [illegible] رسول مقبول علیہ السلام کا کوئی حق اب ہم پر نہیں اور نہ کوئی احسان اور فائدہ ان کی ذات پاک سے بعد وفات ہے اور اسی وجہ سے توسل دعا میں آپ کی ذات پاک سے بعد وفات ناجائز کہتے ہیں۔ ان کے بڑوں کا مقولہ ہے معاذ اللہ معاذ اللہ، نقل کفر کفر نباشد، کہ ہمارے ہاتھ کی لاٹھی ذات سرور کائنات علیہ الصلوۃ والسلام سے ہم کو زیادہ نفع دینے والی ہے ہم اس سے کتے کو بھی دفع کر سکتے ہیں اور ذات فخر عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے تو یہ بھی نہیں کر سکتے۔ اب دیکھئے مقابل میں ان کے حضرات اکابر کے اقوال [illegible] ملاحظہ فرمائیے۔ ہمارے حضرات ذات حضور پر نور علیہ السلام کو ہمیشہ سے اور ہمیشہ تک واسطہ فیوضات الٰہیہ و میزاب رحمت غیر متناہیہ اعتقاد کئے ہوئے بیٹھے ہیں۔ ان کا عقیدہ یہ ہے کہ ازل سے ابد تک جو رحمتیں عالم پر ہوئی ہیں اور ہوں گی عام ہے کہ وہ نعمت وجود کی ہو یا اور کسی قسم کی ان سب میں آپ کی ذات پاک ایسی طرح پر واقع ہوئی ہے کہ جیسے آفتاب سے نور چاند میں آیا ہو اور چاند سے نور ہزاروں آئینوں میں غرض کہ حقیقت محمدیہ علی صاحبہا الصلوۃ والسلام والتحیۃ واسطہ جملہ کمالات عالم و عالمیاں ہیں یہی معنی لولاک لما خلقت الافلاک [illegible] اول ما خلق اللہ نوری [illegible] انبیاء وغیرہ کے ہیں اس احسان و انعام عام میں جملہ عالم شریک ہے علاوہ اس کے آپ کی ذات مقدس کو ازواج مومنین سے وہ خاص نسبت ہے کہ جس وجہ سے آپ باپ روحانی مومنین کے ہیں اور یہ احسان بھی [illegible] کے مومنین کو عام ہے علاوہ اس کے مومنین امت مرحومہ کے ساتھ [illegible] حضرت سرور کائنات [illegible] کے احسانات غیر متناہیہ کی تفصیل [illegible] رسالہ آب حیات حضرت مولانا نانوتوی [illegible]

دیوبندی پیشوا مولوی رشید احمد گنگوہی نے اپنے ملفوظات میں لکھا کہ

بندہ شیعہ حضرات کو کافر نہیں کہتا

فاسئلوا اہل الذکر ان کنتم لا تعلمون

کامل

فتاویٰ رشیدیہ

مبوب بطرز جدید

از افادات مبارکہ

حضرت مولانا الحاج الحافظ رشید احمد صاحب گنگوہیؒ

ناشران

محمد علی کارخانہ اسلامی کتب دکان نمبر ۲

اردو بازار کراچی نمبر ۱

فتاویٰ رشیدیہ ۲۶۳

الجواب صحیح غلام رسول عفی عنہ مدرس مدرسہ عالیہ دیوبند۔ الجواب صحیح اعتزاز الزمان گل محمد خاں مدرس مدرسہ عالیہ دیوبند۔ الجواب صحیح محمد حسن عفی عنہ مدرس مدرسہ عالیہ دیوبند۔ الجواب صحیح خلیل احمد عفی عنہ مدرس اول مدرسہ سہارنپور۔ الجواب صحیح اشرف علی عفی عنہ تھانوی ۲۰ ربیع الثانی ۱۳۲۳ھ

اشرف علی از گروہ اولیاء

مولوی امیر عباسی دہلی۔ الجواب صحیح محمد اسحٰق عفی عنہ محدث امرتسری۔ الجواب صحیح الراجی تیغ عبد الاحد عفی عنہ مدرس مدرسہ حاجی علی جان مرحوم

تصدیق حضرت مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی علیہ الرحمۃ در مسئلہ مذکورہ بالا۔ حافظ سید احمد حسن صاحب سلمہ امروہوی مہتمم مدرسہ شاہی مسجد مراد آباد نقل فرماتے تھے کہ میں مجلس حضرت مولانا علیہ الرحمۃ میں حاضر تھا اور مسئلہ بالا کا تذکرہ تھا۔ مولانا نے فرمایا کہ میت کو دفن کرنے سے پہلے ... اور یہی مسنون ہے۔ العبد عبد العزیز الدین عفی عنہ مراد آبادی۔

قبر میں دفن کرتے وقت بیری کی لکڑی رکھنا

سوال: قبر میں بوقت دفن کرنے کے ایک لکڑی درخت بیری کی ضرور رکھتے ہیں۔ جائز ہے یا نہیں۔

جواب: اس کا ضروری کہنا بدعت ہے اور بیری کی خصوصیت میں مشابہت روافض کی ہے لہذا اس کو ترک کرنا چاہیے اور اس کی کچھ اصل نہیں فقط۔

ولی کی اجازت کے بغیر جنازہ سے جانا

سوال: اگر کوئی بغیر اجازت کے اہل میت کے جنازہ پر سے چلا جائے تو کچھ خطاوار تو نہیں ہے۔

جواب: بعد دفن بدوں اجازت ولی میت کے جانا مکروہ ہے۔

ملفوظات

جو لوگ شیعہ کو کافر کہتے ہیں ان کے نزدیک تو اس کی نعش کو ویسے ہی کپڑے میں لپیٹ کر داب دینا چاہیے اور جو لوگ فاسق کہتے ہیں ان کے نزدیک ان کی تجہیز و تکفین حسب قاعدہ ہونا چاہیے اور بندہ بھی ان کی تکفیر نہیں کرتا۔

دیوبندی پیشوا مولوی رشید احمد گنگوہی نے اپنے فتویٰ میں لکھا کہ کسی کو قبلہ و کعبہ کہنا اور لکھنا مکروہ تحریمی یعنی حرام کے قریب ہے

کامل

فتاوی رشیدیہ

مبوب بطرز جدید

از افاضات مبارکہ

حضرت مولانا الحاج الحافظ رشید احمد صاحب گنگوہیؒ

ناشران

محمد علی کارخانہ اسلامی کتب دوکان نمبر ۲

اردو بازار کراچی نمبر ۱

سے جانا درست ہے یا نہیں۔

جواب:۔ سامان اجازت سے زیادہ لے جانا درست نہیں ہے فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

مقدمہ میں سچی گواہی کو چھپانا

سوال:۔ ایک شخص نے اپنے مقدمہ میں شاہد گزرانا اس نے بوجہ خطا بات سے انکار کیا کر [illegible] ... شاہد بن پر شہادت ... [illegible] ... کتمان شہادت کا ... گنہگار تر نہیں۔

جواب:۔ ... [illegible] ... فقط واللہ تعالیٰ اعلم

بزرگوں کو قبلہ و کعبہ وغیرہ لکھنا

سوال:۔ قبلہ و کعبہ ... دارین و کعبۂ دین ... یا قبلۂ مرادات ... [illegible] ... کی تحریر کرنے جائز ہیں یا نہیں حرام ہے یا غیر حرام مکروہ ہے تحریمی یا تنزیہی ... تفصیل ارقام فرمایئے۔

جواب:۔ ایسے کلمات مدح کے کسی کی نسبت کہنے اور لکھنے مکروہ تحریمی ہیں قال النبی علیہ السلام لا تطرونی ... الحدیث جب زیادہ مدح شان نبوی سے کلمات آپ کے واسطے ممنوع ہوئے تو کسی معصوم کے واسطے کس طرح درست ہو سکتے ہیں فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

وعدہ کو پورا نہ کرنا

سوال:۔ ایفائے وعدہ کا کیا ہے اس مسئلہ کو بہ ثبوت حدیث شریف اور فقہ کے تحریر فرما کر بہت جلد مرحمت فرماویں اور کوئی قید باقی نہ رہ جاوے فقط۔

جواب:۔ ایفائے وعدہ ضرور ہے اگر عذر سے وفا نہ ہو تو معاف ہے اور ... وعدہ کرے وقت سے ہی ارادہ عدم ایفا کا ہے تو مکروہ تحریمہ ہے فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

[illegible]

☆ حالانکہ "قبلہ و کعبہ" یہ القابات بزرگوں کی تعظیم کیلئے استعمال کیے جاتے ہیں۔ بہت افسوس کی بات ہے کہ گنگوہی کے لئے تو بڑے بڑے القابات لگائے جاتے ہیں تو کوئی کچھ نہیں کہتا مگر جب بزرگوں کی بات آتی ہے تو فتویٰ لگ جاتا ہے۔

دیوبندی پیشوا مولوی رشید احمد گنگوہی نے ہولی، دیوالی کے موقع پر ہندوؤں کا بھیجا ہوا کھانا تناول کرنا مسلمان کے لئے درست قرار دیا

فتاویٰ رشیدیہ

جواب:- کفار سے سلام کرنے کی بضرورت مباح ہے۔

آریہ سماج کا لکچر سننا

سوال:- آریہ سماج کا لکچر سننا اور اس موقع پر کہ شرک پر پورا ہو ایک کھلے مکان میں کھڑا ہو جاوے تو گناہ تو نہیں ہے۔

جواب:- آریہ کے وعظ کو سننے کو احتمال فساد دین کا ہے مگر جو عالم ہے اور رد کرے تو کھڑا ہو جانا جائز ہے ورنہ منع ہے فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

انگریزی ادویہ

سوال:- انگریزی ادویات انگریزی جوش عرق وغیرہ جو تیار ہو کر آتا ہے بظاہر اس میں استعمال شراب برابر بصورت فوز تاثیر کے اوصاف حالت متغیر ہو جاتی ہیں غرض کہ ہے اور بعض وقت لوگوں سے سنا ہے کہ بسکٹ وغیرہ میں بھی شراب حرام ملائی جاتی ہے ایسی حالت میں استعمال اس کا منع ہے یا نہیں۔

جواب:- جن دواؤں میں شراب یا نجس شے کا ہے اس کا استعمال باوجود علم کے حرام ہے۔ اور لاعلمی میں معذور ہے واللہ تعالیٰ اعلم۔

بسکٹ نان پاؤ کا مسئلہ

سوال:- جو نان پاؤ یا بسکٹ وغیرہ کہ تخمیر تاڑی ہو جو منجملہ مسکرات ہے کھانا اس کا جائز ہے یا نہیں۔

جواب:- یہ مسئلہ مختلف ہے علماء کی روایت نجاست و حرمت کی ہے اور بعضوں کی جواز کی تحقیق اور تحری کی دونوں جانب ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

ہندوؤں کا ہدیہ قبول کرنا

سوال:- ہندو تہوار ہولی یا دیوالی میں اپنے استاد یا حاکم یا نوکر کو کھیلیں یا پوری یا اور کچھ کھانا بطور تحفہ بھیجتے ہیں ان چیزوں کا لینا اور کھانا استاد و حاکم و نوکر مسلمان کو درست ہے یا نہیں۔

جواب:- درست ہے۔

ہندوؤں کی شادی میں جانا

سوال:- ہندوؤں کی شادی و برات میں جانا جائز ہے یا نہیں و مسئلہ سر بر رسم سے جو حالات معلوم ہوتے ہیں ان کو دیکھ کر جانا درست ہے یا نہیں۔

فاسئلوا اهل الذکر ان کنتم لا تعلمون

کامل

فتاویٰ رشیدیہ

مجبوب بطرز جدید

از افاضات مبارکہ

حضرت مولانا الحاج الحافظ رشید احمد صاحب گنگوہی

ناشران

محمد علی کارخانہ اسلامی کتب دوکان ۲

اردو بازار کراچی ۱

☆ واہ گنگوہی صاحب واہ! آپ کے نزدیک ہولی، دیوالی کے موقع پر ہندوؤں کا بھیجا ہوا کھانا تناول کرنا مسلمان کے لئے درست ہے مگر امام حسین رضی اللہ عنہ کے ایصالِ ثواب کے لئے سبیل لگانا اور شربت پلانا حرام ہے۔

اکابرِ دیوبند مولوی رشید احمد گنگوہی کے نزدیک وہابیوں کا پیشوا گستاخِ رسول، محمد بن عبدالوہاب نجدی اچھا آدمی تھا، عامل بالحدیث تھا (معاذ اللہ)

فاسئلوا اهل الذكر ان كنتم لا تعلمون

کامل

فتاویٰ رشیدیہ

مُبوّب بطرزِ جدید

از افاضاتِ مبارکہ

حضرت مولانا الحاج الحافظ رشید احمد صاحب گنگوہیؒ

ناشران

محمد علی کارخانہ اسلامی کتب دوکان نمبر ۲

اردو بازار کراچی نمبر ۱

محمد بن عبدالوہاب نجدی کا مذہب

سوال: عبدالوہاب نجدی کیسے شخص تھے۔

جواب: محمد بن عبدالوہاب کو لوگ وہابی کہتے ہیں وہ اچھا آدمی تھا سنا ہے کہ مذہب حنبلی رکھتا تھا اور عامل بالحدیث تھا بدعت و شرک سے روکتا تھا مگر تشدید اس کے مزاج میں تھی واللہ تعالیٰ اعلم۔

وہابی کا عقیدہ

سوال: وہابی کون لوگ ہیں اور عبدالوہاب نجدی کا کیا عقیدہ تھا اور کون مذہب تھا اور وہ کیسا شخص تھا اور اہل نجد کے عقائد میں اور سنی حنفیوں کے عقائد میں کیا فرق ہے۔

جواب: محمد بن عبدالوہاب کے مقتدیوں کو وہابی کہتے ہیں ان کے عقائد عمدہ تھے اور مذہب ان کا حنبلی تھا البتہ ان کے مزاج میں شدت تھی مگر وہ اور ان کے مقتدی اچھے ہیں۔ مگر ہاں جو حد سے بڑھ گئے ان میں فساد آ گیا ہے اور عقائد سب کے متحد ہیں۔ اعمال میں فرق حنفی شافعی مالکی حنبلی کا ہے۔

حبیب حسن واعظ سہارنپوری

سوال: یہاں پر ایک شخص واعظ حبیب حسن سہارنپوری آئے تھے انہوں نے اکثر مضامین و مسائل رطب و یابس فرمائے اور حضور کی نسبت بھی پوچھا جاتا تھا تو سکوت کرتے تھے مگر ان کا حال معلوم ہو تو تحریر فرمائیے کہ کس عقائد کے ہیں اور کس استعداد کے ہیں یہاں تو اکثر خلق نے تمہارا حال پوچھتے تھے زیادہ عرصہ اس امر سے بالضرور اطلاع فرمایا جاوے فقط۔

جواب: حبیب حسن کوئی واعظ سہارنپوری بندہ کو معلوم نہیں اور کوئی عالم وہاں کا ہم کو ہے لوگوں نے باوجود جہل کے اردو کتب دیکھ کر وعظ کا حیلہ دنیا کی معاش کے واسطے اختیار کرلیا ہے خلق کو گمراہ کرتا ہے حق تعالیٰ پناہ دیوے اگر بندہ کو معلوم ہوتا تو صاف لکھتا مگر یہاں کوئی واعظ اس نام کا نہیں یہاں کے سب آدمی سے بندہ واقف ہے فقط والسلام۔

حضرت معاویہ کا یزید کو خلیفہ بنانا

سوال: حضرت معاویہؓ نے اپنے روبرو یزید پلید کو ولی عہد کیا ہے یا نہیں۔

☆ جبکہ حضرت امام شامی علیہ الرحمہ ردالمحتار حاشیہ درمختار کی جلد ثالث کتاب الجہاد باب البغاۃ میں زیر بیان خوارج فرماتے ہیں یعنی خارجی ایسے ہوتے ہیں جیسے ہمارے زمانے میں پیروان محمد بن عبدالوہاب (نجدی) سے واقع ہوا جنہوں نے نجد سے خروج کرکے حرمین شریفین پر تغلب کیا اور وہ اپنے آپ کو حنبلی کہتے تھے مگر ان کا عقیدہ یہ تھا کہ بس وہی لوگ مسلمان ہیں جو ان کے مذہب پر ہیں اور جو ان کے (نجدی) مذہب پر نہیں وہ تمام مشرک ہیں۔ اس وجہ سے انہوں نے اہلسنت و علمائے اہلسنت کا قتل مباح (جائز) ٹھہرا لیا۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی شوکت توڑ دی اور ان کے شہر ویران کئے اور لشکر مسلمین کو ان پر 1233ھ میں فتح بخشی (ردالمحتار، کتاب الجہاد، مطبوعہ مصطفیٰ البابی مصر، جلد 3، ص 339)

اکابر دیوبند مولوی رشید احمد گنگوہی کا فتویٰ:

عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ میں گلے ملنا بدعت ہے

فقہ رشیدیہ ۱۳۹

دیہہ وغیرہ سے زیدہ علی ہذا مدارس کی کوئی صورت متعین نہیں۔ مکان ہو اس کا ثبوت حدیث سے ہے اور کسی صورت خاصہ کو ضروری جاننا بدعت ہوگا۔

عیدین میں خطبہ کے پہلے دعاء مانگنا

سوال: مسئلہ عیدین میں خطبہ کے اول دعا مانگنا چاہیے یا بعد خطبہ کے یا بالکل نہ چاہیے۔

جواب: خطبہ سے اول و آخر دعا کا کہیں ثبوت نہیں لہٰذا ترک کرنا چاہیے البتہ بعد سلام نماز عید کے دعا کریں مگر منبر پر کھڑا ہو کر دعا ثابت نہیں۔

معانقہ خصوصاً عیدین میں

سوال: عیدین میں معانقہ کرنا اور بغلگیر ہونا کیسا ہے۔

جواب: عیدین میں معانقہ کرنا بدعت ہے فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

رشید احمد ۱۳۰۱ — الجواب صحیح محمد عبداللطیف عفی عنہ — محمد عبداللطیف

معانقہ کرنا خصوصاً عیدین میں

سوال: معانقہ کرنا بالخصوص عیدین کے روز کس درجہ کا گناہ ہے مکروہ ہے یا حرام۔

جواب: معانقہ و مصافحہ بوجہ تخصیص کے کہ اس روز میں اس کو موجب سرور اور باعث مودت اور ایام سے زیادہ مثل ضروری کے جانتے ہیں بدعت ہے اور مکروہ تحریمی اور علی الاطلاق ہر روز معانقہ کرنا سنت ہے الیسا ہی بشرائط خود یوم العید کے ہے اور علیٰ ہذا معانقہ جیسا بشرائط خود دیگر ایام میں ہے ویسا ہی ایام عید کے ہے کوئی تخصیص اپنی رائے سے کرنا بدعت ضلالہ ہے فقط واللہ تعالیٰ اعلم

الوداع کا خطبہ پڑھنا

سوال: پڑھنا آخر جمعہ کو ماہ رمضان المبارک میں الوداع الوداع یا شہر رمضان اور الوداع الوداع یا سنت التراویح اور اشعار فارسی یا اردو یا عربی کا ہر جمعہ یا آخر جمعہ ماہ رمضان المبارک میں در صورتیکہ عوام الناس خطبہ الوداع آخر جمعہ رمضان المبارک کو سنت بلکہ قریب واجب جانتے ہوں کیسا ہے۔ آیا حسب زعم ان کے سنت یا مستحب یا بخلاف ان کے بدعت ہے بدلائل عقلیہ و نقلیہ از کتب معتبرہ جواب ارقام فرمایا جاوے بینوا توجروا۔

کامل

فتاویٰ رشیدیہ

مبوب بطرز جدید

از افاضات مبارکہ

حضرت مولانا الحاج الحافظ رشید احمد صاحب گنگوہی

ناشران

محمد علی کارخانہ اسلامی کتب دوکان نمبر ۲

اردو بازار کراچی نمبر ۱

☆ محترم مسلمانو! عید کا دن خوشی اور مسرت کا دن ہے۔ اگر اس دن اپنے مسلمان بھائیوں سے مصافحہ اور معانقہ کیا جائے تو اس میں کیا حرج ہے؟ مگر افسوس کہ گنگوہی صاحب کو مسلمانوں کا آپس میں ملنا بھی بدعت نظر آتا ہے۔

اکابر دیو بند مولوی رشید احمد گنگوہی کا فتویٰ:

تدفین کے بعد گھر والوں کا فاتحہ پڑھنا ناجائز ہے

فاسئلوا اہل الذکر ان کنتم لا تعلمون

کامل

فتاویٰ رشیدیہ

مبوب بطرز جدید

از افاضات مبارکہ

حضرت مولانا الحاج الحافظ رشید احمد صاحب گنگوہی

ناشران

محمد علی کارخانہ اسلامی کتب دوکان نمبر ۲

اردو بازار کراچی نمبر ۱

فتاویٰ رشیدیہ — کامل

ایصال ثواب میں دن اور کھانے کی خصوصیت

سوال:۔ دوسرے روز مرنے کے پیچھے چند آدمی جمع ہو کر کلمہ طیبہ چنوں وغیرہ پر پڑھتے ہیں اس مجمع میں جانا کیسا ہے۔

جواب:۔ میت کے واسطے کلمہ طیبہ وغیرہ پڑھنا بہت بہتر اور ثواب ہے مگر تخصیص تیسرے روز کی اور چنوں کی بدعت ہے وہاں شریک نہ ہونا چاہیے۔

میت کے دفن کے بعد مکان پر فاتحہ

سوال:۔ بعض لوگوں میں دستور ہے کہ جس وقت مردے کو دفن کر کے آتے ہیں اس کے گھر والے اس وقت فاتحہ پڑھتے ہیں یہ فعل فاتحہ پڑھنا درست ہے یا نہیں۔

جواب:۔ اس فاتحہ کا ثبوت کچھ نہیں۔

برادری کا میت کے گھر جا کر رسوم ادا کرنا

سوال:۔ حسب مروجہ دستور برادری اہل میت کے یہاں جا کر فاتحہ پڑھنا اور پگڑی دینا درست ہے یا نہیں۔

جواب:۔ یہ سب امور بدعت اور نادرست ہیں البتہ صرف تعزیت کے لیے جانا درست ہے مگر دفن کفن میں شریک ہونا ہے۔

بلا قیود و رسوم ایصال ثواب کرنا

سوال:۔ میت کو ثواب پہنچانا بلا تعیین تاریخ کے یعنی تیجا، دسواں، چالیسواں نہ ہو درست ہے یا نہیں۔

جواب:۔ ثواب میت کو پہنچانا بلا قید تاریخ وغیرہ اگر ہو تو عین ثواب ہے اور جب تخصیصات اور التزامات مروجہ ہوں تو نادرست اور باعث مواخذہ ہو جاتا ہے۔

اہل میت کو کھانا کھلانا

سوال:۔ اس ملک میں موجب رسم کے اگر کوئی مر جاوے تو اس گھر والے یا اس کے قوم کے لوگ اس کے خویش و اقارب کی روٹی پکاتے ہیں یہاں تک کہ جب تک روٹی تیار ہو تجہیز و تکفین نہیں کرتے اس روٹی کا کھانا حرام ہے یا مکروہ۔

☆ گنگوہی صاحب! کیا اب ایصال ثواب کے لئے سورۃ فاتحہ پڑھنے کے لئے بھی ثبوت پیش کرنا ہوگا؟

اکابر دیوبند مولوی رشید احمد گنگوہی کا فتویٰ:

محفل میلاد میں شریک ہونا ناجائز ہے، اگرچہ روایات صحیحہ پڑھی جاویں (معاذ اللہ)

کامل

فتاویٰ رشیدیہ

مبوب بطرز جدید

از افاضات مبارکہ

حضرت مولانا الحاج الحافظ رشید احمد صاحب گنگوہی

ناشران

محمد علی کارخانہ اسلامی کتب دوکان نمبر ۲

اردو بازار کراچی نمبر ۱

مجالس میلاد و عرس و سوم و چہلم

سوال: سوم چہلم وغیرہ کی مجلس بتخصیص دن کے منع ہے یا بالکل ہی نہ کرنا چاہیئے اور اس مجلس میں [illegible] جانا چاہیئے یا نہیں۔

جواب: مجالس مروجہ زمانہ ہذا میلاد و عرس و سوم و چہلم بالکل ہی ترک کرنا چاہیئے کہ اکثر معاصی اور بدعات سے خالی نہیں ہوتی فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

مجلس میلاد کا کرنا

سوال: زید نے بکر سے دریافت کیا کہ مجلس میلاد مروجہ حال جائز ہے یا نہیں اور اس میں شریک ہونا کیسا ہے بکر خود بھی مجلس میلاد کرتا تھا اور آئندہ سال کو ارادہ بکر کا بھی ترک مجلس کا تھا۔ بخیال اس کے کہ خرچ زائد ہوتا تھا اور اپنے اعتقاد میں ناجائز جانتا تھا مگر منع کرنا مجلس کا بوجہ کے تھا کہ اس وجہ سے کوئی مجھ کو طعنہ نہ دیوے گا بلکہ میں اس مجلس کو نہ کروں گا بہانہ خرچ کا ہو جاویگا اور خود نہ شریک ہونا مجلس کا اس وجہ سے ترک کیا کہ لوگ معترض ہوں گے اول تو ان خیالات سے مانع ہوا بوجہ [illegible] نیت خالصاً للہ مانع ہوا البتہ اس سبب سے بکر کو ترک بدعت سابق و حال و انکار بدعت سے ثواب ہوگا یا نہیں اور باعث ریا تو نہیں ہے۔

جواب: بہرحال گناہ سے محفوظ رہا جب سے قصد ترک کیا بہتر ہوا اگر بعزم ترک گناہ کو ہوا فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

محفل میلاد جس میں صحیح روایات پڑھی جائیں

سوال: محفل میلاد میں جس میں روایات صحیح پڑھی جاویں اور لاف و گزاف اور روایات موضوعہ اور کاذبہ نہ ہوں شریک ہونا کیسا ہے۔

جواب: ناجائز ہے بسبب اور وجوہ کے۔

فتویٰ مولوی احمد رضا خاں صاحب دربارۂ میلاد شریف

فتویٰ: در باب عدم جواز مجلس مولود مروجہ از مجموعہ [illegible] قلمی مولوی احمد رضا خاں صاحب [illegible] باب [illegible] صفحہ ۲۹۱، ۲۹۳، ۲۹۴ [illegible] مرسلہ از مولوی عبد الصمد صاحب رامپوری۔

استفتاء: اس مسئلہ میں کہ مجلس میلاد حضور خیر العباد علیہ علیٰ آلہ التحیۃ الیٰ یوم التناد میں جو شخص کہ

☆اس فتوے سے اکابر دیوبند کی محفل میلاد سے عداوت ظاہر ہوتی ہے۔ محفل میلاد میں صحیح روایات بھی ان کے نزدیک جائز نہیں (معاذ اللہ)

اکابر دیوبند مولوی رشید احمد گنگوہی کے نزدیک محرم میں امام حسین کی شہادت کا بیان، چاہے وہ صحیح روایات سے ہو، ناجائز ہے اور سبیل لگانا، شربت پلانا حرام ہے

[illegible] ثواب صدقات کرنا اور [illegible] شربت ہے یا کھچڑا ہے [illegible]
[illegible]
[illegible] صورت میں ایصال ثواب کی ہو سکتی ہے یا نہیں [illegible]
و معصیت ہیں یا نہیں۔

جواب:۔ ذکر شہادت کا ایام عشرہ محرم میں کرنا بسبب مشابہت روافض کے منع ہے اور ماتم اور گریہ کرنا حرام ہے۔ [illegible] اور خلاف روایات بیان کرنا سب ایام میں حرام ہیں [illegible] ثواب ہے [illegible]
[illegible]
ہے اس پر عمل کرنا فسق ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

پیران پیر کی گیارہویں

سوال:۔ تبارک اور رجبی اور گیارہویں پیران پیر کی کرنا درست ہے یا نہیں۔

جواب:۔ تبارک و رجبی بدعت ہیں ان کی کوئی اصل شرع میں نہیں [illegible] ایصال ثواب [illegible]
حضرت غوث [illegible] درست ہے اور تعیین تاریخ [illegible] بدعت ہے فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

ایام محرم میں کتب شہادت کا پڑھنا

سوال:۔ کتاب [illegible] یا دیگر کتب شہادت خاص شہادت کی [illegible] پڑھنا
کیسا ہے [illegible] کے مکان پر۔

جواب:۔ ایام محرم میں [illegible] حسب مشابہت مجالس روافض [illegible]

محرم میں سبیل لگانا اور چندہ کا شربت پلانا

سوال:۔ محرم میں عشرہ وغیرہ کے اندر شہادت کا بیان کرنا مع اشعار بروایت صحیح یا بعض ضعیف [illegible] سبیل لگانا اور چندہ دینا شربت [illegible] پلانا درست ہے یا نہیں۔

جواب:۔ محرم میں ذکر شہادت حسین علیہ السلام کرنا اگرچہ بروایات صحیح ہو یا سبیل لگانا شربت پلانا یا چندہ سبیل اور شربت میں دینا یا دودھ پلانا سب نادرست اور تشبہ روافض کی وجہ سے حرام ہیں۔ [illegible]

کامل

فتاویٰ رشیدیہ

مبوب بطرز جدید

از افاضات مبارکہ

حضرت مولانا الحاج الحافظ رشید احمد صاحب گنگوہی

ناشران

محمد علی کارخانہ اسلامی کتب دوکان نمبر ۲

اردو بازار کراچی نمبر ۱

☆ کتنے افسوس کی بات ہے کہ اکابر دیوبند مولوی رشید احمد گنگوہی نے پچھلے فتویٰ میں ہندوؤں کی دیوالی کا کھانا تناول کرنے کو درست لکھا مگر امام حسین رضی اللہ عنہ کے ایصال ثواب کے لئے لگائی گئی سبیل کا پانی اور شربت پینے کو حرام لکھا اور امام حسین رضی اللہ عنہ سے عداوت کا حال دیکھئے کہ ذکر شہادت صحیح روایات کے ساتھ بیان کرنا ناجائز لکھا (معاذ اللہ)

گنگوہی کا باطل نظریہ:

اکابر دیوبند مولوی رشید احمد گنگوہی کے نزدیک لفظ رحمۃ للعالمین صفتِ خاصہ رسول ﷺ کی نہیں ہے اگر دوسرے پر اس لفظ کو بتاویل بول دیوے تو جائز ہے

کامل
فتاوی رشیدیہ
مبوب بطرز جدید
از افاضات مبارکہ
حضرت مولانا الحاج الحافظ رشید احمد صاحب گنگوہیؒ
ناشران
محمد علی کارخانہ اسلامی کتب دوکان نمبر ۲
اردو بازار کراچی نمبر ۱

رحمۃ للعالمین

سوال: لفظ رحمۃ للعالمین مخصوص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے یا ہر شخص کو کہہ سکتے ہیں۔
جواب: لفظ رحمۃ للعالمین صفت خاصہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نہیں ہے بلکہ دیگر اولیاء و انبیاء اور علماء ربانیین بھی موجب رحمت عالم ہوتے ہیں اگرچہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب میں اعلیٰ ہیں لہٰذا اگر دوسرے پر اس لفظ کو بتاویل بول دیوے تو جائز ہے۔ فقط

شفاعت کبریٰ

[illegible]

حضور کے والدین کا اسلام

[illegible]

مزارات اولیاء سے فیض

[illegible]

اولیاء کی کرامات

[illegible]

جبکہ اس کے برعکس اللہ تعالیٰ نے صرف نبی پاک ﷺ کو ہی مخاطب کر کے فرمایا

القرآن: وما ارسلنک الا رحمۃ للعالمین ٥

ترجمہ: اور ہم نے تمہیں نہ بھیجا مگر رحمت سارے جہان کے لئے (پ 17، ع 7)

لہذا بطور تاویل بھی کسی اور کے لئے بولنا ناجائز ہے

دیوبندی اکابر اور تبلیغی جماعت کا بانی مولوی ذکریا مدنی لکھتا ہے کہ غفلت کی حالت میں قرآن کی تلاوت کرنا ایسا ہے جیسے بخار کی حالت میں ہذیان یعنی بکواس کرتا ہے یعنی (معاذ اللہ) دیوبندی تبلیغی نے غفلت کی حالت میں تلاوت کرنے کو بکواس کرنے کے مترادف قرار دیا

فضائل نماز ۳۸۳ باب سوم

آخری گذارش

صوفیہ نے لکھا ہے کہ نماز حقیقت میں اللہ جل شانہٗ کے ساتھ مناجات کرنا اور ہم کلام ہونا ہے جو غفلت کے ساتھ ہو ہی نہیں سکتا۔ نماز کے علاوہ اور عبادتیں غفلت سے بھی ہو سکتی ہیں مثلاً زکوٰۃ ہے کہ اس کی حقیقت مال کا خرچ کرنا ہے۔ یہ خود ہی نفس کو اتنا شاق ہے کہ اگر غفلت کے ساتھ ہو تب بھی نفس کو شاق گزرے گا۔ اسی طرح روزہ دن بھر کا بھوکا پیاسا رہنا۔ صحبت کی لذت سے رکنا کہ یہ سب چیزیں نفس کو مغلوب کرنے والی ہیں۔ غفلت سے بھی اگر متحقق ہوں تو نفس کی شدت اور تیزی پر اثر پڑے گا لیکن نماز کا معظم حصہ ذکر ہے۔ قراءت قرآن ہے۔ یہ چیزیں اگر غفلت کی حالت میں ہوں تو مناجات یا کلام نہیں ہیں ایسی ہی ہیں جیسے کہ بخار کی حالت میں ہذیان ہوتی ہے کہ جو چیز دل میں ہوتی ہے وہ زبان پر ایسے اوقات میں جاری ہو جاتی ہے نہ اس میں کوئی مشقت ہوتی ہے نہ کوئی نفع۔ اسی طرح چونکہ نماز کی عادت پڑ گئی ہے اس لئے اگر توجہ نہ ہو تو عادت کے موافق بلا سوچے سمجھے زبان سے الفاظ نکلتے رہیں گے، جیسا کہ سونے کی حالت میں اکثر باتیں زبان سے نکلتی ہیں کہ نہ سننے والا اس کو اپنے سے کلام سمجھتا ہے نہ اس کا کوئی فائدہ ہے۔ اسی طرح حق تعالیٰ بھی ایسی نماز کی طرف التفات اور توجہ نہیں فرماتے جو بلا ارادہ کے ہو۔ اس لئے نہایت اہتمام سے کہ نماز اپنی وسعت و ہمت کے موافق پوری توجہ سے پڑھی جائے۔ لیکن یہ امر نہایت ضروری ہے کہ اگر یہ حالات اور کیفیات جو پچھلوں کی معلوم ہوئی ہیں حاصل نہ بھی ہوں تب بھی نماز میں [illegible] ضرور پڑھی جائے۔ یہ بھی شیطان کا ایک سخت ترین مکر ہوتا ہے وہ یہ سمجھائے کہ بری طرح پڑھنے سے تو نہ پڑھنا ہی اچھا ہے۔ یہ غلط ہے۔ نہ پڑھنے سے بری طرح کا پڑھنا بھی بہتر ہے اس لئے کہ نہ پڑھنے کا جو عذاب ہے وہ نہایت ہی سخت ہے۔ حتیٰ کہ علماء کی ایک جماعت نے اس کے کفر کا فتویٰ دیا ہے جو جان بوجھ کر نماز چھوڑ دے، جیسا کہ پہلے باب میں مفصل گذر چکا ہے۔

اردو

حکایاتِ صحابہ رضی اللہ عنہم

مؤلفہ

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا صاحب
نور اللہ مرقدہ

ناشر

کتب خانہ فیضی
لاہور - پاکستان

جماعت اسلامی کے بانی مولوی مودودی نے لکھا کہ بسا اوقات کسی نازک نفسیاتی موقع پر نبی جیسا اعلیٰ واشرف انسان بھی تھوڑی دیر کے لئے اپنی بشری کمزوری سے مغلوب ہو جاتا ہے

بِهٖ عِلْمٌ اِنِّىْٓ اَعِظُكَ اَنْ تَكُوْنَ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ ۝ قَالَ

تفہیم القرآن

جلد دوم

الاعراف — بنی اسرائیل

ابوالاعلیٰ مودودی

ناشر

شیخ محمد قمر الدین پرپرائٹر مکتبہ تعمیر انسانیت موچی دروازہ لاہور

تفہیم القرآن کا صفحہ ۳۴۴

جماعت اسلامی کے بانی مولوی مودودی نے لکھا کہ بسا اوقات کسی نازک نفسیاتی موقع پر نبی جیسا اعلیٰ واشرف انسان بھی تھوڑی دیر کے لئے اپنی بشری کمزوری سے مغلوب ہو جاتا ہے

تفہیم القرآن

جلد دوم

الاعراف — بنی اسرائیل

ابوالاعلیٰ مودودی

ناشر

شیخ محمد قمر الدین پرنٹر پبلشر مکتبہ تعمیر انسانیت موچی دروازہ لاہور

تفہیم القرآن کا صفحہ ٹائیٹل

رَبِّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ أَنْ أَسْأَلَكَ مَا لَيْسَ لِي بِهِ عِلْمٌ ۖ وَإِلَّا تَغْفِرْ لِي وَتَرْحَمْنِي أَكُنْ مِنَ الْخَاسِرِينَ ۝ قِيلَ يَا نُوحُ اهْبِطْ بِسَلَامٍ مِنَّا وَبَرَكَاتٍ عَلَيْكَ وَعَلَىٰ أُمَمٍ مِمَّنْ مَعَكَ ۚ وَأُمَمٌ سَنُمَتِّعُهُمْ ثُمَّ يَمَسُّهُمْ مِنَّا عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝ تِلْكَ مِنْ أَنْبَاءِ الْغَيْبِ نُوحِيهَا إِلَيْكَ ۖ مَا كُنْتَ تَعْلَمُهَا أَنْتَ وَلَا قَوْمُكَ مِنْ

جماعت اسلامی کے بانی مودودی کی حضرت داؤد علیہ السلام کی شان میں گستاخی

مودودی نے لکھا کہ اللہ تعالیٰ کے نبی حضرت داؤد علیہ السلام کے اندر خواہش نفس کا کچھ دخل تھا (معاذ اللہ)

فَاحْكُمْ بَيْنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعِ الْهَوَىٰ فَيُضِلَّكَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ ۚ إِنَّ الَّذِينَ يَضِلُّونَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيدٌ بِمَا نَسُوا يَوْمَ الْحِسَابِ

تفہیم القرآن صفحہ ۳۲۷ کا اصل فوٹو

تفہیم القرآن

جلد چہارم

(لقمان ——— الاحقاف)

(۴)

ابوالاعلیٰ مودودی

ناشر

شیخ محمد قمرالدین پروپرائٹر مکتبہ تعمیر انسانیت موچی دروازہ لاہور

تفہیم القرآن کا سرورق ٹائٹل

اصل عبارت: یہ وہ تنبیہ ہے جو اس موقع پر اللہ تعالیٰ نے توبہ قبول کرنے اور بلندیٔ درجات کی بشارت دینے کے ساتھ حضرت داؤد علیہ السلام کو فرمائی۔ اس سے یہ بات خود بخود ظاہر ہوجاتی ہے کہ جو فعل ان سے صادر ہوا تھا۔ اس کے اندر خواہشِ نفس کا کچھ دخل تھا (معاذ اللہ)

جماعت اسلامی کے بانی مولوی مودودی نے لکھا کہ حضور ﷺ سے اجتہادی لغزشیں غلطیاں سرزد ہوتی ہیں (معاذ اللہ)

تفہیمات

(حصہ اوّل)

﴿مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ﴾

اسلامک پبلی کیشنز (پرائیویٹ) لمیٹڈ

۱۳۔ کورٹ سٹریٹ، لوئر مال، لاہور (پاکستان)

میں ایمان کی روح پھونکنے کی خواہش۔ اور کبھی کبھی اقتضائے بشریت کی بنا پر جب کبھی آپ سے کوئی اجتہادی لغزش ہوئی ہے، وحی جلی سے اس کی اصلاح کی گئی ہے۔ عَبَسَ وَتَوَلّٰی اَنْ جَاءَهُ الْاَعْمٰی (عبس: ۱) مَا كَانَ لِنَبِيٍّ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗ اَسْرٰى (انفال: ۶۷) عَفَا اللّٰهُ عَنْكَ لِمَ اَذِنْتَ لَهُمْ (توبہ: ۴۳) اِسْتَغْفِرْ لَهُمْ اَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ اِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِيْنَ مَرَّةً فَلَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ (توبہ: ۸۰) وَلَا تُصَلِّ عَلٰى اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا (توبہ: ۸۴) يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَاۤ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ (تحریم: ۱) یہ سب آیات اسی امر کی شہادت دیتی ہیں۔ لوگ ان آیات کو اس امر کے ثبوت میں پیش کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے غلطیاں سرزد ہوتی تھیں اور آپ غلطیوں سے مبرا نہ تھے۔ خصوصاً حضرات اہل قرآن کو ان آیات کے ذریعہ سے اللہ کے رسول کی غلطیاں پکڑنے میں خاص مزہ آتا ہے۔ لیکن دراصل یہ تو وہ آیتیں ہیں جن سے صریح طور پر یہ ثابت ہوتا ہے کہ اپنے نبی کو غلطیوں سے بچانے اور اس کی زندگی کو ٹھیک معیار حق پر قائم رکھنے کی ذمہ داری اللہ تعالیٰ نے براہ راست اپنے ذمے لے رکھی تھی۔ اور یہ حقیقت صرف مذکورہ بالا آیات ہی میں بیان نہیں ہوئی ہے بلکہ قرآن میں متعدد مقامات پر اللہ تعالیٰ نے اسے اصولی حیثیت سے بھی بیان فرمایا ہے مثلاً فرمایا:

وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ وَرَحْمَتُهٗ لَهَمَّتْ طَّاۤئِفَةٌ مِّنْهُمْ اَنْ يُّضِلُّوْكَ وَمَا يُضِلُّوْنَ اِلَّاۤ اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَضُرُّوْنَكَ مِنْ شَيْءٍ وَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ۔ (النساء: ۱۱۳)

اگر تم پر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی تو ان میں سے ایک گروہ تم کو راہ راست سے ہٹا دینے کا عزم کر ہی چکا تھا مگر یہ لوگ اپنے آپ کو بہکانے کے سوا کچھ نہیں کر سکتے اور تمہارا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتے کیونکہ اللہ نے تم پر کتاب اور حکمت نازل کی ہے اور تم کو وہ کچھ بتایا ہے جو تم پہلے نہ جانتے تھے۔

وَاِنْ كَادُوْا لَيَفْتِنُوْنَكَ

قریب تھا کہ وہ تم کو اس بات سے جو ہم نے

269

اصل عبارت: کبھی کبھی اقتضائے بشریت کی بناء پر جب کبھی آپ ﷺ سے کوئی اجتہادی لغزش ہوئی ہے، وحی جلی سے اس کی اصلاح کی گئی ہے۔ (معاذ اللہ)

اصل عبارت: نبی ﷺ سے غلطیاں سرزد ہوتی تھیں اور آپ ﷺ غلطیوں سے مبرا نہ تھے۔ (معاذ اللہ)

جماعت اسلامی کے بانی مولوی مودودی نے لکھا کہ اور تو اور بسا اوقات پیغمبروں تک کو اس نفسِ شریر کی رہزنی کے خطرے پیش آتے ہیں

تفہیمات

(حصہ اوّل)

﴿مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی﴾

اسلامک پبلی کیشنز (پرائیویٹ) لمیٹڈ
۳۔ کورٹ سٹریٹ، لوئر مال، لاہور (پاکستان)

۱۹۵

اور اسی کو حق سمجھتے ہیں۔ قرآن مجید اس کو بھی گمراہی کا اہم سبب بتاتا ہے۔ قَالُوْا حَسْبُنَا مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا اَوَلَوْ كَانَ اٰبَآؤُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ شَيْئًا وَّلَا يَهْتَدُوْنَ (المائدہ)

چوتھی شرط یہ ہے کہ انسان میں حق پسندی اور اس کے ساتھ قوت ارادی اتنی زبردست ہو کہ وہ خود اپنے نفس کی خواہشات اور رجحانات کا مقابلہ کر سکے۔ کیونکہ خواہش نفس اوّل تو معرفت حق ہی میں مانع ہوتی ہے، اور اگر کوئی شخص حق کو پہچان بھی لے تو وہ اس کو اپنے علم کے مطابق عمل کرنے سے روکتی ہے، قدم قدم پر مزاحمت کرتی ہے۔ انسان کے نفس میں یہ ایسی زبردست قوت ہے جو اکثر اس کی عقل و فکر پر چھا جاتی ہے اور بسا اوقات اس کو جانتے بوجھتے غلط راستوں پر بھٹکا دیتی ہے۔ معمولی آدمی تو درکنار بڑے بڑے لوگ بھی جو اپنے علم و فضل اور اپنی عقل و بصیرت اور فہم و فراست کے لحاظ سے یکتائے روزگار ہوتے ہیں، اس رہزن کی شرارتوں سے بچنے میں کامیاب نہیں ہو سکتے۔ اسی چیز کو قرآن مجید میں بھی گمراہی کا سب سے بڑا سبب قرار دیا گیا۔ وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنِ اتَّبَعَ هَوٰىهُ بِغَيْرِ هُدًى مِّنَ اللّٰهِ (القصص ۵) اس سے بڑھ کر گمراہ کون ہو گا جس نے اللہ کی طرف سے آئی ہوئی ہدایت کو چھوڑ کر اپنی ہوائے نفس کی پیروی کی۔ اَفَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ وَاَضَلَّهُ اللّٰهُ عَلٰى عِلْمٍ وَّخَتَمَ عَلٰى سَمْعِهٖ وَقَلْبِهٖ وَجَعَلَ عَلٰى بَصَرِهٖ غِشٰوَةً (الجاثیہ ۲۳) "تو کیا تو نے دیکھا اس شخص کو جس نے اپنی خواہش نفس ہی کو اپنا خدا بنا لیا، باوجودیکہ وہ علم رکھتا تھا مگر جب اس نے ایسا کیا تو اللہ نے اسے بھٹکا دیا اور اس کے دل پر مہر لگا دی اور اس کی آنکھوں پر پردہ ڈال دیا۔" اور تو اور بسا اوقات پیغمبروں تک کو اس نفس شریر کی رہزنی کے خطرے پیش آتے ہیں۔ چنانچہ حضرت داؤد جیسے جلیل القدر پیغمبر کو ایک موقع پر تنبیہ کی گئی ہے کہ وَلَا تَتَّبِعِ الْهَوٰى فَيُضِلَّكَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ (ص ۲۶) "خواہش نفس کی پیروی نہ کرنا ورنہ یہ تمہیں اللہ کے راستے سے بھٹکا دے گی۔"

آخری شرط یہ ہے کہ انسان کی وجدانی قوتیں بیدار ہوں، اس کے ذہن کا سانچہ ایسا ہو کہ صحیح اور حق بات سوچنے اور سمجھنے کے لیے غور و فکر اور استدلال عقلی کا زیادہ محتاج نہ ہو بلکہ فطرتاً وہ غلط باتوں کو قبول کرنے سے انکار کر دیتا ہو اور قیاس و

مودودی کی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی

جماعت اسلامی کے بانی مولوی مودودی نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق لکھا کہ صحرائے عرب کا یہ ان پڑھ اور بادیہ نشین جو چودہ سو برس پہلے اس تاریک دور میں پیدا ہوا تھا (معاذ اللہ)

۲۳۹

جھونپڑی میں رہتا تھا، بوریے پر سوتا تھا، موٹا جھوٹا پہنتا تھا، غریبوں کی سی غذا کھاتا تھا، فاقے تک کر گزرتا تھا۔ رات بھر اپنے خدا کی عبادت میں کھڑا رہتا تھا، غریبوں اور مصیبت زدوں کی خدمت کرتا تھا۔ ایک مزدور کی طرح کام کرنے میں بھی اسے تامل نہ تھا۔ آخر وقت تک اس کے اندر شاہانہ تمکنت اور امیرانہ ترفع اور بڑے آدمیوں کے سے تکبر کی ذرا سی بو بھی پیدا نہ ہوئی۔ وہ ایک عام آدمی کی طرح لوگوں سے ملتا تھا، ان کے دکھ درد میں شریک ہوتا تھا، عوام کے درمیان اس طرح بیٹھتا تھا کہ اجنبی آدمی کو معلوم کرنا مشکل ہوتا تھا کہ اس محفل میں قوم کا سردار، ملک کا بادشاہ کون ہے۔ اتنا بڑا آدمی ہونے کے باوجود چھوٹے سے چھوٹے آدمی کے ساتھ بھی ایسا برتاؤ کرتا تھا گویا وہ اسی جیسا ایک انسان ہے۔ تمام عمر کی جدوجہد میں اس نے اپنی ذات کے لیے کچھ بھی نہ چھوڑا۔ اپنا پورا ترکہ اپنی قوم پر وقف کر دیا۔ اپنے پیروؤں پر اس نے اپنے یا اپنی اولاد کے کچھ بھی حقوق قائم نہ کیے۔ حتیٰ کہ اپنی اولاد کو زکوٰۃ لینے کے حق سے بھی محروم کر دیا محض اس خوف سے کہ کہیں آگے چل کر اس کے پیرو اس کی اولاد ہی کو ساری زکوٰۃ نہ دینے لگ جائیں۔

ابھی اس عظیم الشان آدمی کے کمالات کی فہرست ختم نہیں ہوتی۔ اس کے مرتبہ کا صحیح اندازہ کرنے کے لیے آپ کو تاریخ عالم پر بحیثیت مجموعی ایک نظر ڈالنی چاہیے۔ آپ دیکھیں گے کہ صحرائے عرب کا یہ ان پڑھ بادیہ نشین، جو چودہ سو برس پہلے اس تاریک دور میں پیدا ہوا تھا، دراصل دور جدید کا بانی اور تمام دنیا کا لیڈر ہے۔ وہ نہ صرف ان کا لیڈر ہے جو اسے لیڈر مانتے ہیں، بلکہ ان کا بھی لیڈر ہے جو اسے نہیں مانتے۔ ان کو اس امر کا احساس تک نہیں کہ جس کے خلاف وہ زبان کھولتے ہیں اس کی رہنمائی کس طرح ان کے خیالات میں، ان کے اصول حیات اور قوانین عمل میں اور ان کے عصر جدید کی روح میں پیوست ہو گئی ہے۔

یہی شخص ہے جس نے دنیا کے تصورات کا رخ وہمیت اور عجائب پرستی اور رہبانیت کی طرف سے ہٹا کر عقلیت اور حقیقت پسندی اور متقیانہ دنیاداری کی طرف

تفہیمات

(حصہ اول)

مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ

اسلامک پبلی کیشنز (پرائیویٹ) لمیٹڈ
۱۳۔ کورٹ سٹریٹ، لوئر مال، لاہور (پاکستان)

مودودی کی حضرت موسیٰ علیہ السلام کی شان میں گستاخی:
جماعت اسلامی کے بانی مولوی مودودی نے اپنی کتاب میں
حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اسرائیلی چرواہا لکھا (معاذ اللہ)

تفہیمات
(حصہ اوّل)

﴿مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی﴾

اسلامک پبلی کیشنز (پرائیویٹ) لمیٹڈ
۱۳۔ کورٹ سٹریٹ، لوئر مال، لاہور (پاکستان)

بشارت دی گئی (آل عمران ۳۹) حضرت مریم کے پاس خاص طور پر فرشتہ بھیجا جاتا ہے کہ ان کو
ایک پاک طینت لڑکے (غلام زکی) کی خوشخبری دے، اور جب ان کے وضع حمل کا
وقت آتا ہے تو خاص حق تعالیٰ کی طرف سے ان کی زچگی کے انتظامات ہوتے ہیں
(ملاحظہ ہو سورۂ مریم رکوع دوم)۔ پھر اس اسرائیلی چرواہے کو بھی دیکھیے جس سے
وادیٔ مقدس طویٰ میں بلا کر باتیں کی گئیں۔ وہ بھی عام چرواہوں کی طرح نہ تھا، اسے
مصر میں خاص طور پر فرعونیت کو تباہ کرنے اور بنی اسرائیل کو غلامی سے نجات دلانے کے
لیے پیدا کیا گیا۔ اس کو قتل سے بچانے کے لیے ایک تابوت میں رکھ کر دریا میں ڈال دیا
گیا۔ خاص اسی فرعون کے گھر میں پہنچایا گیا جس کو وہ تباہ کرنے والا تھا۔ اس کو پیاری
صورت دی گئی کہ فرعون کے گھر والوں کے دل میں گھر کرلے (وَأَلْقَيْتُ عَلَيْكَ مَحَبَّةً
مِّنِّي) (طٰہٰ ۳۹) ایسے سبب کر دیے کہ تمام عورتوں کے دودھ سے روک دیا گیا یہاں تک کہ وہ پھر
اپنی ماں کی آغوش میں پہنچ گیا۔ اور اس کی پرورش کا انتظام خاص حق تعالیٰ کی نگرانی میں
ہوا (وَلِتُصْنَعَ عَلَىٰ عَيْنِي) (طٰہٰ ۳۹) یہ چند نظیریں ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ انبیاء علیہم
السلام خاص طور پر نبوت ہی کے لیے پیدا کیے جاتے تھے۔

۲۔ پھر دیکھیے کہ اس طرح جن لوگوں کو پیدا کیا جاتا ہے وہ عام انسانوں کی طرح
نہیں ہوتے بلکہ غیر معمولی قابلیتوں کے ساتھ وجود میں آتے ہیں۔ ان کی فطرت نہایت پاکیزہ
ہوتی ہے۔ ان کے ذہن کا سانچہ ایسا ہوتا ہے کہ اس سے جو بات نکلتی ہے سیدھی
نکلتی ہے۔ غلط اندیشی اور کج بینی کی استعداد ہی ان میں نہیں ہوتی۔ وہ جبلی طور پر [illegible]
[illegible] (intuition) [illegible]
[illegible]
[illegible]
مثال کے طور پر حضرت یعقوب کو دیکھیے حضرت یوسف کا خواب سنتے ہی ان کے دل میں
کھٹک پیدا ہو جاتی ہے کہ اس بچے کے اس کے بھائی پیچھے پڑ جائیں گے۔ بعد میں جب یوسف
کو کھیل کے بہانے لے جانا چاہتے ہیں تو حضرت یعقوب نہ صرف ان کی بری نیت کو بھانپ
جاتے ہیں بلکہ ان کو ٹھیک وہ بہانہ بھی معلوم ہو جاتا ہے جو بعد میں وہ بنانے والے

اصل عبارت: پھر اس اسرائیلی چرواہے کو بھی دیکھئے، جس سے وادی طویٰ میں بلا کر باتیں کی گئیں۔ (معاذ اللہ)

جماعت اسلامی کے بانی مودودی کا عقیدہ: نبی ہونے سے پہلے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے بھی ایک بہت بڑا گناہ ہوگیا تھا کہ انہوں نے ایک انسان کو قتل کردیا (معاذ اللہ)

رسائل و مسائل

(حصہ اوّل)

مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ

اسلامک پبلی کیشنز (پرائیویٹ) لمیٹڈ
۲۔کورٹ سٹریٹ، لوئر مال، لاہور (پاکستان)

آرائیوں اور اس خرص و تخمین (Speculation) سے بالکل ایک مختلف چیز ہے جس کا ارتکاب فلاسفہ کیا کرتے ہیں۔ یہ تو وہ چیز ہے جس پر قرآن مجید ہر انسان کو خود آمادہ کرنے کی کوشش کرتا ہے اور بار بار اس سے کہتا ہے کہ آنکھیں کھول کر خدا کی قدرت کے آثار کو دیکھو اور ان سے صحیح نتیجہ اخذ کرو۔ سائل نے اپنے سوال میں جس آیت کی تفسیر کے متعلق اپنے شک کا اظہار کیا ہے خود اسی کے ماقبل و مابعد کا مضمون اگر وہ پڑھیں تو دیکھیں گے کہ وہاں بھی مقصود کلام یہی بتانا ہے کہ آیات الٰہی کے مشاہدے سے ایک غیر متعصب طالب حق کس طرح حقیقت تک پہنچ جاتا ہے۔

(ترجمان القرآن جلد [illegible])

عصمت انبیا:

سوال: یہ امر مسلّم ہے کہ نبی معصوم ہوتے ہیں مگر آدم کے متعلق قرآن کے الفاظ صریحاً ثابت کر رہے ہیں کہ آپ نے گناہ کیا اور حکم عدولی کی۔ جیسے لَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُوْنَا مِنَ الظّٰلِمِيْنَ۔ کی آیت ظاہر کر رہی ہے۔ اس سلسلے میں اپنی تحقیق کے نتائج سے مستفید فرمائیں۔

جواب: نبی کے معصوم ہونے کا مطلب یہ نہیں ہے کہ فرشتوں کی طرح اس سے بھی خطا کا امکان سلب کرلیا گیا ہے۔ بلکہ اس کا مطلب دراصل یہ ہے کہ نبی اوّل تو دانستہ نافرمانی نہیں کرتا اور اگر اس سے غلطی سرزد ہو جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو اس غلطی پر قائم نہیں رہنے دیتا۔

پھر یہ بات بھی لائق غور ہے کہ حضرت آدم سے جو نافرمانی سرزد ہوئی تھی، وہ نبوت کے منصب پر سرفراز ہونے سے پہلے کی ہے اور قبل نبوت کسی نبی کو وہ عصمت حاصل نہیں ہوتی جو نبی ہونے کے بعد ہوا کرتی ہے۔ نبی ہونے سے پہلے حضرت موسیٰ سے بھی ایک بہت بڑا گناہ ہوگیا تھا کہ انہوں نے ایک انسان کو قتل کردیا۔ چنانچہ جب فرعون نے ان کو اس فعل پر ملامت کی تو انہوں نے بھرے دربار میں اس بات کا اقرار کرکے فَعَلْتُهَا إِذًا وَّأَنَا مِنَ الضَّالِّيْنَ (الشعراء ۲۰) یعنی یہ فعل مجھ سے اس وقت سرزد ہوا تھا جب راہ ہدایت مجھ پر کھلی نہ تھی۔

مختصر یہ بات اصولی طور پر سمجھ لیجئے کہ نبی کی معصومیت فرشتے کی سی معصومیت نہیں ہے کہ اسے خطا اور غلطی اور گناہ کی قدرت ہی حاصل نہ ہو بلکہ وہ اس معنی میں ہے کہ نبوت کے ذمہ دارانہ منصب پر سرفراز کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ بطور خاص اس کی نگرانی و حفاظت کرتا ہے اور اسے

☆اس سے معلوم ہوا کہ مودودی کا عقیدہ اسلامی عقائد کے خلاف ہے لہذا ایسے شخص کی کتابیں نہ پڑھی جائیں

جماعت اسلامی کے بانی مولوی مودودی کا ان اسلامی سزاؤں پر تنقید کرنا جنہیں قرآن وسنت میں بیان کیا گیا ہے

قرآن نے زنا وغیرہ کی جو سزا مقرر کی ہے، اس میں کسی ماحول کا بھی استثناء نہیں کیا اور، یہ مودودی کی نظر میں بلاشبہ ظلم ہے

تفہیمات

حصہ دوم

سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ

اسلامک پبلی کیشنز (پرائیویٹ) لمیٹڈ

۳۔ کورٹ سٹریٹ لوئر مال لاہور۔ (پاکستان)

۳۲۲

نہ ہو وہاں چور کا ہاتھ کاٹنا دوہرا ظلم ہے۔ حقیقت میں ہاتھ کاٹنے کی سزا اس نظامِ سوسائٹی کے لیے مقرر ہی نہیں کی گئی ہے جس میں سود جائز ہو، زکوٰۃ متروک ہو، انصاف قیمتاً فروخت کیا جاتا ہو، ٹیکسوں کی بھرمار سے ضروریاتِ زندگی نہایت گراں ہو گئی ہوں اور تمام نعمتیں چند مخصوص طبقوں کے لیے سامانِ عیش فراہم کرنے پر صرف ہوتے ہوں۔ ایسی جگہ تو چوری کے لیے ہاتھ کاٹنا ہی نہیں بلکہ قید کی سزا بھی بعض حالات میں ظلم ہوگی۔

عام طور پر اسلامی قانونِ فوجداری کو سمجھنے میں لوگوں کو جو دقت پیش آتی ہے اس کی وجہ دراصل یہ ہے کہ وہ اپنے پیشِ نظر تو رکھتے ہیں سوسائٹی کے اس غلط نظام کو جو اس وقت دنیا کے متمدن ممالک میں قائم ہے اور پھر چوری، زنا، قذف اور شراب نوشی جیسے "عامۃ الورود" جرائم کا موازنہ قطع ید، رجم اور کوڑوں کی سزاؤں سے کر کے رائے قائم کرنا چاہتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ اس موازنہ میں ان کو اسلام کی سزائیں سخت اور ہولناک ہی نظر آئیں گی۔ کیونکہ نیم شعوری طور پر وہ خود سمجھتے ہیں کہ جو حالات اس نظامِ حیات نے پیدا کر رکھے ہیں ان میں چوری ایک عام چیز ہونی ہی چاہیے، زنا میں بکثرت مردوں اور عورتوں بلکہ بچوں اور بوڑھوں تک کو مبتلا ہونا ہی چاہیے۔ آئے دن مختلف طریقوں سے ملنے والے جوڑوں کے متعلق گندی خبریں مشہور ہونی ہی چاہئیں، بری صحبتوں میں نوخیز نسلوں کو گندی عادتیں پڑنی ہی چاہئیں۔ لہٰذا ان کا دل یہ سوچ کر پریشان ہو جاتا ہے کہ اگر ان حالات میں اسلامی قانونِ فوجداری رائج کر دیا جائے تو شاید کوئی پیٹھ بھی کوڑوں سے نہ بچے، ہزارہا آدمیوں کے ہاتھ روزانہ کٹنے لگیں اور ہر روز سینکڑوں آدمی سنگسار کیے جائیں۔

بلاشبہ ان کا یہ خوف بالکل بجا ہے۔ اس بیہودہ سوسائٹی کے بیہودہ نظام کو باقی رکھ کر اسلام کے قوانین میں سے محض اس کے قانونِ فوجداری کو نافذ کر دینا ہمارے نزدیک بھی ویسا ہی ظلم ہوگا جیسا وہ خیال کرتے ہیں۔ مگر جس غلطی کو وہ محسوس نہیں کرتے وہ دراصل یہ ہے کہ انہوں نے سوسائٹی کے اس بیہودہ نظام کو جس کی بے ہودگیوں سے وہ مانوس ہو چکے ہیں ایک فطری حالت سمجھ رکھا ہے۔ حالانکہ یہ فطری حالت نہیں ہے بلکہ

جماعت اسلامی کے بانی مولوی مودودی اپنی کتاب میں لکھتا ہے:
قرآن نے زنا وغیرہ کی جو سزا مقرر کی ہے، اس میں کسی ماحول کا بھی استثناء نہیں کیا اور یہ مودودی کی نظر میں بلاشبہ ظلم ہے

تفہیمات

حصہ دوم

سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ

اسلامک پبلی کیشنز (پرائیوٹ) لمیٹڈ

۱۳۔ کورٹ سٹریٹ لوئر مال لاہور (پاکستان)

۳۲۱

کرنے والے تماشے رائج نہ ہوں' جس میں نکاح کے لیے پوری آسانیاں ہوں اور فسخ و تفریق اور طلاق وخلع کے اسلامی احکام ٹھیک ٹھیک نافذ کیے جاتے ہوں۔ ایسی سوسائٹی اپنی عین فطرت کے اعتبار سے اس امر کی مقتضی ہوتی ہے کہ اس میں معاشرت کا جو معتدل نظام قائم کیا گیا ہے اس کی حفاظت کے لیے سخت سزائیں مقرر کی جائیں۔ اور ایسی سخت سزائیں اس حالت میں ہرگز غیر منصفانہ نہیں ہیں جب کہ جائز ذرائع سے صنفی خواہشات کی تسکین آسان کر دی گئی ہو اور معاشرت کے ماحول کو بدکاری کی سہولتوں اور غیر معمولی اسباب تحریک سے پاک کر دیا گیا ہو۔ ان حالات میں صنفی جرائم کا ارتکاب صرف وہی لوگ کر سکتے ہیں جو غایت درجہ کے بد طینت ہوں اور جن کے شر سے خلق اللہ کو محفوظ رکھنے کے لیے نہایت عبرت ناک سزاؤں کے بغیر چارہ نہ ہو۔

لیکن جہاں حالات اس سے مختلف ہوں' جہاں عورتوں اور مردوں کی سوسائٹی مخلوط رکھی گئی ہو' جہاں مدرسوں میں' دفتروں میں' کلبوں اور تفریح گاہوں میں' خلوت اور جلوت میں ہر جگہ جوان مردوں اور بنی ٹھنی عورتوں کو آزادانہ ملنے جلنے اور ساتھ اٹھنے بیٹھنے کا موقع ملتا ہو' جہاں ہر طرف بے شمار صنفی محرکات پھیلے ہوئے ہوں' جہاں معیار اخلاق بھی اتنا پست ہو کہ ناجائز تعلقات کو کچھ معیوب نہ سمجھا جاتا ہو' ایسی جگہ زنا اور قذف کی شرعی حد جاری کرنا بلاشبہ ظلم ہو گا' اس لیے کہ وہاں ایک معمولی قسم (Normal Type) کے معتدل مزاج اور سلیم الفطرت آدمی کا بھی زنا سے بچنا مشکل ہے' اور ایسے حالات میں کسی شخص کا مبتلائے گناہ ہو جانا یہ نتیجہ نکالنے کے لیے کافی نہیں ہے کہ وہ غیر معمولی قسم (Abnormal Type) کا اخلاقی مجرم ہے۔ رجم اور کوڑوں کی سزا درحقیقت ایسے گندے حالات کے لیے اللہ نے مقرر ہی نہیں کی ہے۔

اسی پر حد سرقہ کو بھی قیاس کر لیجیے کہ وہ صرف اس سوسائٹی کے لیے مقرر کی گئی ہے۔ جس میں اسلام کے معاشی تصورات اور اصول اور قوانین پوری طرح نافذ ہوں۔ قطع ید اور اسلامی نظم معیشت میں ایسا رابطہ ہے جس کو منقطع نہیں کیا جا سکتا۔ جہاں یہ نظم معیشت قائم ہو وہاں قطع یدی عین انصاف اور عین مقتضائے فطرت ہے۔ اور جہاں یہ نظم معیشت

جماعت اسلامی کے بانی مولوی مودودی کا اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ نبی حضرت داؤد علیہ السلام کے متعلق نظریہ

تفہیمات

حصہ دوم

سید ابوالاعلیٰ مودودی

اسلامک پبلی کیشنز (پرائیویٹ) لمیٹڈ

۱۳-کورٹ سٹریٹ لوئر مال لاہور (پاکستان)

ہوں گے۔

شریر النفس اور خبیث طینت لوگوں کا قاعدہ ہے کہ جب کسی آدمی، خصوصاً بڑے آدمی کے متعلق چھوٹی سی بات کی بھنک ان کے کان میں پڑ جاتی ہے تو فوراً ان کی قوت متخیلہ اپنا کام شروع کر دیتی ہے اور وہ محض اپنے ذہن سے بہت سی امکانی صورتیں فرض کر کے ان کو اس طرح بیان کرتے ہیں کہ گویا یہ محقق واقعات ہیں۔ ہر انسان سے خواہ وہ کیسے ہی بڑے درجے کا آدمی ہو، کبھی نہ کبھی کوئی ایسا فعل ضرور ہو جاتا ہے جس کو آسانی کے ساتھ بڑے معنی پہنائے جا سکتے ہیں۔ حضرت داؤد علیہ السلام نے جو کچھ کیا تھا اگرچہ وہ بنی اسرائیل کے ہاں ایک عام دستور[1] تھا اور اسی دستور سے متاثر ہو کر ان سے یہ طرز عمل سرزد ہو گئی تھی۔ مگر چونکہ ایک بڑے آدمی کا فعل تھا اس لیے فوراً شہرت پکڑ گیا اور اس پر لوگوں نے حاشیے چڑھانے شروع کر دیے۔ اوریا سے طلاق کا مطالبہ یہ گمان کرنے کے لیے کافی تھا کہ حضرت داؤد اس کی بیوی کی طرف میلان رکھتے ہیں۔ اب لوگوں کے ذہن نے تخیل شروع کیا کہ یہ میلان آخر ہوا کیونکر؟ کسی ذات شریف کو یہ بات سوجھ گئی کہ غالباً اپنے محل پر سے اس کو نہاتے میں دیکھ لیا ہوگا۔ مگر ان کی صداقت شعاری نے "ہوگا" کو محض "ہوگا" کی صورت میں بیان کرنا پسند نہ کیا، اس لیے انھوں نے "ہوگا" کو "ہے" میں تبدیل کر کے لوگوں سے بیان کیا۔ رفتہ رفتہ یہ ایک واقعہ بن گیا۔ حالانکہ میلان ہونے کے بہت سے اسباب ہو سکتے تھے۔ ممکن ہے کہ حضرت داؤد نے اس خاتون کی قابلیت اور اس کی اعلیٰ صلاحیتوں کا حال سن کر اسے پسند کیا ہو، لیکن برے نفسوں کی شرارت ہمیشہ ایسے

[1] اسرائیلیوں کے ہاں یہ کوئی معیوب بات نہ تھی کہ کوئی شخص کسی کی بیوی کو پسند کر کے اس سے طلاق کی درخواست کرے۔ نہ وہ درخواست کرنے والا اس میں تکلف کرتا تھا اور نہ وہ شخص جس سے درخواست کی جاتی، اس پر برا مانتا تھا۔ اور یہ تو ایک عام اخلاق کی بات سمجھی جاتی تھی کہ کوئی شخص کسی دوست کو خوش کرنے یا اس کی تکلیف رفع کرنے کے لیے اپنی بیوی کو طلاق دے کر اس کے نکاح میں دے دے۔ چنانچہ یہودی اخلاق ہی کا اثر تھا کہ مدینہ میں بعض انصار اپنے مہاجر بھائیوں کی خاطر اپنی بیویوں کو طلاق دے کر ان سے بیاہ دینے پر آمادہ ہو گئے تھے۔

☆ حضرت داؤد علیہ السلام نے اپنے عہد کی اسرائیلی سوسائٹی کے عام رواج سے متاثر ہو کر اوریا سے طلاق کی درخواست کی تھی (کیا کبھی معصوم نبی یہودی سوسائٹی کے برے اثر سے متاثر ہو سکتا ہے؟)

(کیا کبھی انسانوں کی اصلاح کے لئے بھیجا گیا نبی معاشرے کے اثرات سے متاثر ہو سکتا ہے؟)

جماعت اسلامی کے بانی مولوی مودودی کے نزدیک قرآن حکیم نجات کیلئے نہیں بلکہ ہدایت کیلئے کافی ہے

تفہیمات

(حصہ اوّل)

مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ

اسلامک پبلی کیشنز (پرائیویٹ) لمیٹڈ
۳۔کورٹ سٹریٹ، لوئر مال، لاہور (پاکستان)

پر اصولی وحدت نہ ہو جائے۔ کیا روایات کو قبول کرتے ہوئے مسلم قوم کے لیے آپ ایک آرزو کی توقع رکھ سکتے ہیں؟ میرا ایمان ہے کہ اس وحدت مسلمان وحدت و یگانگت اور اتحاد ہی سے نجات حاصل کر سکتے ہیں۔ اصولاً اس وحدت کا حل آپ کیا تجویز کریں گے؟

آپ نے جو سوالات کیے ہیں وہ اتنے پیچیدہ نہیں ہیں کہ تھوڑے سے تامل سے خود آپ ہی ان کا جواب نہ پا لیجیے۔ میرے ان مضامین میں بھی جن کا آپ نے حوالہ دیا ہے، ان میں سے بعض سوالات کا حل موجود ہے۔ تاہم جب آپ کو ان مسائل میں الجھن پیش آرہی ہے اور کچھ دوسرے لوگ بھی اس الجھن میں مبتلا ہیں تو ان کی تشفی کے لیے مختصراً کچھ عرض کیا جاتا ہے۔

(۱) قرآن حکیم نجات کے لیے نہیں بلکہ ہدایت کے لیے کافی ہے۔ اس کا کام صحیح فکر اور صحیح عمل کی راہ بتانا ہے اور اس راہ نمائی میں وہ یقیناً کافی ہے مگر نجات کے لیے صرف قرآن کا پڑھ لینا کافی نہیں ہے، بلکہ اس کے لیے ضروری ہے کہ ہم خلوص نیت کے ساتھ اس کی بتائی ہوئی راہ پر چلیں، اسی پر اعتقاد رکھیں جس کی تعلیم قرآن نے دی ہے، اور اسی قانون کے مطابق عمل کریں جس کے اصول قرآن نے مقرر کیے ہیں۔

(۲) ہدایت کے لیے قرآن کے کافی ہونے کا مفہوم بھی عام طور پر غلط سمجھا جاتا ہے۔ کسی کتاب کے متعلق جب ہم یہ کہتے ہیں کہ وہ کسی علم یا فن کی تعلیم کے لیے کافی ہے، تو اس کے معنی یہ ہوتے ہیں کہ اس فن کے جتنے گر ہیں یا اس علم کے جتنے اہم مسائل ہیں، وہ سب اس کتاب میں آگئے ہیں۔ مگر اس کا یہ مطلب نہیں ہوتا کہ ہر شخص جو اس کتاب کے الفاظ کو پڑھ سکتا ہو، اس کے تمام مطالب پر حاوی ہو جائے گا، اور محض کتاب کے مطالعہ ہی سے اس کو اپنے فن میں اتنی مہارت بھی حاصل ہو جائے گی کہ وہ عملاً اس سے کام لے سکے۔ کتاب اپنی جگہ کتنی ہی کامل سہی لیکن اس کو سمجھنے کے لیے ضروری ہے کہ دوسری جانب خود

جماعت اسلامی کے بانی مولوی مودودی کا توحید کے متعلق عقیدہ

تفہیمات

(حصہ اوّل)

﴿مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی﴾

اسلامک پبلی کیشنز (پرائیویٹ) لمیٹڈ
۳۔کورٹ سٹریٹ، لوئر مال، لاہور (پاکستان)

۵۳

نیک آدمی اور بد جس سے وہ بھی جو اپنی نافرمانی کی وجہ سے مستحق عذاب ہو چکے ہیں، سب کے سب اللہ کے آگے سر بسجود ہیں۔" (الحج: ۱۸)

"زمین اور آسمان میں جس قدر چیزیں ہیں سب طوعاً و کرہاً اللہ ہی کو سجدہ کر رہی ہیں۔" (الرعد: ۱۵)

یہ عبادت، یہ بندگی، یہ تسبیح، یہ قنوت، تمام جاندار اور بے جان، ذی شعور اور بے شعور چیزوں پر یکساں حاوی ہے، اور انسان بھی اس پر اسی طرح مجبور ہے جس طرح مٹی کا ایک ذرہ، پانی کا ایک قطرہ اور گھاس کا ایک تنکا۔ (انسان خواہ خدا کا قائل ہو یا منکر، خدا کو سجدہ کرتا ہو یا پتھر کو، خدا کی پوجا کرتا ہو یا غیر خدا کی، جب وہ قانون فطرت پر چل رہا ہے اور اس قانون کے تحت ہی زندہ ہے تو لامحالہ وہ بغیر جانے بوجھے، بلا قصد و اختیار، طوعاً و کرہاً خدا ہی کی عبادت کر رہا ہے، اسی کے سامنے سر بسجود ہے اور اسی کی تسبیح میں لگا ہوا ہے) اس کا چلنا پھرنا، سونا جاگنا، کھانا پینا، اٹھنا بیٹھنا، سب اسی کی عبادت ہے۔ چاہے وہ اپنے اختیار سے کسی اور کی پوجا کر رہا ہو اور اپنی زبان سے کسی اور کی بندگی و اطاعت کر رہا ہو مگر اس کا رونگٹا رونگٹا اسی خدا کی عبادت میں مشغول ہے جس نے اسے پیدا کیا ہے۔ اس کا خون اسی کی عبادت میں چکر لگا رہا ہے، اس کا قلب اسی کی عبادت میں متحرک ہے، اس کے اعضاء اسی کی عبادت میں کام کر رہے ہیں اور اس کی وہ زبان بھی جس سے وہ خدا کو جھٹلاتا اور غیروں کی حمد و ثنا کرتا ہے دراصل اسی کی عبادت میں چل رہی ہے۔

بندگی کا صلہ: اس عبادت کا صلہ یا اجر خدا کی طرف سے کیا ملتا ہے؟ فیضانِ وجود، رزق اور قوت بقاء۔ جتنی چیزیں خدا کے قانون پر چلتی ہیں اور اس کی بندگی کرتی ہیں، وہ زندہ اور باقی رہتی ہیں اور انہیں وہ وسائل بقاء عطا کیا جاتا ہے جسے ہم اپنی زبان میں رزق سمجھتے ہیں۔ اور جو چیزیں اس کے قانون سے انحراف کرتی ہیں ان پر فساد مسلط ہو جاتا ہے، ان کا رزق بند ہو جاتا ہے، اور وہ فیضانِ وجود سے

☆ کفر و انکار اور پتھروں کے آگے سجدہ ریز ہونے کی حالتوں میں خدا کی تعظیم و خوشنودی کا قطعاً کوئی تصور نہیں ہو سکتا۔ اس لئے بت پوجنے والے، پتھروں کے آگے سجدہ کرنے والے اور خدا کے ساتھ کفر کرنے والے کے متعلق یہ کہنا ہرگز صحیح نہیں کہ وہ ان حالتوں میں بھی خدا کی عبادت کر رہا ہے۔ اس مقام پر مودودی نے سخت ٹھوکر کھائی ہے۔

جماعت اسلامی کے بانی مولوی مودودی کا انوکھا نظریہ: بہت ممکن ہے کہ گوتم بدھ، رام، کرشن، کنفیوشس، زرتشت وغیرہم انہی رسولوں میں سے ہوں

تفہیمات

(حصہ اوّل)

﴿مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی﴾

اسلامک پبلی کیشنز (پرائیویٹ) لمیٹڈ

۱۳۔کورٹ سٹریٹ، لوئر مال، لاہور (پاکستان)

میں پائے جاتے ہیں وہ سب انبیاء کی تعلیمات کے وہ باقی ماندہ اثرات ہیں جو اپنی ذاتی قوت کی وجہ سے قوموں کے اذہان اور ان کی زندگی میں جذب ہو کر رہ گئے۔

اس کے بعد قرآن جو دعویٰ پیش کرتا ہے وہ یہ ہے کہ جس "اسلام" کی طرف وہ بلا رہا ہے وہ وہی "اصل دین" ہے جس کو ابتدا سے تمام قوموں میں تمام انبیاء پیش کرتے رہے ہیں۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کوئی نرالا پیغام لے کر نہیں آئے ہیں جو پہلے کبھی پیش نہ کیا گیا ہو قُلْ مَا كُنْتُ بِدْعًا مِّنَ الرُّسُلِ (احقاف: ۹) بلکہ آپ کا پیغام وہی ہے جو ہر نبی نے ہر قوم تک ہر زمانے میں پہنچایا ہے، اِنَّا اَوْحَيْنَا اِلَيْكَ كَمَا اَوْحَيْنَا اِلٰى نُوْحٍ وَّالنَّبِيّٖنَ مِنْۢ بَعْدِهٖ (النساء: ۱۶۳) اس پیغام سے عرب، مصر، ایران، ہندوستان، چین، جاپان، امریکہ، یورپ، افریقہ، غرض کوئی سرزمین محروم نہیں رکھی گئی۔ سب جگہ اللہ کے رسول، اللہ کی کتابیں لے کر آئے ہیں — اور بہت ممکن ہے کہ بدھ، کرشن، رام، کنفیوشس، زرتشت، مانی، سقراط، فیثاغورث وغیرہم انہی رسولوں میں سے ہوں۔ لیکن محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں اور ان دوسرے پیشواؤں میں فرق یہ ہے کہ ان کی اصل تعلیمات تو لوگوں کے اختلافات میں گم ہو گئیں مگر آنحضرت نے جو کچھ پیش فرمایا وہ اصل شکل میں محفوظ ہے۔

پس حقیقت یہ ہے کہ "اسلام" مذاہب میں سے ایک مذہب نہیں ہے بلکہ نوعِ انسانی کا اصل مذہب یہی ہے، اور باقی سب مذاہب اسی کی بگڑی ہوئی شکلیں ہیں۔ مذاہب میں جو کچھ "حق" اور "صدق" پایا جاتا ہے وہ اسی اصل اسلام کا بچا کھچا اثر ہے جو سب کے ہاں آیا تھا اور اختلافات میں گم کر دیا گیا۔ جس مذہب میں اس باقی ماندہ حق کی مقدار جتنی زیادہ ہے اس میں اتنا ہی زیادہ "اسلام" موجود ہے۔ رہے وہ اختلافات جو اصل "اسلام" کے

---

[1] اے نبی ان سے کہو کہ میں کوئی نرالا پیغمبر نہیں ہوں۔

[2] ہم نے تمہاری طرف وہی پیغام وحی کیا ہے جو نوح اور ان کے بعد کے نبیوں پر وحی کیا تھا۔

دیوبندی مولوی رشید احمد گنگوہی نے حاجی امداد اللہ مہاجر مکی کے وصال پر کہا:
"ہائے رحمۃ للعالمین، ہائے رحمۃ للعالمین"

نہ سمجھا کہ یہ فسانہ ہے
نام مجذوب اسکا تاریخی

علم و حکمت کا اک خزانہ ہے
سیرت اشرف زمانہ ہے

مرتبہ: حضرت خواجہ عزیز الحسن صاحب مجذوب خلیفہ ارشد حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ

ادارہ تالیفات اشرفیہ، ملتان
پوسٹ بکس نمبر ۳۰ چوک فوارہ ملتان

اشرف السوانح جلد ۱ ۱۵۵

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فقط اپنے حبیب ﷺ کے متعلق فرمایا ہے "وما ارسلنک الا رحمۃ للعالمین" اور ہم نے تم کو نہ بھیجا مگر سارے جہان کے لئے رحمت بنا کر۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب ﷺ کو خاص صفت عطا فرمائی، کسی کو یہ درجہ عنایت نہ ہوا مگر افسوس دیوبندی اکابر رشید احمد گنگوہی پر کہ اس نے حاجی امداد اللہ کو رحمۃ للعالمین کہنا شروع کر دیا۔

دیوبندی مولوی رشید احمد گنگوہی نے حاجی امداد اللہ مہاجر مکی کے وصال پر کہا "ہائے رحمۃ للعالمین، ہائے رحمۃ للعالمین"

۱۵۶

[illegible]

علم و حکمت کالاکھ خزانہ ہے
سیرت اشرف زمانہ ہے

اشرف السوانح

جلد سوم

حکیم الامۃ مجدد الملۃ حضرۃ مولانا اشرف علی تھانوی قدس سرہٗ

کے

حالات وعادات ● مقالات وتعلیمات ● فیوض وبرکات
کشف وکرامات ● معمولات طیبہ ● بشارات منامیہ

انعامات الٰہیہ پر مشتمل ہے اور مشعلِ راہ ہے

مرتبہ: حضرت خواجہ عزیز الحسن مجذوبؒ ● خلیفۂ ارشد حضرت تھانویؒ

ادارہ تالیفات اشرفیہ

پوسٹ بکس نمبر ۲۳۰ چوک فوارہ ملتان

☆ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فقط اپنے حبیب ﷺ کے متعلق فرمایا ہے "وما ارسلنک الا رحمۃ للعالمین" اور ہم نے تم کو نہ بھیجا مگر سارے جہان کے لئے رحمت بنا کر۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب ﷺ کو خاص صفت عطا فرمائی کسی کو یہ درجہ عنایت نہ ہوا مگر افسوس دیوبندی اکابر رشید احمد گنگوہی پر کہ اس نے حاجی امداد اللہ کو رحمۃ للعالمین کہنا شروع کر دیا۔

دیوبندی اکابر اشرف علی تھانوی کے نزدیک پنجگانہ نماز کے بعد ملکر بلند آواز سے کلمہ طیبہ کا ورد کرنا جہالت اور بدعت ہے

اشرف الجواب ۱۵۱

[illegible]

نماز پنج گانہ یا فجر وعصر کے بعد مل کر بلند آواز سے ذکر کرنا بدعت ہے!

ہر نماز کے بعد یا فجر وعصر کے بعد سارے نمازی مل کر جو "لا الہ الا اللہ" کہتے ہیں اور [illegible]

[illegible]

علماء کی مثال

[illegible]

اسلام پر اعتراضات و شبہات کے عقلی و نقلی جوابات اور
دلچسپ جوابات علماء و عوام کے لیے یکساں مفید

اشرف الجواب

ازافادات
حکیم الامت مجدد الملت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ

اسلامی کتب خانہ

[illegible]
042-37116240-37116257

☆ قرآن مجید میں ارشاد ہوتا ہے۔ فاذا قضیتم الصلوٰۃ فاذکروا اللہ (ترجمہ) پھر جب تم نماز پڑھ چکو تو اللہ کی یاد کرو (سورۂ نساء، پارہ 5، آیت 103)

حدیث شریف: حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نماز کے بعد تہلیل اس طرح فرماتے لا الہ الا اللہ آخر تک اور فرماتے کہ حضور ﷺ انہیں کلمات کو نماز کے بعد پڑھتے (نسائی جلد اول، باب عدد التہلیل والذکر بعد التسلیم، حدیث 1343، ص 412، مطبوعہ فرید بک لاہور)

حدیث شریف: عمرو بن دینار، حضرت ابن عباس کے آزاد کردہ غلام ابو معبد کا بیان نقل کرتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے انہیں بتایا تھا۔ نبی کریم ﷺ کے عہد مبارک میں فرض نماز پڑھ لینے کے بعد بلند آواز سے ذکر کرنا معمول تھا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب میں یہ ذکر سنتا تو مجھے پتہ چل جاتا کہ لوگ نماز ختم کر چکے ہیں

(مسلم جلد اول، کتاب المساجد ومواضع، حدیث 1219، ص 459، مطبوعہ شبیر برادرز لاہور)

یہی حدیث بخاری شریف جلد اول، کتاب الصلوٰۃ حدیث 798، ص 371، مطبوعہ شبیر برادرز لاہور میں بھی نقل ہے۔

فیصلہ عوام کریں کہ ذکر کرنے والے جاہل اور بدعتی ہیں یا فتویٰ لگانے والے؟

دیوبندی اکابر اشرف علی تھانوی نے مسلمانوں کا عید میلاد النبی ﷺ منانے کو عیسائیوں کے کرسمس منانے کا مقابلہ قرار دیا جو کہ کم علمی ہے

اسلام پر اعتراضات و شبہات پر عقلی و نقلی جامع اور دلچسپ جوابات علماء و عوام کے لیے یکساں مفید

اشرف الجواب

افادات

حکیم الامت مجدد الملت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ

اسلامی کتب خانہ

042-37116248-37116257

اشرف الجواب ۱۳۳

...کین نے کہا تھا کہ ان لوگوں کو یثرب کے بخار نے ضعیف اور بودا کر دیا ہے تو حضور ﷺ
...نے صحابہ ﷺ سے فرمایا کہ طواف میں رمل کریں یعنی شانے ہلاتے ہوئے اکڑ کر طواف کرو
...کہ ان کو قوت مسلمین کی مشاہد ہو اب وہ سبب تو ہے نہیں لیکن مامور بہ یعنی رمل فی الطواف
...باقی ہے یہ امر غیر مدرک بالعقل ہے اور جو عمل خلاف قیاس ہوتا ہے اس کے لیے نقل اور
...کی ضرورت ہوتی ہے اب ہم پوچھتے ہیں کہ وہ تاریخ گزر گئی یا بار بار آتی ہے؟ ظاہر ہے کہ
...ختم ہوگئی کیونکہ اب جو ربیع الاول کی تاریخ آتی ہے وہ اس خاص یوم الولادت کی مثل ہوتی
...نہ کہ عین اور یہ ظاہر ہے کہ مثل کے لیے وہی حکم ثابت ہونا کسی دلیل نقلی کا محتاج ہوگا یہ
...مدرک یا بالعقل ہونے کے قیاس اس میں حجت نہیں ہوگا لیکن یہاں یہ شبہ ہو سکتا ہے کہ
...حضور ﷺ نے یوم الاثنین میں روزہ رکھنے کی وجہ ولادت فیہ سے فرمائی ہے تو اس میں بھی یہ
...لازم ہو سکتا ہے کہ یوم الولادت تو گزر گیا ہے اب یہ اس کا مثل ہے اس کو حکم اصل کا کیوں ہوا؟
...جواب یہ ہے کہ یہ صوم تو خود منقول ہے اور آپ نے وحی سے روزہ رکھا ہے اس لیے اس پر
...قیاس نہیں ہو سکتا اب ہم تبرعاً ان حضرات کو بھی ایک دلیل عقلی لکھ کر اور اس کا جواب دے کر
...مضمون کو ختم کرتے ہیں وہ یہ ہے کہ یہ مقابلہ ہے اہل کتاب کا کہ وہ ولادت مسیح ﷺ کے دن عید
...کرتے ہیں ہم مقابلہ کے لیے حضور ﷺ کے یوم ولادت میں عید کرتے ہیں تا کہ اسلامی
...شوکت ظاہر ہو جواب یہ ہے کہ یہ تو اس وقت کی وجہ میں صحیح ہو جب ہمارے یہاں اظہار
...شوکت کے لیے کوئی شے نہ ہو ہمارے یہاں جمعہ عیدین سب اظہار شعائر اسلام کے لیے ہیں
...دوسرے یہ کہ اگر ان کا مقابلہ ہی کرنا مقصود ہے تو ان کے یہاں اور دنوں میں بھی عیدیں اور
...میلے ہوتے ہیں تم کو بھی چاہیے کہ ہر ہر دن کے مقابلے میں تم بھی عید کیا کرو اسی طرح عاشورہ
...میں تعزیہ داری بھی کیا کرو تا کہ اہل تشیع کا مقابلہ ہو چنانچہ بعض جاہل محض مقابلہ کے لیے
...کرتے بھی ہیں اور جناب اگر یہی مصلحت ہے تو ہندوؤں کے یہاں ہولی دیوالی ہوتی ہے
...کے مقابلہ کے لیے ہولی دیوالی کیا کرو۔

...قصہ

میں ایک قصہ بیان کرتا ہوں اس سے آپ کو معلوم ہوگا کہ یہ اصول اور قاعدہ آپ کا
...بے اصل ہے حضور ﷺ ایک سفر میں تھے کفار نے ایک درخت مقرر رکھا تھا اس پر ہتھیار
...تے تھے اور اس کا نام "ذات انواط" رکھا تھا بعض صحابہ ﷺ نے عرض کیا کہ "یارسول

☆ہم اہلسنت کسی مقابلے کی وجہ سے نہیں بلکہ حضور ﷺ کی محبت اور ان کی آمد کی خوشی میں مناتے ہیں۔ ہمارا ایمان ہے حضور ﷺ اپنے رب کے خاص بندے اور محبوب رسول ہیں جبکہ اہل کتاب کے نزدیک حضرت عیسٰی علیہ السلام (معاذ اللہ) اللہ کے بیٹے ہیں، جب عقیدے میں زمین آسمان کا فرق ہے تو پھر مقابلہ کیسا......؟

دیوبندی اکابر اشرف علی تھانوی نے نمازِ عید کے بعد مصافحہ کو بدعت اور گلے ملنے کو اس سے بھی برا لکھا

۱۳۵

ایک صاحب نے سوال کیا کہ عید کے دن "عید مبارک" جو ملنے کے وقت کہتے ہیں۔ اور مصافحہ کرنا کیسا ہے۔

فرمایا۔ عید مبارک کہنا درست ہے فقہاء نے لکھا ہے۔ باقی مصافحہ سو اول ملاقات کے وقت تو "التقاء" (یعنی ملنا) اور وداع کے وقت "افتراق" (یعنی الگ ہونا) مشروع ہے۔ اور عید کا مصافحہ ان دونوں سے الگ ہے' اس لئے بدعت ہے اور معانقہ اور بھی قبیح۔ لوگوں کی عجب حالت ہے کہ نماز عید سے پہلے تو باتیں کر رہے تھے نماز ختم ہوئی اور مصافحہ کرنے لگے۔

حُبِّ جاہ اور زوالِ جاہ

فرمایا امتحان کے وقت معلوم ہوگا کہ ہم میں حب جاہ کتنی ہے کہ ہم زوال جاہ کے اسباب سے متاثر ہوتے ہیں یا نہیں۔ اور کون ٹوٹتا ہے دلوں کو۔ پروا بھی نہیں ہوتی۔ ہم لوگ بری زندگی بسر کر رہے ہیں۔ مولانا محمد یعقوب صاحب فرماتے ہیں کہ بعض کبر بشکل تواضع ہوتا ہے کہ صورت تو تواضع کی مگر ہے کبر۔ اس طرح سے کہ وہ یہ تواضع اس غرض سے کرتا ہے کہ لوگوں کے نزدیک یہ خصلت معظم ہے مجھ کو معظم سمجھیں گے۔

عقلِ کُل اور عقلِ کل

ایک سلسلہ گفتگو میں فرمایا کہ ایک صاحب کو میں نے جواب دیا تھا کہ خدا کے احکام میں تو کوئی نہ کوئی حکمت ضرور ہوگی۔ آپ یہ بتائیے کہ آپ کے سوال میں اظہار کرنے میں کیا حکمت ہے اس سے ان کی آنکھیں کھل گئیں۔ لوگ ایسے جواب پر اعتراض کرتے ہیں کہ ڈھیلا سا مارتے ہیں۔ چنانچہ وہ پہلے شخص مجھ سے ملے تو شکایت کرنے لگے یہ لوگ اپنے کو عقل کل سمجھتے ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ عقل کل نہیں بلکہ عقل کل ہیں یعنی ان کی عقل بالکل کل ہو گئی۔ مگر یہ ضرور ہے کہ ان سے گفتگو میں مزہ آتا ہے کیونکہ یہ سمجھ میں آنے سے مان لیتے ہیں معقولیوں کی طرح نہیں کہ اپنی بات پر اڑے رہیں۔ مولوی عبدالحق صاحب نے ایک مولوی صاحب کا لقب ازل ثور رکھا تھا جو وہ اسرار بھی بری چیز ہے آج کل اس کو کمال سمجھا جاتا ہے۔

اہلِ عقل اور اہلِ اکل

فرمایا۔ ہم ایک باغ میں پہنچے یہ باغ صنعت کے ایک شوقین شخص کا تھا اشجار کے متعلق بہت ہی صنعتیں اس میں موجود تھیں۔ منجملہ ان کے ایک یہ تھی کہ ستو کے درخت باتھ

اشرف اللطائف

از افادات

حکیم الامت مجدد الملت حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانوی نور اللہ مرقدہٗ

ترتیب

محمد اسحٰق ملتانی

ادارہ تالیفات اشرفیہ

☆ محترم مسلمانو! عید کا دن خوشی اور مسرت کا دن ہے، اگر اس دن اپنے مسلمان بھائیوں سے مصافحہ اور معانقہ کیا جائے تو اس میں کیا حرج ہے؟ مگر افسوس کہ تھانوی صاحب کو مسلمانوں کا آپس میں ملنا بھی بدعت نظر آتا ہے

بھری مجلس میں دیوبندی اکابر اشرف علی تھانوی نے بے حیائی کی بات کی۔ سائل نے عبادت کی لذت اور مزہ کے متعلق پوچھا اور جواب میں یہ کہہ دیا گیا کہ اگر مزے ہی کی خواہش ہے تو میاں! مزہ تو مذی میں ہے

۲۵

ایک سوال کے جواب میں فرمایا استفتاء کے ساتھ دوسرا استفتاء کر لینا بھی مناسب ہے کہ بدون دلیل شرعی کے کسی نسبت کا دعویٰ کیا تحقیق سے یا تاویل سے کیا ہے اور اس دلیل اور تاویل کو بھی ظاہر کر دیا جائے اور اگر میرا فعل محض خلاف طبیعت ہی ہے تو میری قوم یعنی فاروقیین کی بزعم خود تحقیق کر کے دل ٹھنڈا کر لیا جائے۔ آگے نیتوں کا حقیقی فیصلہ إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ پر وقت پر ہو رہے گا اور اگر اس پر بھی قناعت نہ ہو تو احکام شرع و عقوبت آخرت کو پیش نظر رکھ کر اختیار رہے۔

مزہ اور مذی

فرمایا ایک صاحب نے خط میں یہ شکایت لکھی ہے کہ جو جمعیت قلب حضرت والا کی خدمت بابرکت سے لے کر آیا تھا۔ وہ یہاں آکر رفتہ رفتہ رخصت ہو گئی۔ فرمایا میں نے جواب میں لکھا ہے کہ اگر یہ کیفیت رخصت ہو گئی تو ضرر کیا ہوا۔ کیونکہ کیفیت حضوری ہی تھی۔ حاضرین مجلس میں سے ایک صاحب نے عرض کیا کہ حضرت ضرر تو ہوا ہی' فرمایا کیا ضرر ہوا۔ عرض کیا گیا کہ ایک چیز نصیب ہوئی تھی وہ جاتی رہی۔ فرمایا اس کی کیا دلیل کہ وہ چیز اس کے لئے نافع ہی تھی۔ ممکن ہے کہ وہ مضر ہوتی۔ حق تعالیٰ ہی مفید اور مضر کو خوب جانتے ہیں اور اس کو بھی کہ بندہ کے لئے کس وقت کیا مناسب ہے۔ لوگ تو کیفیات کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں اور لذت کے طالب ہیں۔ یہ تو فحش بات مگر میں تو اس لذت کی طلب پر یہ کہا کرتا ہوں کہ اگر مزے ہی کی خواہش ہے تو میاں۔ مزہ تو مذی میں ہے۔

مناشی اور نواشی

ایک طالب نے عرض کیا کہ حضرت ان آثار کے مناشی تو مطلوب ہیں۔ فرمایا مناشی تو مطلوب نہیں نواشی مطلوب ہیں۔

جلباً اور سلباً

فرمایا۔ وساوس کی طرف التفات ہی نہ کریں نہ جلباً نہ سلباً کیونکہ یہ التفات ایسا ہے جیسے بجلی کے تار کو ہاتھ لگا کر چاہے دفع کے واسطے ہو۔ چاہے اپنی طرف کھینچنے کے واسطے ہو۔ ہر صورت میں وہ پکڑ لیتا ہے اور میں کہتا ہوں وساوس کی فکر کیوں ہے۔ قلب تو مثل ایک سڑک کے ہے۔ اور سڑک پر بھنگی۔ چمار بھی چل رہے ہیں۔ اور آپ بھی اس پر سے گزر رہے ہیں۔ تو آپ کا حرج ہی کیا ہے۔ اگر سڑک خالی ہونے کے انتظار میں آپ کھڑے رہیں تو

اشرف اللطائف

از افادات

حکیم الامت مجدد الملت حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانوی نور اللہ مرقدہٗ

ترتیب

محمد اسحٰق ملتانی

اکابرِ دیوبند مولوی اشرف علی تھانوی شرک کی فہرست لکھتے لکھتے اتنے جوش میں آ گئے کہ
دولھا کے سہرا باندھنے کو بھی شرک قرار دے دیا

نیک بیبیاں فرمانبردار ہیں
خیال رکھنے والی ہیں پیٹھ پیچھے اللہ تعالیٰ کی حفاظت سے

رحمٰن مکمل اصلی بہشتی زیور

حکیم الامت حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانوی

رحمان برادرس تاجران کتب نزد حقانی چوک کراچی

کفر اور شرک کی باتوں کا بیان

کفر کو پسند کرنا۔ کفر کی باتوں کو اچھا جاننا۔ کسی دوسرے سے کفر کی کوئی بات کرانا۔ کسی وجہ سے اپنے ایمان پر پشیمان ہونا کہ اگر مسلمان نہ ہوتے تو فلانی بات حاصل ہو جاتی۔ اولاد وغیرہ کسی کے مر جانے پر رنج میں اس قسم کی باتیں کہنا۔ خدا کو بس اسی کا مارنا تھا۔ دنیا بھر میں مارنے کے لیے بس یہی تھا۔ خدا کو ایسا نہ چاہئے

تھا۔ ایسا ظلم کوئی نہیں کرتا جیسا تو نے کیا۔ خدا اور رسول کے کسی حکم کو برا سمجھنا اس میں عیب نکالنا۔ کسی نبی یا فرشتہ کی حقارت کرنا۔ ان کو عیب لگانا۔ کسی بزرگ یا پیر کے ساتھ یہ عقیدہ رکھنا کہ ہمارے سب حال کی اس کو ہر وقت ضرور خبر رہتی ہے۔ نجومی پنڈت سے یا جس پر جن چڑھا ہو اس سے غیب کی خبریں پوچھنا یا فال کھلوانا پھر اس کو سچ جاننا۔ کسی بزرگ کے کلام سے فال دیکھ کر اس کو یقینی سمجھنا۔ کسی کو دور سے پکارنا اور یہ سمجھنا کہ اس کو خبر ہو گئی۔ کسی کو نفع نقصان کا مختار سمجھنا۔ کسی سے مرادیں مانگنا۔ روزی اولاد مانگنا۔ کسی کے نام کا روزہ رکھنا۔ کسی کو سجدہ کرنا۔ کسی کے نام کا جانور چھوڑنا یا چڑھاوا چڑھانا۔ کسی کے نام کی منت ماننا۔ کسی کی قبر یا مکان کا طواف کرنا۔ خدا کے حکم کے مقابلہ میں کسی دوسری بات یا رسم کو مقدم رکھنا۔ کسی کے سامنے جھکنا یا تصویر کی طرح کھڑا رہنا۔ تعزیہ پر بکرا چڑھانا۔ کسی کے نام پر جانور ذبح کرنا۔ جن بھوت پریت وغیرہ کے چھوڑ دینے کے لیے ان کی بھینٹ دینا۔ بکرا وغیرہ ذبح کرنا۔ بچے کے جینے کے لیے اس کے نال کو پوجنا۔ کسی کی دہائی دینا۔ کسی جگہ کا کعبہ کے برابر ادب و تعظیم کرنا۔ کسی کے نام پر بچے کے کان ناک چھیدنا۔ بالی اور بلاق پہنانا۔ کسی کے نام کا بازو پر پیسہ باندھنا یا گلے میں ناڑا ڈالنا۔ سہرا باندھنا۔ چوٹی رکھنا۔ بدھی پہنانا۔ فقیر بنانا۔ علی بخش۔ حسین بخش۔ عبد النبی وغیرہ نام رکھنا۔ کسی جانور پر کسی بزرگ کا نام لگا کر اس کا ادب کرنا۔ دنیا کے کاروبار کو ستاروں کی تاثیر سے سمجھنا۔ اچھی بری تاریخ اور دن کا پوچھنا۔ شگون لینا۔ کسی مہینے یا تاریخ کو منحوس سمجھنا۔ کسی بزرگ کا نام بطور وظیفہ جپنا۔ یوں کہنا کہ خدا اور رسول اگر چاہے گا تو فلاں کام ہو جاوے گا۔ کسی کے نام یا سر کی قسم کھانا۔ تصویر رکھنا۔ خصوصاً کسی بزرگ کی تصویر برکت کے لیے رکھنا اور اس کی تعظیم کرنا۔

بدعتوں اور بری رسموں کا بیان

قبروں پر دھوم دھام سے میلا کرنا۔ چراغ جلانا۔ عورتوں کا وہاں جانا۔ چادریں ڈالنا۔ پختہ قبریں بنانا۔ بزرگوں کے راضی کرنے کو قبروں کی حد سے زیادہ تعظیم کرنا۔ تعزیہ یا قبر کو چومنا چاٹنا۔ خاک ملنا۔ طواف اور سجدہ کرنا۔ قبروں کی طرف نماز پڑھنا۔ مٹھائی۔ چاول۔ گلگلے وغیرہ چڑھانا۔ تعزیہ علم وغیرہ رکھنا۔ اس پر حلوہ مالیدہ چڑھانا یا اس کو سلام کرنا۔ کسی چیز کو اچھوتی سمجھنا۔ محرم کے مہینے میں پان نہ کھانا۔ مہندی مسی نہ لگانا۔ مرد کے پاس نہ رہنا۔ لال کپڑا نہ پہننا۔ بی بی کی صحنک مردوں کو نہ کھانے دینا۔ تیجا۔ چالیسواں وغیرہ کو ضروری سمجھ کر کرنا۔ باوجود ضرورت کے عورت کے دوسرے نکاح کو معیوب سمجھنا۔ نکاح، ختنہ، بسم اللہ وغیرہ میں اگرچہ وسعت نہ ہو مگر ساری خاندانی رسمیں کرنا۔ خصوصاً قرض وغیرہ کر کے ناچ رنگ وغیرہ کرنا۔ ہولی دیوالی کی رسمیں کرنا۔ سلام کی جگہ بندگی وغیرہ کرنا یا صرف سر پر ہاتھ رکھ کر جھک جانا۔ دیور

دیوبندی اکابر رشید احمد گنگوہی نے دیسی کوے کھانے کو جائز کا فتویٰ دیتے ہوئے کہا کہ مجھ کو کیا خبر تھی کہ حق تعالیٰ نے اس میں اتنا اجر رکھا تھا

تذکرۃ الرشید

تالیف

ادارہ اسلامیات

انارکلی ○ لاہور

۶۴

بیٹھ کر نماز نہیں پڑھی۔ مرض الموت میں جبتک اسقدر حالت رہی کہ دو آدمیوں کے سہارے سے کھڑے ہوکر نماز پڑھ سکے اسوقت تک اسی طرح پڑھی کہ دو تین آدمیوں نے بمشکل اٹھایا اور دونوں جانبوں سے کمر میں ہاتھ ڈالکر لیکر کھڑے ہوگئے اور قیام و رکوع و سجود انہی کے سہارے سے نماز ادا کی ہرچند خدام نے عرض کیا کہ حضرت بیٹھکر نماز ادا کرلیجئے مگر نہ کچھ جواب دیا نہ قبول فرمایا ایکروز مولوی محمد یحییٰ صاحب نے عرض کیا کہ حضرت اگر اسوقت بھی جائز نہیں تو پھر وہ کونسا وقت اور کونسی حالت ہوگی جسمیں بیٹھکر نماز پڑھنا مشروع و جائز ہے" آپنے فرمایا کہ امام صاحب کے نزدیک قادر بقدرۃ الغیر تو قادر ہوتا ہے اور جب میرے دوست ایسے ہیں کہ مجھکو اٹھا کر نماز پڑھا دیتے ہیں تو میں کیونکر بیٹھکر نماز پڑھ سکتا ہوں" آخر جب موت ضعف اسقدر بڑھ گیا کہ دو دو مردوں کے سہارے بھی کھڑے ہونیکی قدرت نہ رہی تو اسوقت چند وقت کی نمازیں آپنے بیٹھکر پڑھیں گویا بتلا دیا کہ اتباع شرع اسکو کہتے ہیں تقویٰ اسکا نام ہے اور احتیاط اسطرح ہوتا ہے۔

لباس آپکے گاڑھا کھدر بھی پہنا اور شال وغیرہ اعلیٰ قسم کا بھی استعمال فرمایا آپکے نزدیک دونوں برابر تھے نہ ادنیٰ سے کراہت و نفرت اور نہ اعلیٰ سے رغبت و محبت مگر چونکہ طبع میں نفاست و لطافت زیادہ تھی اسوجہ سے میلے لباس سے تکدر ہوتا تھا لہٰذا آپکا معمول تھا کہ آپ ہر جمعہ کو غسل فرماتے تھے حق گوئی میں آپ کسی ملامت گر کی ملامت کا اندیشہ نہیں فرماتے تھے بلکہ اگر حق گوئی پر لوگ آپکو برا کہتے تو آپکو نہایت فرحت و سرور ہوتا تھا جس زمانہ میں آپنے دیسی کوے کی حلت کا فتویٰ دیا اور آپ پر جہلا میں شور و غوغا اٹھا ہے تو آپنے بارہا فرمایا کہ "مجھکو کیا خبر تھی کہ اسمیں حق تعالیٰ نے اسقدر اجر رکھا تھا"۔

آپ کو تحمل تھے خلاف طبع امر پر کبھی طبع میں تغیر پیدا نہ ہوتا تھا بعض بد دینوں نے خطوط میں سب و شتم لکھکر بھیجے تو آپنے فوراً خط چاک کر دیا اور خدام کے اصرار پر یوں فرمایا کہ "میرے دوستوں کی اگر نظر پڑجاتی تو انکو صدمہ ہوتا" ۱ھ انتہی تحریرہ الشریف۔

حضرت امام ربانی قدس سرہ کی عادت جاریہ اور معمول دائمی کے اظہار میں ایک تحریر اور ہدیہ ناظرین کرتا ہوں جو حضرت کے شاگرد رشید اور مجاز طریقت عالم باعمل صاحب الشیخ مولانا الحاج [illegible]

دیوبندی اکابر رشید احمد گنگوہی نے عورت کی شرمگاہ کے متعلق تحقیق کی کہ عورت کی شرمگاہ گندم کے دانے کی طرح ہوتی ہے

تذکرۃ الرشید

سوانح ... حضرت مولانا الحاج الحافظ رشید احمد گنگوہی قدس سرہ

تالیف

حضرت مولانا محمد عاشق الٰہی صاحب میرٹھی نور اللہ مرقدہ

ادارہ اسلامیات

انارکلی ○ لاہور

۱۰۰

ان مبارک قدموں کے طفیل حاضرین کو اکثر ظاہری و باطنی دو منافع حاصل ہو جاتے تھے جن کا حصول اس وقت کے بغیر دشوار تھا۔ اس جماعت کو حق تعالیٰ نے اس درجہ بھولا بنایا ہے کہ بعض دفعہ حق کلام [illegible] گروہ کے خیال میں بے ادبی و بے حیائی معلوم ہوتا ہے ایک بار بھرے مجمع میں حضرت کی تقریر پر ایک دیہاتی نے بے تکلف پوچھا کہ حضرت جی عورت کی شرمگاہ کیسی ہوتی ہے؟ اللہ رے تعلیم سب حاضرین نے گردنیں نیچے جھکا لیں مگر آپ مطلق چیں بہ جبیں نہ ہوئے بلکہ بے ساختہ فرمایا جیسے گیہوں کا دانہ۔ [illegible] بناوٹ کی منافقانہ جھلک سے جو کہ یہ جماعت عموماً محفوظ ہوتی ہے اسی لئے بیعت کرنے میں بھی حضرت کو تامل فرماتے نہیں دیکھا اکثر جمعہ کی نماز کیلئے یہ لوگ گنگوہ آتے اور بعد فراغ [illegible] حضرت کی بیعت میں شریک ہو جاتے تھے "حضرت جی سلام" کہا اور جہاں جگہ پائی بیٹھ گئے جو مسئلہ پوچھنا ہوا کھول کھول کر پوچھا اور جو شبہ رفع کرنا ہوا صاف صاف رفع کیا جو کوئی نیا آیا اور بیعت ہونا منظور ہوا وہ پاس آ بیٹھا اور کہا کہ حضرت جی مجھے مرید کر لو اسی وقت حضرت اس کو توبہ کرا کے سلسلہ میں داخل فرما لیتے تھے ایک مرتبہ چند دیہاتی آپ سے بیعت ہوئے اور مسائل پوچھ کر [illegible] رخصت ہوئے کہ کندھوں پر لاٹھیاں رکھ حضرت جی سلام کہتے ہوئے چلدئے سلام کے جواب میں امام ربانی کے چہرہ پر ایسی بشاشت چمکتی تھی جب چلے گئے تو آپ نے فرمایا "بس بیعت تو انکی ہے [illegible]" منتسبین کے ہدایا قبول کرنے میں بھی حضرت قدس سرہ کا انداز مختلف دیکھا گیا کسی کی نذر خوشی قبول فرماتے اور کسی کی واپس کر دیتے اور صاف انکار فرما دیا کرتے تھے ایسے بعض شخص جو حاجت مند تھے جس وقت کچھ پیش کرتے تو اول آپ انکار فرماتے کہ تجھے حاجت ہے [illegible] خادم کا دل ٹوٹتا اور روئے دیتا ہے تو آپ قبول فرما لیتے اور [illegible] رکھ لیا کرتے تھے۔

غیبی فتوحات سے حضرت امام ربانی کو نفرت تھی توکل کی شان یہی ہے کہ جو شے بلا طلب ملے اسکے لینے سے [illegible] نہیں ہو سکتا [illegible] نفس کو [illegible] پیچھے لگائے [illegible] حضرت امام ربانی [illegible] آپ کے متوسلین میں [illegible] آپ کے جان نثار عشاق تھے مگر [illegible] کبھی کسی خادم سے آپ نے کسی خاص شے کی فرمائش کی ہو یا اپنی حاجت و ضرورت ظاہر فرمائی ہو [illegible] جو کوئی اخلاص کیساتھ بطور خود اور بطیب نفس کچھ لے آیا تو اسکو آپ نے [illegible] قبول فرمایا [illegible]

☆ نو عمر دیہاتی کا بے تکلف عورت کی شرمگاہ کے متعلق پوچھنا یہ ثابت کرتا ہے کہ اس وقت گنگوہی صاحب کی محفل میں عورت کی شرمگاہ کے متعلق ہی گفتگو ہو رہی ہوگی، ورنہ اس متعلق سوال کیوں پوچھا جاتا؟ اور اگر کسی نے پوچھ بھی لیا تو اس طرح جواب دینا کیا بے حیائی نہیں؟

دیوبندی اکابر رشید احمد گنگوہی صاحب وظیفہ کرتے وقت روضہ رسول کا تصور کرنا پسند نہیں کرتے تھے

تذکرۃ الرشید

سوانح [illegible]

حضرت مولانا الحاج الحافظ رشید احمد گنگوہی قدس سرہ

تالیف

حضرت مولانا محمد عاشق الٰہی صاحب میرٹھی نور اللہ مرقدہ

ادارہ اسلامیات

انارکلی ○ لاہور

۱۹۱

دن نکلے ہو تو وہ شخص آفتاب کے بلند ہونے پر وظیفہ کے درمیان اشراق کی نماز پڑھے یا وظیفہ ختم کرکے [illegible]

اشراق پڑھے کونسی صورت افضل ہے؟

(ج) بعد سلام مسنون مطالعہ فرمایند آپ کا خط آیا حال دریافت ہوا بندہ کو ماہ ربیع الاول سے [illegible]

[illegible]

(۱) استغفار کے معنی [illegible]

[illegible] ذکر فرمایا ہے۔

(۲، ۳) استغفار کے معنی [illegible]

[illegible]

(۴) بغیر حضور کے استغفار پڑھنے میں جو فضائل کہ استغفار کے ہیں حاصل نہیں ہوتے مگر ثواب سے خالی بھی نہیں [illegible]

(۵) تصور روضہ مطہرہ کا وظیفہ کے وقت میں اگرچہ قربت ہے تو بھی مگر میں پسند نہیں کرتا۔

(۶) درود کے صیغوں کا وہی جواب ہے جو استغفار میں لکھا گیا۔

(۷) اشراق کا وقت بلندی ایک نیزہ سے شروع ہو کر ایک ربع دن تک رہتا ہے جب چاہے پڑھے [illegible]

پڑھنا اولیٰ ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم فقط

[illegible]

☆ جو شخص روضہ رسول ﷺ کے تصور کو پسند نہ کرتا ہو، کیا اس کے دل میں روضہ رسول ﷺ کی محبت ہوگی؟

دیوبندی اکابر رشید احمد گنگوہی کا خلیفہ مولوی عاشق الٰہی میرٹھی لکھتا ہے کہ رشید احمد گنگوہی یہ سمجھے ہوئے تھے کہ میں جب حقیقت میں سرکار (انگریز حکومت) کا فرمانبردار ہوں تو جھوٹے الزام سے میرا بال بھی بیکا نہ ہوگا اور اگر مارا گیا تو سرکار (انگریز حکومت) مالک ہے، اسے اختیار ہے جو چاہے کرے

تذکرۃ الرشید

سوانح قدوۃ العلماء زبدۃ الفضلاء فخر المحدثین قطب العالم
حضرت مولانا الحاج الحافظ رشید احمد گنگوہی قدس سرہٗ

تالیف
حضرت مولانا محمد عاشق الٰہی صاحب میرٹھی قدس سرہٗ

ادارۂ اسلامیات
انارکلی ○ لاہور

۸۰

گرفتاری وحوالات اور رہائی و براءت

اعلیٰحضرت سے رخصت ہو کر امام ربانی گنگوہ واپس ہوئے تو [illegible] اُس وقت
[illegible] جھوٹی سچی گپ شپ اڑا کرتی تھیں۔ جدھر جائیے
یہی تذکرہ تھا کہ آج فلاں شخص پھانسی دیا گیا اور فلاں شخص قتل کیا گیا اور جہاں دیکھیے یہی ذکر تھا کہ وہ باغی
سمجھا گیا [illegible] وہ روپوش ہے اور اس کی تلاش ہے۔ غرض ایسی گھبراہٹ کا
سماں تھا کہ [illegible] ہر وقت خطرہ تھا [illegible]
حضرت مولانا کو یہ بات معلوم ہو چکی تھی کہ آپ کا نام بھی مشتبہ [illegible] مفسدوں کی فہرست میں [illegible]
اور آپ کی گرفتاری و تلاش [illegible] مگر آپ مستقل [illegible] خدا کے حکم پر راضی تھے اور سمجھے
ہوئے تھے کہ میں جب حقیقت میں سرکار کا فرمانبردار رہا ہوں تو جھوٹے الزام سے میرا بال بھی بیکا نہ ہوگا اور اگر
مارا بھی گیا تو سرکار مالک ہے اسے اختیار ہے جو چاہے کرے [illegible] مفارقت
احباب کا [illegible] زبان پر یہ قطعہ آ جاتا۔ قطعہ

[illegible]

سب سے زیادہ [illegible] اعلیٰحضرت کی مفارقت اور ہندوستان میں یتیم ہو جانے کا [illegible]
[illegible]
[illegible] اعلیٰحضرت [illegible]
[illegible]
[illegible] گنگوہ سے [illegible]
[illegible] حضرت مولانا عبد الرحیم صاحب رائے پوری کے مکان پر مقیم ہوئے [illegible]
[illegible] حضرت امام ربانی کی زیارت ہوئی [illegible]
حضرت مولانا [illegible] شفقت کے ساتھ آپ کے سر پر ہاتھ پھیرا اور دعا [illegible]

دارالعلوم دیوبند کا فتویٰ: امام احمد رضا خان بریلوی کے ماننے والے بدعتی ہیں، لہٰذا ان کے ساتھ بیٹھنا اور نکاح کرنا درست نہیں

فتاویٰ دارالعلوم دیوبند مدلل (جلد ہفتم) ۱۳۳ مسائل متعلقہ نکاح

جواب:- غلط ہے کہ بدون ختنہ کے نکاح درست نہیں ہے۔ یہ جاہلوں کی باتیں ہیں۔ بدون ختنہ کے نکاح صحیح ہے کما ھو مقتضی اطلاق النصوص ۔ قال فی الدر المختار وللولی الآتی بیانہ نکاح الصغیر و الصغیرۃ جبرا ولو ثیبا الخ ۔

بدعتی سے نکاح کرنا درست ہے مگر مناسب نہیں

سوال (۱۸۷): احمد رضا خاں بریلوی کے معتقد سے کسی اہل سنت حنفی کو اپنی لڑکی کا نکاح کرنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: نکاح تو ہو جائے گا کیونکہ وہ بھی مسلمان ہے، اگرچہ بدعتی ہے، مگر ایسے لوگوں سے بدعتی سے مجالست و مناکحت درست نہیں (یعنی مناسب نہیں ہے۔ ظفیر) حدیث شریف میں آیا ہے لا تجالسوھم ولا تناکحوھم الحدیث جس کا ترجمہ ہے "نہ ان کے ساتھ بیٹھو اور نہ ان سے نکاح کرو"۔ فقط

نکاح میں اعلان کے لئے باجہ بجانا کیسا ہے

سوال (۱۸۸): اعلان کے لئے نکاح میں باجے حلال ہیں یا نہیں؟

جواب: اعلان نکاح کے لئے دف بجانا حلال ہے، اور باقی باجے سب حرام ہیں۔

دف کتنی دیر تک بجانا درست ہے

سوال (۱۸۹): نکاح میں دف بجانا کتنی دیر تک جائز ہے؟

جواب: دف بجانا بقصد اعلان نکاح جائز رکھا ہے۔ پس جس قدر ضرورت اعلان میں ہے وہاں تک مباح ہے (باقی اس کو بہانہ بنا کر دھول صبح سے شام تک بجانا درست نہیں۔ یہ پھر اعلان کے بجائے باجا کے حکم میں ہو جاتا ہے۔ ظفیر)

دف کی اجازت ہے مگر یہ کہنا کہ بغیر باجا نکاح حرام ہے بددینی ہے اور کفر کا خوف ہے

سوال (۱۹۰): تقویۃ الایمان کے حاشیہ میں لکھا ہے کہ تبوک کی لڑائی کے بعد دف کو منع فرما

[illegible]

☆ بھولے بھالے سنی جو دیوبندیوں کی حمایت کرتے ہیں وہ دیکھ لیں کہ انکے دل میں ہم اہلسنت بریلوی کیلئے کتنی نفرت ہے

دار العلوم دیوبند کا فتویٰ:
شبِ قدر میں اپنے طور پر عبادت کی جائے، خاص اجتماع منعقد نہ کیا جائے

فتاوی دار العلوم دیوبند مدلل و مکمل (جلد چہارم) ۱۹۹ باب مسائل امامت

ایک یا دو کی اقتدا بلا کراہت جائز ہے اور تین میں خلاف ہے اور اس سے زائد مکروہ
قوله اربعة بواحد) اما اقتداء واحد بواحد او اثنين بواحد فلا يكره و ثلاثة
بواحد فيه خلاف بحر عن الكافي وهل يحصل بهذا الاقتداء فضيلة الجماعة
ظاهر ما قدمناه من ان الجماعة في التطوع ليست بسنة يفيد عدمه تامل بقي لو
اقتدى به واحد او اثنان ثم جاءت جماعة اقتدوا به قال الرحمتي ينبغي ان تكون
الكراهة على المتأخرين شامي الخ ۔ اس سے معلوم ہوا کہ اگر شہرت ہو جانے پر جماعت
ہونے لگے تو کراہت ہوگی اور لازم آگئی امام کو چاہیے کہ منع کر دے ۔ فقط

شبِ قدر اور شبِ برأت و معراج میں نوافل

سوال (۱۷۳۰): شبِ قدر، شبِ معراج، شبِ برأت وغیرہ جیسی راتوں میں مسجدوں میں جمع ہو کر نوافل اور دیگر ... پڑھنا کیسا ہے؟

جواب: ... راتوں میں عبادت کی جائے ... باجماعت نہ پڑھنی چاہئیں کیونکہ یہ بدعت و مکروہ ہے ... بلکہ اپنے ... تلاوت قرآن مجید و نوافل وغیرہ پڑھنی چاہئیں کسی خاص اجتماع کی ضرورت نہیں۔ فقط

رات کو آٹھ رکعت نفل ایک سلام سے اور اس کا طریقہ

سوال (۱۷۳۱): میں نے ایک کتاب ... میں دیکھا ہے کہ شب کو آٹھ رکعت نفل ایک سلام سے پڑھ سکتے ہیں لیکن قعدہ کی نسبت کچھ نہیں لکھا آیا دو رکعت کے بعد قعدہ کرے اور اس

... والعلم ان النفل بالجماعة على سبيل التداعي مكروه على ما تقدم ...

فتاوی دار العلوم دیوبند

مدلل و مکمل

جلد چہارم

کتاب الصلوٰۃ (رابع جلد)

افادات

مفتی اعظم عارف باللہ حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمٰن عثمانی

حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب (مہتمم دار العلوم دیوبند)

ترتیب و تحشیہ

مولانا محمد ظفیر الدین (شعبہ ترتیب فتاوی دار العلوم دیوبند)

ناشر

مکتبہ حقانیہ

ٹی بی ہسپتال روڈ ملتان پاکستان

☆ دیوبندی مفتی کے نزدیک شب قدر میں خاص اجتماع منعقد کرنا منع ہے۔ ہمارا سوال یہ ہے کہ کیا رائیونڈ میں ہر سال خاص اجتماع منعقد کرنا یہ منع نہیں ہے؟ کیا سو سالہ جشن دار العلوم دیوبند منانا منع نہیں ہے؟

دارالعلوم دیوبند کا فتویٰ:

جنازہ کے ساتھ نعتیہ اشعار کا پڑھنا بدعت ہے (معاذ اللہ)

فتاویٰ دارالعلوم دیوبند مدلل و مکمل

جلد پنجم

کتاب الصلوٰۃ (ربع چہارم)

افادات

مفتی اعظم عارف باللہ حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمٰن عثمانیؒ (مفتی اول دارالعلوم دیوبند)

حسب ہدایت

حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیبؒ (مہتمم دارالعلوم دیوبند)

ترتیب و تحشیہ

مولانا محمد ظفیر الدینؒ (شعبہ ترتیب فتاویٰ دارالعلوم دیوبند)

ناشر

مکتبہ حقانیہ ٹی بی ہسپتال روڈ ملتان پاکستان

فتاویٰ دارالعلوم مدلل و مکمل (جلد پنجم) ۳۰۱ مسائل نماز جنازہ

دوبارہ نماز جنازہ گناہ ہے یا نہیں

سوال (۲۹۴۸): ایک بستی میں مسلمان متوفی کا جنازہ پڑھا گیا۔ جب دوسری بستی میں اس کو لے جاویں جس جگہ اس کی سکونت تھی اس جگہ کے مسلمان بطور رسم دوبارہ نماز جنازہ پڑھیں تو کیا مشروع ہے تو دوبارہ جنازہ پڑھنے والوں پر گناہ لازم آتا ہے یا نہیں۔ اگر گناہ ہوتا ہے تو صغیرہ یا کبیرہ یا مستحق ثواب ہوتے ہیں؟

جنازہ کے ساتھ نعت پڑھنا بدعت ہے

سوال (۲۹۴۹/۳): مسلمان کے جنازہ کے ساتھ نعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پڑھنا کیسا ہے؟

جواب (۱): جنازہ کی نماز دوبارہ پڑھنی غیر مشروع اور ناجائز ہے اور ظاہر ہے کہ فعل غیر مشروع کا مرتکب گنہگار ہوتا ہے نہ مستحق ثواب کا اور فعل حرام گناہ کبیرہ ہے۔ ولا یصلی علی میت الا مرۃ واحدۃ والتنفل بصلوۃ الجنازۃ غیر مشروع الخ۔

(۲) جنازہ کے ساتھ اشعار نعت وغیرہ پڑھنا غیر مشروع اور بدعت ہے ترک کرنا اس کا لازم ہے۔ فقط۔

بچے کے جنازہ میں جب یہ معلوم نہ ہو کہ لڑکا ہے یا لڑکی تو کیا کرے

سوال (۲۹۴۹): بچے کی نماز جنازہ میں جب مسبوق کو یہ معلوم نہ ہو کہ میت لڑکا ہے یا لڑکی تو اس کے لیے کیا چاہئے۔

جواب: اللهم اجعله لنا فرطاً بضمیر مذکر پڑھ دیوے کیونکہ مؤنث کی طرف بھی بتاویل شخص راجع ہو سکتی ہے اور ضمیر مؤنث پڑھنا بھی درست ہے بتاویل نفس کے۔ فقط۔

اگر کفن کوئی ہندو دیدے تو کیا حکم ہے

سوال (۲۹۵۰): ایک مسلمان فوت ہوا، اس کے کفن کی قیمت اس کے ایک ہندو دوست

[illegible]

دیوبندی مفتی نے تعزیت کے وقت سورہ فاتحہ پڑھنے اور ہاتھ اٹھا کر دعا کرنے کو خاص بدعت لکھا

موت کے وقت کی بدعات

حضرت مولانا مفتی عبد الرؤف صاحب مدظلہم

میمن اسلامک پبلشرز

۲۳

دیگر مصروفیات میں مشغول ہونے سے روک رکھا ہے۔ لہٰذا زیادہ دیر بیٹھنے سے پرہیز کریں۔

تعزیت کے وقت ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا

ایک اور بدعت تعزیت کے وقت اختیار کی جاتی ہے، وہ یہ کہ جو شخص بھی تعزیت کے لئے میت کے گھر آتا ہے تو وہ آکر بیٹھتے ہی لفظ "فاتحہ" کہہ کر دعا کے لئے ہاتھ اٹھا دیتا ہے، اور پھر طوطے کی طرح چند کلمات پڑھتا ہے اور ہاتھ منہ پر پھیر لیتا ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ میت کے پسماندگان بچارے صبح سے لے کر شام تک ہر آنے والے کے ساتھ سینکڑوں مرتبہ ہاتھ اٹھاتے ہیں اور گراتے ہیں، اور ان کے ہاتھ بار بار اٹھانے سے تھک جاتے ہیں، لیکن عام طور پر یہ سمجھا جاتا ہے کہ یہی تعزیت کرنے کا طریقہ ہے، اور تین دن تک یہی طریقہ جاری رہتا ہے۔ یاد رکھئے! اس کا شرعی تعزیت سے کوئی تعلق نہیں، یہ خالص بدعت ہے جو آج ہمارے معاشرے کے اندر اختیار کرلی گئی ہے جس سے بچنا ضروری ہے۔

یہ بدعت سرحد کے بعض علاقوں سے شروع ہوئی ہے۔

دیوبندی مفتی کے نزدیک جنازہ اٹھاتے وقت کلمہ شہادت پڑھنا بدعت ہے (معاذ اللہ)

۲۷

تکبیر کے بعد حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا جاتا ہے۔ جب اس طرح نماز جنازہ میں شریعت کے مطابق دعا ہو گئی تو اب نماز جنازہ کے بعد دوبارہ ہاتھ اٹھا کر دعا کرنے کا طریقہ درست نہیں، اس دعا کے اہتمام کا مطلب یہ ہوا کہ شریعت نے جو دعا کا طریقہ بتایا تھا وہ کامل نہیں، اب ہم نماز کے بعد اس کی تکمیل کر رہے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون، ارے ہم شریعت میں اضافہ کرنے والے کون ہوتے ہیں؟ یہ تو شریعت کے اندر اضافہ ہے جس کو بدعت کہتے ہیں، لہٰذا اس بدعت کو چھوڑ دینا چاہئے۔

جنازہ لیجاتے وقت "کلمہ شہادت" کا نعرہ

دوسری قابل توجہ بات یہ ہے کہ نماز جنازہ کے بعد جب جنازہ کو اٹھایا جاتا ہے تو مسجد سے لے کر قبرستان پہنچنے تک وقفہ وقفہ سے ایک نعرہ لگایا جاتا ہے "کلمۂ شہادت" یہ نعرہ بھی ہم نے اپنی طرف سے بڑھایا ہے، شریعت نے اس موقع پر یہ نعرہ ہمیں نہیں بتایا، بلکہ جس طرح سیاسی جماعتیں اپنا اپنا نعرہ لگاتی ہیں، اسی طرح ہم نے یہ مذہبی نعرہ ایجاد کر لیا ہے، حالانکہ ایسا کوئی کلمہ پکارنا

۲۸

کسی حدیث سے ثابت نہیں ہے، لہٰذا یہ بدعت ہے جو ہمارے معاشرے میں رائج ہے، اس لئے ہر مسلمان کو اس سے بچنا چاہئے۔

☆ مفتی صاحب! آپ کی تحریر پر بڑا افسوس ہوا۔ آپ نے سیاسی نعروں اور دیگر نعروں کو کلمہ شہادت "اشھد ان لا الٰہ الا اللہ واشھد ان محمد عبدہ ورسولہ" سے ملایا۔ یہ تو رب تعالیٰ کا ذکر ہے خاموش جنازہ لے کر جانے سے بہتر یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہوئے چلتے رہیں۔

دیوبندی مفتی نے تیجہ، دسواں، چہلم اور برسی کو بدعت لکھا مگر سارے کام یہ خود بھی کرتے ہیں، کیا یہ منافقت نہیں؟

مسلک علمائے دیوبند

از حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب
مہتمم مدرسہ دارالعلوم دیوبند

جس میں نہایت عام فہم انداز سے علماء دیوبند کے مسلک کی تفصیل بیان کی گئی ہے اور مسلک اہل سنت والجماعت کی پوری تاریخ بیان کرکے ثابت کیا ہے کہ یہی علمائے دیوبند کا مسلک ہے۔

ناشر
دارالاشاعت اردو بازار ایم اے جناح روڈ کراچی
فون ۲۱۳۷۶۸

اور اتباعِ سنت کے غلبہ کی وجہ سے سماع سے الگ رہنا قابلِ ملامت نہیں بلکہ قابلِ مدح ہے۔ مشائخ دیوبند کا عمومی معمول بھی اس بارہ میں یہی ہے۔ بہرحال وہ روحانیت کے ابھارنے کے قائل ہیں نفسیات کے بھڑکانے کے قائل نہیں۔

مروّجہ رسوم کے متعلق مسلکِ دیوبند

وہ رسومِ شادی و غمی کو اسوۂ حسنہ اور سلف صالحین کے سادہ اور بے تکلف طریقِ عمل میں محدود رکھنا چاہتے ہیں۔ اغیار کی نقالی یا تشبہ کو قابلِ ترک سمجھتے ہیں۔ غمی کی رسموں تیجہ، دسواں، چہلم، برسی وغیرہ کو بدعت سمجھتے ہیں اس لئے سختی سے روکتے ہیں اور شادی کی مروجہ رسوم کو خلافِ سنت جانتے ہیں اسلئے انہیں رد بھی کرتے ہیں۔ بہرحال رسم بدعت ہو یا رسم خلافِ سنت، دونوں کو ہی روکتے ہیں۔ فرق اتنا ہے کہ رسومِ غمی کو قوت سے روکتے ہیں کیونکہ وہ ثواب سمجھ کر کی جاتی ہیں اس لئے وہ بدعات ہیں جن کی زد براہِ راست سنت پر ہے اور شادی کی رسوم تمدن و معاشرت کے جذبے سے انجام دیجاتی ہیں اس لئے وہ محض رسوم خلافِ سنت ہیں۔

بدعت میں عقیدہ کی خرابی ہوتی ہے کہ غیر دین کو دین سمجھ لیا جاتا ہے درآنحالیکہ وہ دین نہیں ہوتا۔ اور خلافِ سنت میں عقیدہ محفوظ رہتا ہے صرف عمل کی خرابی اور ہوائے نفس ہوتی ہے۔ پہلی صورت میں اصل دین محو ہو جاتا ہے، دوسری صورت میں اصل دین قلب میں محفوظ ہو کر عمل میں نقصان آ جاتا ہے۔

دیوبندی مفتی تقی عثمانی نے شب قدر جیسی عظیم رات میں مساجد پر چراغاں کرنے کو اسراف اور حرام لکھا

شب قدر کے فضائل اور معمولات — ٥٢

شب قدر کے منکرات

(١) بعض لوگ اس مبارک رات میں جاگ کر عبادت کرنے کا کوئی اہتمام نہیں کرتے جو بڑی محرومی کی بات ہے۔ اس مبارک رات کے ثمرات و برکات سے محروم رہ جانے والا واقعۃً محروم ہے۔

(٢) بعض لوگ شب قدر میں جاگتے تو ہیں لیکن ان کا جاگنا سیر و تفریح کرنے، ہوٹلوں میں کھانا کھانے، گرم چائے اور بازاروں میں گشت کرنے کے سوا کچھ نہیں ہوتا۔ ظاہر ہے کہ اس جاگنے سے تو سو جانا ہی بہتر ہے کہ آدمی کم از کم گناہوں سے بچے۔ بہر حال یہ گناہ بہت عام ہے اس سے پرہیز کرنا چاہئے۔

(٣) بعض لوگ جاگتے ہیں اور عبادت بھی کرتے ہیں، لیکن یہ دونوں کام اجتماعی طور پر کرتے ہیں مثلاً مساجد میں اس کے لیے بڑے بڑے اجتماع ہوتے ہیں اور وہاں عبادت برائے نام اور گناہ بہت ہوتے ہیں مثلاً دنیا جہاں کی فضول باتیں، غیبتیں اور برائیاں ہوتی ہیں اور مسجد کی بے حرمتی ہوتی ہے۔

(٤) اکثر جگہ مساجد کو خوب سجایا جاتا ہے اور دل کھول کر چراغاں ہوتا ہے، نیز گلی کی مرمت اور قمقمے جلائے جاتے ہیں جو اسراف اور حرام ہے۔ نہ اپنے پیسے سے کرنا جائز اور نہ مسجد کے فنڈ سے جائز، اس میں چندہ دینے والے یا تیار کرنے والے اور شرکت کرنے والے سب گنہگار ہوتے ہیں، اس لئے اب کو اہتمام سے عملی طور پر اس کو بند کرانا چاہئے۔

(٥) اکثر مساجد میں شبینہ ہوتا ہے اور آج کل اکثر شبینے بہت سے مفاسد پر مشتمل ہونے کی بناء پر جائز نہیں ہوتے، کیونکہ ان میں اکثر نماز، تلاوت اور مسجد کی بے حرمتی ہوتی ہے۔ البتہ جو شبینہ تمام شرائط کے ساتھ ہو وہ درست ہے۔

(٦) بعض جگہ صلوٰۃ التسبیح اور دیگر نوافل جماعت کے طور پر ادا کئے جاتے ہیں، حالانکہ نفل کی جماعت جائز نہیں۔

(٧) اور کچھ ایسے انسان بھی نظر آتے ہیں جو اس مقدس اور بابرکت رات میں اس کی عظمت و حرمت کو فراموش کر کے ناچنے گانے اور فلمیں دیکھنے میں مصروف رہتے ہیں اور اس طرح وہ حق تعالیٰ شانہٗ کی رحمت کا استقبال اس کے قہر و غضب والے اعمال سے کرتے ہیں اور حق تعالیٰ کے عذاب کے داعی بنتے ہیں۔ العیاذ باللہ۔ ان کو چاہئے کہ توبہ کریں اور حق تعالیٰ کی طرف رجوع کریں۔ وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ وبارک وسلم۔

رمضان المبارک ١٤٣١ھ — ٥٦٣

☆ مفتی صاحب! آپ سے ہمارا سوال ہے کہ جب آپ دارالعلوم دیوبند گئے تو پورے دارالعلوم اور جلسے کو ہزاروں قمقموں سے سجایا گیا تھا۔ اس کے علاوہ آپ کی سرپرستی میں محفل حسن قرأت، تقریب افتتاح بخاری اور تقسیم اسناد کے جلسوں میں بھی خوب چراغاں کیا جاتا ہے جبکہ چند لائٹوں سے بھی کام چل سکتا ہے پھر اتنا چراغاں اسراف اور حرام نہیں؟ ان جلسوں میں تو آپ یہ فتویٰ نہیں دیتے اور نہ ہی روکتے ہیں۔ ایسا کیوں؟

دیوبندیوں کے مرکزی دارالعلوم بنوری ٹاؤن کے عالم نے اپنی کتاب ''حیات یزید'' میں یزید کو امیر المومنین رحمۃ اللہ علیہ لکھا اور اس کی تعریف میں مکمل قصیدہ لکھا

حیات سیدنا یزید

رحمۃ اللہ علیہ

آغاز خلافت — ۲۲ رجب ۶۰ھ

تاریخ وفات — ۱۴ ربیع الاول ۶۴ھ

حصہ اول

مؤلف

ابو الخیر محمد عظیم الدین صدیقی

فاضل جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی

شائع کردہ

مجلس حضرت عثمان غنیؓ

امیر المومنین سیدنا یزید رحمۃ اللہ علیہ

از والسید محمد انیس، کراچی

ہر آن راہبر تھی ہدایت یزیدؒ کی — کیسے راشدہ نہ ہو گی خلافت یزیدؒ کی

اللہ کی جناب مقدس میں مان لی — کل عازمین حج نے امامت یزیدؒ کی

حضرت حسینؓ اور ابو ایوبؓ مقتدی — ہے کتنی سربلند امامت یزیدؒ کی

جو شامل جہاد ہوا جنتی ہوا — ہے وجہ افتخار قیادت یزیدؒ کی

شاہد ہے آج تک ابو ایوبؓ کا مزار — عیسائیوں نے مانی شجاعت یزیدؒ کی

بیتیں جو سال ان پہ مسلسل نوازشات — احسان معاویہؓ کے عنایت یزیدؒ کی

با مصلحت تھی پوچھئے ابن حسینؓ سے — تسلیم کی ہے جس نے خلافت یزیدؒ کی

پسماندگان کربلا کی مشکلات میں — تھی باعث سکون عنایت یزیدؒ کی

جس وقت نام آگیا ابن حسینؓ کا — ویسے ہی یاد آگئی سخاوت یزیدؒ کی

یہ تھی مومنین پہ قرآن سے پوچھئے — اللہ کی نبیؐ کی اطاعت یزیدؒ کی

بیٹے بھی اور حادثہ کربلا کے بعد — زینبؓ کو بھی پسند رفاقت یزیدؒ کی

خشکی کے شہسوار سمندر کے تاجدار — ناقابل بیان ذہانت یزیدؒ کی

تمکین دین اشاعت اسلام میں کمال — اللہ کا کرم تھا کرامت یزیدؒ کی

مانو نہ مانو تم! مگر دنیا نے مان لی — دانش معاویہؓ کی خلافت یزیدؒ کی

تسلیم کی ہے متفقہ طور سے انیس

اہل عرب عجم نے سیادت یزیدؒ کی

۲

ماہنامہ بیداری نے لال مسجد کے خطیب مولوی عبداللہ دیوبندی کو یزید کا حمایتی اور اہلبیت سے بغض رکھنے والا لکھا، یاد رہے یہ رسالہ دیوبندیوں کا ہے

ماہنامہ
بیداری
حیدرآباد

مدیر
☆☆☆
محمد موسیٰ بھٹو

زیر اہتمام
☆☆☆
سندھ نیشنل اکیڈمی ٹرسٹ
۳۰۰-بی لطیف آباد نمبر ۴ حیدرآباد
E.Mail
MonthlyBedari@gmail.com

جلد ہشتم شمارہ (۸۹) مئی ۲۰۱۰ء
قیمت: ۱۵ روپے سالانہ: ۲۰۰ روپے

موبائل نمبر:
0331368618[illegible]

پبلشر محمد موسیٰ بھٹو نے پاک کار پرنٹنگ پریس حیدرآباد سے چھپوا کر سندھ نیشنل اکیڈمی ٹرسٹ ۳۰۰-بی لطیف آباد، ۴، حیدرآباد سے شائع کیا۔ ٹیلیفون: 3861864 (022)

۵۳

الزام کی کوئی سزا انہیں ملنی چاہیے یا نہیں۔

قادیانیوں کو اسلام کی دعوت دینے کے لیے ان کی عبادت گاہ میں جانا اگر یہ کوئی جرم ہے تو اب بھی اس جرم کے لیے تیار ہوں۔ قادیانیوں کو ضرور اسلام کی دعوت دیں گے اور مرزا غلام احمد قادیانی کا کفر ثابت کر کے ختم نبوت کا کام کریں گے ان شاء اللہ

صرف اور صرف ایک شرعی ثبوت چاہیے کہ قادیانیوں سے مناظرے کے علاوہ بھی کوئی تعلق رہا ہو عمر بھر کی مہلت ہے۔ اور اگر ایک بھی شرعی ثبوت نہ ملے تو آپ ہی فرمائیے کہ پھر کیا کیا جائے؟ اور جھوٹ کہاں ہے۔

3

آپ سے اسی مصلحت سے عرض کیا تھا کہ آپ واضح فرما دیں کہ صرف ان مخالفین کے الزامات کا جواب دینا ہے یا پھر صرف اپنے عقیدے کو واضح کرنا ہے۔ اس سوال کا جواب نہ ملنے کی وجہ سے اب اپنے عقیدے کی وضاحت کے ساتھ الزامات کا جواب بھی دیا جا رہا ہے۔ امید ہے کہ آپ صبر و سکون کے ساتھ ان حقائق کا مطالعہ فرمائیں گے۔

مرزائیت کے الزام کی تاریخ اور حقیقت کا قصہ یوں ہے کہ مولانا محمد عبداللہ صاحب مرحوم خطیب لال مسجد اسلام آباد ہمیشہ یزید کی حمایت اور اہل بیت کی تنقیص کیا کرتے تھے۔ وہ کراچی اور لاہور سے ناصبیوں اور یزیدیوں کی کتاب منگوا کر تقسیم کیا کرتے تھے۔ یہ آنمرحوم پر الزام نہیں ہے بلکہ مولانا مرحوم کا یزیدی ہونا بخود انہی کے خطوط اور تحریرات سے، حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب رحمۃ اللہ علیہ بھی، اپنے ماہنامے "حق چار یار" میں حتمی دلائل کے ساتھ ثابت کر چکے ہیں۔

اپنا کوئی تعلق اور واسطہ بحمد تعالیٰ نہ اس وقت ناصبیت سے تھا اور نہ آج ہے۔ قصہ یوں ہوا کہ ایک مرتبہ مولانا محمد عبداللہ صاحب کو ان کے موقف کے ناحق ہونے کے دلائل پیش کیے تو وہ ناراض ہو گئے اور آنمرحوم و مغفور نے فرمایا کہ میں تمہیں ایسی دلدل میں پھنساؤں گا کہ قیامت تک یاد کرو گے۔ بس اس کے بعد جہاں کہیں بھی ذکر ہوتا تو فرماتے "میں یہ تو نہیں کہتا کہ یہ شخص قادیانی ہے البتہ لوگ یہ کہتے ہیں کہ یہ قادیانی ہے" اور کبھی یہ کہتے کہ بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ ان کے تعلقات قادیانیوں کے ساتھ ہیں۔

دیوبندی مولوی ڈاکٹر اسرار احمد کا کہنا ہے کہ معراج کی رات حضور ﷺ سدرۃ المنتہیٰ سے آگے نہیں گئے، یہ صرف ہماری شاعری میں ہے کہ حضور ﷺ اس سے بھی آگے گزر گئے

معراج النبی

علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام

ڈاکٹر اسرار احمد

کا ایک جامع خطاب

ترتیب و تسوید:
شیخ جمیل الرحمٰن

شائع کردہ:
مکتبہ مرکزی انجمن خدام القرآن
۳۶-کے، ماڈل ٹاؤن لاہور فون: 5869501

۳۶

﴿سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوْهَا خٰلِدِيْنَ﴾ "اور جنت کے داروغہ ان (متقی لوگوں) سے کہیں گے کہ سلامتی ہو تم پر، تم بہت خوش بخت رہے، داخل ہو جاؤ اس (جنت) میں ہمیشہ ہمیش کے لئے۔" یہاں نوٹ کر لیجئے کہ احادیث میں معراج کے موقع پر جنت کے مشاہدات کے جو احوال آئے ہیں وہ جنت وہیں تو ہے۔ ان آیات میں ان احوال کا ذکر نہیں ہے۔

"سدرہ" عربی زبان میں بیری کے درخت کو کہتے ہیں۔ لفظ "منتہیٰ" "انتہا" سے بنا ہے۔ جس کا مفہوم وہ جگہ اور مقام ہے جہاں جا کر کوئی چیز ختم ہو جائے۔ یہ "سدرۃ المنتہیٰ" کیا ہے اس کا سمجھنا ہمارے لئے ممکن نہیں۔ اس کے متعلق میں آگے چل کر کچھ عرض کروں گا۔ قرآن مجید نے یہاں ایسا انداز اختیار کیا ہے کہ ہر شخص اس اسلوب سے یہ جان لے کہ یہ ہمارے فہم سے بالاتر ہے۔ یہ منتہیٰ کس اعتبار سے ہے کب اس کو سمجھنا چاہئے۔ یہ اس اعتبار سے "منتہیٰ" ہے کہ یہاں سے آگے مخلوق کا گزر نہیں ہے۔ یہ انتہا ہے۔ یہاں سے آگے حضرت جبرائیل بھی نہیں جا سکتے۔ اور نوٹ کیجئے کہ اس سے آگے جانے کا کہیں محمد ﷺ کا بھی ذکر نہیں ہے۔ یہ صرف ہماری شاعری میں ہے کہ حضور اس سے بھی آگے گزر گئے۔ لیکن اس کا قرآن مجید میں اور احادیث شریفہ میں کہیں ذکر نہیں ہے۔ نبی اکرم ﷺ بھی یہیں تک گئے ہیں۔ یہ بات بھی ذہن میں رکھئے کہ اس بارے میں بھی وضاحت آئی ہے کہ وحی الٰہی بھی یہاں نازل ہوتی ہے اور یہاں سے فرشتے لے لیتے ہیں۔ گویا جو چیز بھی عرش الٰہی سے اترتی ہے وہ بلاواسطہ اولاً یہیں نازل ہوتی ہے۔ اس سے آگے وہ حریم کبریا ہے۔ جس میں مخلوق کا داخلہ ممکن نہیں ہے۔ عالم خلق کی کوئی شے جو بھی اوپر آ سکتی ہے وہ زیادہ سے زیادہ یہیں تک آ سکتی ہے اس سے آگے نہیں جا سکتی۔ حضرت جبرائیل کی رسائی بھی یہیں تک ہے۔ لہٰذا نوٹ کیجئے کہ قرآن مجید نے جو ذکر کیا وہ سدرۃ المنتہیٰ کے آگے یا پار کا نہیں کیا بلکہ فرمایا: ﴿وَلَقَدْ رَاٰهُ نَزْلَةً اُخْرٰى ۝ عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى ۝﴾

آگے فرمایا: ﴿اِذْ يَغْشَى السِّدْرَةَ مَا يَغْشٰى ۝﴾ "جب کہ اس بیری کے درخت

☆ جبکہ اکابر مفسرین و محدثین فرماتے ہیں۔

تمام مشاہدات کے بعد حضور ﷺ کے عرش معلّی پر پہنچے اور سدرۃ المنتہیٰ سے آگے بڑھنے کا مرحلہ آیا۔ جبرئیل علیہ السلام اس مقام پر رک گئے اور بڑے ادب سے عرض کیا کہ اس سے آگے مجھے بڑھنے کی مجال نہیں۔ اگر میں سوئی کی نوک کے برابر بھی آگے قدم رکھوں تو انوار الٰہی کی تجلیات سے جل کر راکھ ہو جاؤں گا۔ آپ تنہا آگے تشریف لے جائیے۔ حضور ﷺ نے جبرئیل علیہ السلام سے پوچھا "**ھل من حاجت ربک**" "کیا تیرے دل میں کوئی حاجت اور آرزو ہے جسے میں تیرے رب تک پہنچا دوں۔ (سیرت الحلبیہ، جلد 2، ص 120)

امام شعرانی علیہ الرحمہ "الطبقات الکبریٰ" میں یوں رقم طراز ہیں: آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس نامانوس ماحول اور اجنبیت اور تنہائی کا احساس ہو رہا تھا کہ میرے کانوں میں ایک دل نواز، میٹھی اور سریلی پیار بھری آواز آئی۔ کوئی نرم اور شفقت آمیز لہجے میں کہہ رہا تھا "**قف یا محمد ان ربک یصلی**" اے محمد ٹھہر جا، تیرا رب تجھ پر صلوٰۃ پڑھ رہا ہے۔ سورہ نجم کی آیت 8 اور 9 میں ارشاد ہوتا ہے "**ثم دنا فتدلی**" "پھر وہ جلوہ نزدیک ہوا، پھر خوب اتر آیا" "**فکان قاب قوسین او ادنی**" "تو اس جلوے اور اس کے محبوب میں دو ہاتھ کا فاصلہ رہا، اس سے بھی کم" (سورہ نجم، آیت 8-9، پارہ 27)

مفسرین فرماتے ہیں کہ حضورﷺ رب تعالیٰ کے قرب خاص سے مشرف ہوئے۔رب تعالیٰ اپنے لطف و رحمت کے ساتھ اپنے حبیب سے قریب ہوا اور اس قرب میں زیادتی فرمائی۔پھر قرب اپنے کمال کو پہنچا اور باادب احباء میں جو نزدیکی مقصود ہوسکتی ہے، وہ اپنی غایت کو پہنچی (تفسیر خزائن العرفان)

پھر بلاحجاب رب تعالیٰ نے اپنے محبوبﷺ کو اپنا دیدار کرایا، چنانچہ حدیث پاک میں ہے۔

حدیث شریف: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرور کونینﷺ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے رب کو دیکھا (بحوالہ: مسند احمد)

اس حدیث شریف کے بارے میں امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمہ خصائص الکبریٰ اور علامہ عبدالروف علیہ الرحمہ شرح جامع الصغیر میں فرماتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

حدیث شریف: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکار کریمﷺ فرماتے ہیں کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دولتِ کلام بخشی اور مجھے اپنا دیدار عطا فرمایا، مجھ کو شفاعتِ کبریٰ وحوضِ کوثر سے فضیلت بخشی (بحوالہ: ابن عساکر)

حدیث شریف: طبرانی معجم اوسط میں ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے بے شک سرکار اعظمﷺ نے دو مرتبہ اپنے رب جلالہ کو دیکھا۔ایک بار اس آنکھ سے اور ایک مرتبہ دل کی آنکھ سے (طبرانی معجم اوسط)

عقیدۂ اہلسنت: حضورﷺ کے خصائص سے معراج ہے کہ مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک اور وہاں سے ساتوں آسمان اور کرسی وعرش تک بلکہ بالائے عرش رات کے ایک خفیف حصہ میں مع جسم شریف تشریف لے گئے اور وہ قرب خاص حاصل ہوا کہ کسی بشر وملک کو کبھی نہ حاصل ہوا، نہ ہوگا اور جمال الٰہی اپنی سر کی آنکھوں سے دیکھا اور کلام الٰہی بلاواسطہ سنا اور تمام ملکوت السمٰوٰت والارض کو بالتفصیل ذرہ ذرہ ملاحظہ فرمایا (بہار شریعت حصہ اول)

دیوبندی مولوی یوسف لدھیانوی نے معمولات اہلسنت جن پر انڈر لائن لگی ہیں ان کو بدعت لکھا (معاذ اللہ)

وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِيْ مُسْتَقِيْمًا فَاتَّبِعُوْهُ

اختلافِ امّت اور صراطِ مستقیم

حصہ اول

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید

فون: 2253305

مکتبہ لدھیانوی

قرار دیا ہے، تمام اہلِ سنت کو ان سے پرہیز کرنا ضروری ہے اور جو لوگ یہ بدعتیں کرتے ہیں وہ اہلِ سنت نہیں بلکہ "اہلِ بدعت" ہیں۔ قبروں پر دھوم دھام سے میلے کرنا، پختہ قبریں بنانا، قبے بنانا، ان پر چادریں چڑھانا، ان کو سجدہ کرنا، ان کا طواف کرنا، ان کے سامنے نیت باندھ کر کھڑے ہونا، ان کو چومنا، چاٹنا، آنکھیں ملنا، ان پر نذر و نیاز دینا، اور گلگلے وغیرہ چڑھانا، بزرگوں کا عرس کرنا، ان کی قبروں پر میلے لگانا، ڈوم اور کنجنیوں کو بلانا اور طرح طرح کے کھیل تماشے کرنا، بزرگوں کی منتیں ماننا، ان کے نام کے چڑھاوے چڑھانا، ان سے دعائیں مانگنا، ان کی قبروں پر چراغاں کرنا، مجاور بن کر بیٹھنا، ۱۲ ربیع الاول کو "عید میلاد" منانا، اس موقع پر چراغاں کرنا، محفلِ میلاد میں من گھڑت روایتیں سنانا، غلط سلط نعت خوانی کرنا، جلوس نکالنا، روضۂ شریف کی شبیہ بنانا، بیت اللہ شریف کی شبیہ بنانا، اذان و اقامت میں انگوٹھے چومنا، مل کر زور زور سے ذکر کرنا جس سے نمازیوں کی نماز میں خلل ہو، قد قامت الصلوٰۃ سے پہلے کھڑے ہونے کو برا سمجھنا، نمازوں کے بعد مصافحے کرنا، اذان سے پہلے درود و سلام پڑھنا، گیارھویں دینا، کھانے پر ختم پڑھنا، تیجا، نواں، دسواں، بیسواں، چالیسواں کرنا، برسی منانا، ایصالِ ثواب کے لئے خاص خاص صورتیں تجویز کرنا اور ان کی پابندی کو ضروری سمجھنا، محرم میں ماتم کرنا، تعزیے نکالنا، علم اور دُلدُل نکالنا، سبیلیں لگانا، مرثیے پڑھنا، قرآن مجید پڑھنے پر اجرت لینا، قبر پر اذان کہنا، مردہ بخشوانے کے لئے حیلہ اسقاط کرنا، قبروں میں غلہ لے جانا، قُل کرنا، وغیرہ وغیرہ۔

حق تعالیٰ شانہ سب مسلمانوں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی پیروی کرنے اور تمام بدعات سے بچنے کی توفیق بخشے اور قیامت کے دن مجھے، آپ کو اور تمام مسلمانوں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت و معیت نصیب فرمائے۔

وَآخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ!

محمد یوسف لدھیانوی

۱۳۹۹/۶/۲۲ھ

☆ بدعت کی تسبیح پڑھتے ہوئے مستحب کاموں کو بھی بدعت قرار دیا یا اپنے طور پر شریعت بنانا ہے جو کہ حرام ہے بہر حال جو خرافات ہیں وہ ہمارے نزدیک بھی ناجائز ہیں، مگر ان کی آڑ میں صحیح معمولات کو بدعت لکھنا سراسر جہالت ہے

دیوبندی مفتیوں کے نزدیک اہلسنت وجماعت سنی بریلوی بدعقیدہ، گمراہ اور اہل بدعت ہیں
(معاذاللہ)

ادیانِ باطلہ اور صراطِ مستقیم

شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی محمد نعیم صاحب
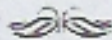
بیت الاشاعت کراچی

0321-7556284

فرقہ بریلوی کے بارے میں اہل فتاویٰ کی آراء

1 مفتی اعظم ہند، مولانا محمود حسن گنگوہی رحمہ اللہ تعالیٰ کا فتویٰ:

فتاویٰ محمودیہ میں ہے کہ آواز بلند کر کے پڑھنا اور یہ عقیدہ رکھنا کہ خود حضور ﷺ یہاں حاضر وناظر ہیں۔ اور بلاواسطہ سنتے ہیں یہ عقیدہ غلط ہے اور اس سے توبہ کرنا لازم ہے۔[1]

2 جامعہ خیر المدارس ملتان کا فتویٰ:

بریلوی فرقہ جس کے عقائد مندرجہ بالا بیان کئے گئے ہیں اہل سنت والجماعت سے خارج ہیں ان کے اہل بدعت واہل ہوئی ہونے میں کلام نہیں۔ لیکن اس فرقے کے تمام افراد پر مجموعی طور پر کافر اور مشرک ہونے کا فتویٰ علماء اہل سنت والجماعت نے نہیں لگایا۔ البتہ خصوصی افراد جن سے صراحۃً کلمات کفر سرزد ہوں اور ان کی کوئی صحیح تاویل نہ ہو سکتی ہو اور وہ کفریہ معانی پر تلے ہوئے ہوں ایسے لوگ کافر ہو جائیں گے۔ (فقط واللہ تعالیٰ اعلم)

3 صاحب مجموعۃ الفتاویٰ کی رائے:

ایسے شخص کا عقیدہ فاسد ہے، بلکہ کفر کا خوف ہے۔ مزید تفصیل کے لئے دیکھئے۔[2]

(۱) الفتاوی محمودیہ: ۱۰۷/۱
(۲) مجموعۃ الفتاوی مصنف مولانا عبدالحی: ص ۴۶

دیوبندی مفتی نے اپنی کتاب میں مصیبت کے وقت

"یارسول اللہ" کہنا کفر لکھا

یا حی ـ برحمتک نستغیث ـ یاقیوم

اس کتاب کا پڑھنا اور اپنے بچوں کو پڑھانا ہر مسلمان کیلئے ضروری ہے۔
☆ اس میں اعتقادی اہم مسائل کو آسان الفاظ میں بیان کئے گئے ہیں۔ ☆

عقیدہ
اہل سنّت والجماعۃ

مؤلف:

مولانا مفتی ابو محمد ندیم فاروقی ایم۔اے (جامعہ کراچی)
فاضل جامعہ خیر المدارس ملتان۔ رئیس: دار الافتاء۔
خطیب: جامع مسجد رحمانیہ (رجسٹرڈ)
فاطمہ جناح کالونی جمشید روڈ نمبر ۳، کراچی نمبر ۷۴۸۰۰

ترتیب جدید:

مفتی احمد ندیم فاروقی ۔ فاضل جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن (وفاق المدارس پاکستان)
☆☆☆ نائب امام و خطیب جامع مسجد رحمانیہ ☆☆☆

(۵)

اگر کوئی اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی انسان، جن، فرشتہ، نبی یا ولی کو یہ سمجھے کہ وہ مشکل سے نجات دے سکتے ہیں اور حاجت پوری کر سکتے ہیں۔ اولاد دے سکتے ہیں تو یہ شرک ہے اور ایسے آدمی کو مشرک کہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کو شرک ناپسند ہے۔ ہر گناہ کو اللہ تعالیٰ بخش سکتے ہیں لیکن شرک کو کبھی معاف نہیں کریں گے۔ شرک کرنے والا اسلام سے نکل جاتا ہے۔ مسلمان نہیں رہتا وہ دوزخ میں جائیگا۔

پیارے بچو!

بعض جاہل مصیبت میں "یا علی مدد" "یا غوث اعظم" "یارسول اللہ" پکارتے ہیں یہ کفر ہے حالانکہ یا اللہ مدد کہنا ضروری ہے کیونکہ مدد تو اللہ تعالیٰ ہی کر سکتے ہیں اسی لیے ہر نماز میں سورۃ فاتحہ کی تلاوت ہوتی ہے اس میں ایاک نستعین پڑھ کر اقرار کرتے ہیں کہ اے اللہ ہم صرف تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں یعنی تیرے سوا کوئی مدد نہیں کر سکتا۔ حضرت علیؓ بھی نماز میں اسی طرح مدد مانگتے تھے جو خود محتاج ہو وہ کسی کی مدد کیا کر سکتا ہے؟

پیارے بچو!

بعض لوگ کاروبار میں نقصان یا اولاد نہ ہونے، مصیبت اور

دیوبندی مفتی کا اکابر علمائے اسلام کے خلاف فتویٰ:

"حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے روضے سے باہر نہیں آسکتے"

یا حی برحمتک نستغیث یاقیوم

اس کتاب کا پڑھنا اپنے بچوں کو پڑھانا ہر مسلمان کیلئے ضروری ہے۔
☆☆ جس میں اہم مسائل آسان الفاظ میں بیان کئے گئے ہیں۔ ☆

عقیدہ
اہل سنت والجماعۃ

مؤلف:

مولانا مفتی ابو محمد ندیم فاروقی ایم اے (جامعہ کراچی)
فاضل جامعہ خیر المدارس ملتان۔ رفیق: دار الافتاء۔
خطیب: جامع مسجد رحمانیہ (ٹرسٹ)
ناظم جامع کالونی جمشید روڈ نمبر ۳ کراچی نمبر ۔۔۔

ترتیب جدید:

مفتی احمد ندیم فاروقی۔ فاضل جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن (وفاق المدارس پاکستان)
☆☆☆ نائب امام و خطیب جامع مسجد رحمانیہ ☆☆☆

۸

مثال کے طور پر حضرت ابراہیم علیہ السلام اللہ کے نبی تھے اور انھوں نے اللہ کے حکم پر اپنے بیٹے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے گلے پر چھری چلادی۔ اگر انھیں علم غیب ہو تا کہ وہ ذبح نہیں ہو نگے تو وہ چھری کیوں چلاتے اور چھری پر غصہ کیوں کرتے۔ اس سے معلو ہوا کہ انھیں علم نہیں تھا۔ اسی لیے غیر مسلم، بریلوی لوگوں کا مذاق اڑاتے ہیں کہ تمھارا عقیدہ کیا ہے؟ تمھارے نبی بھی ڈرامہ کرتے ہیں جھوٹ موٹ کام کرتے ہیں اسی طرح ہمارے نبی ہے۔ بعض کافروں نے سازش کر کے ستر صحابہ کو تبلیغ کے بہانے لے جاکر شہید کر دیا۔ اگر نبی پاک کو علم غیب ہو تا تو کبھی نہ بھیجتے۔ اور اپنے صحابہ کو قتل نہ کراتے اس سے معلوم ہوا کہ علم غیب صرف اللہ تعالیٰ کی ذات کو ہے۔ اور سب سے زیادہ علم اللہ نے ہمارے نبی کو دیا۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ ہی ہر جگہ موجود ہیں اور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم اپنے روضے میں آرام فرما ہیں۔ اپنے روضے سے باہر نہیں آسکتے۔

پیارے بچو!
یا اللہ کا ورد کثرت سے کرنا چاہیے۔ بس زبان پر یا حی یا قیوم۔ جاری کرلو۔

جبکہ دوسری جانب دیوبندی مولویوں ہی کی کتابوں سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور اولیاء کا تصرف ثابت ہے، کیا یہ منافقت نہیں؟

دیوبندی مولوی نے اللہ تعالیٰ کی طرف یہ جھوٹے الفاظ منسوب کیے کہ آپ ﷺ کی مرضی نہیں چلے گی، کیا یہ گستاخی نہیں؟

یا حی برحمتك نستغیث یا قیوم

عقیدہ اہل سنت والجماعۃ

مؤلف:

مولانا مفتی ابو محمد ندیم فاروقی ایم اے (جامعہ کراچی)

فاضل جامعہ خیر المدارس ملتان۔ رفیق: دار الافتاء

خطیب: جامع مسجد رحمانیہ (ٹرسٹ)

ترتیب جدید:

(۱۳)

اللہ تعالیٰ نے بشریت میں رکھی ہیں، قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ اپنے نبی کے بشر ہونے کا اعلان یوں کیا۔

قُلْ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ۔ اے محبوب آپ اعلان کر دیں کہ میں تم جیسا بشر ہوں!

پیارے بچو!

نبی اللہ کا محبوب ہوتا ہے۔ اس سے زیادہ خدا کو کسی سے پیار نہیں ہوتا ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے برابر کوئی نہیں ہو سکتا۔ اللہ تعالیٰ مختار کل ہے۔ وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ اگر چاہے تو کسی کی بات مانے نہ چاہے تو نہ مانے۔ حضور چاہتے تھے کہ ان کا چچا ابو طالب ایمان لے آئے لیکن اللہ تعالیٰ نے نہیں مانا۔ اور فرمایا ہدایت میری مرضی سے حاصل ہوتی ہے آپ کی مرضی نہیں چلے گی۔

پیارے بچو!

نبی بھی اللہ تعالیٰ سے مانگتے ہیں۔ وہ خود بھی اللہ تعالیٰ کے محتاج ہوتے ہیں اس لیے ہمیں بھی اللہ تعالیٰ سے مانگنا

☆ اصل حکم یہ تھا کہ اے محبوب ﷺ! ان کے ایمان نہ لانے پر آپ رنجیدہ نہ ہوں، آپ کا کام دعوت دینا ہے، ہدایت دینا میرا کام ہے۔ (آپ کی مرضی نہیں چلے گی۔ یہ الفاظ دیوبندی مفتی نے اپنی طرف بغض وعداوت میں استعمال کئے ہیں)

دیوبندی مفتی نے واضح الفاظ میں سبز پگڑی والے یعنی دعوتِ اسلامی والوں کو دھوکے اور ایمان بگاڑنے والا قرار دیا

عقیدہ اہل سنت والجماعۃ

مؤلف:

مولانا مفتی ابو محمد ندیم الفاروقی [illegible]

فاضل جامعہ خیر المدارس ملتان [illegible]

ترتیب جدید:

[illegible]

محبت کرنا ضروری ہے اسی طرح عقل اور بدمذہبوں سے بچنا بھی ضروری ہے۔ بعض لوگ کالے پیلے کپڑے پہن کر ظاہر جاتے ہیں نہ نماز نہ روزہ صرف ہاتھوں میں کڑے اور یا علی مدد کا نعرہ لگاتے پھرتے ہیں چرس اور بھنگ بھی مزاروں کے آس پاس پیتے رہتے ہیں لوگ ان کو ملنگ کہتے ہیں اور ان کو بزرگ اور پہنچا ہوا فقیر سمجھتے ہیں۔

پیارے بھو!

ایسے ملنگ بزرگ نہیں بلکہ شیطان ہوتے ہیں اور لوگوں کا ایمان خراب کرتے ہیں اور جو لوگ پیر بن کر بہانے بہانے سے لوگوں سے روپیہ بٹورتے ہیں کبھی نذر کبھی نیاز کے بہانے کبھی تعویذ گنڈے کر کے لوگوں کا مال کھاتے ہیں۔ جادو ٹونے بھی کرتے ہیں ان لوگوں سے بچنا ضروری ہیں اور جادو کرنا سفلی علم وغیرہ سب کفر ہے ایمان کا فرق ہوتا ہے۔ شیعہ لوگ اکثر جادو اور سفلی علم کا کاروبار کرتے ہیں۔ آج کل لوگ جہالت کی وجہ سے ملنگوں اور پاگلوں کو بھی بزرگ سمجھ لیتے ہیں اور آج کل

ہرے رنگ کی پگڑی پہن کر بھی لوگوں کو دھوکا دیتے پھرتے ہیں ان سے بھی دور رہنا چاہئے اس لیے کہ یہ بھی ایمان بگاڑتے ہیں۔

پیارے بھو!

نیک بزرگوں اور اللہ والوں کو تلاش کرنا ضروری ہے۔ ان سے محبت کرنا اور ان کے حکم پر عمل بھی ضروری ہے۔

بزرگوں کی اتباع اور ان سے سچی محبت کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ جو اعمال اور ریاضت کر کے وہ لوگ اللہ کے دوست ہوئے اور اپنے اللہ کو خوش کر لیا وہ کام اور نیک اعمال ہمیں بھی کرنے چاہئیں تاکہ اللہ تعالیٰ ہم سے بھی خوش ہو جائیں۔ یہ طریقہ ہے بزرگوں کے ماننے کا۔

پیارے بھو!

آج کل شیطانی خیالات غالب ہونے کی وجہ سے لوگ ہر کام میں غلط طور پر آسانی تلاش کرتے ہیں اسی طرح دین کے معاملے میں بھی یہ چاہتے ہیں کہ ہمیں کوئی محنت بھی نہ کرنی پڑے اور اللہ تعالیٰ ہمیں جنت عطا کریں [illegible]

دیوبندی مفتی نے ایصال ثواب کی محافلوں، تیجہ، دسواں اور چہلم کو ہندو مذہب کی رسم قرار دے دیا (معاذ اللہ)

یاحی برحمتک نستغیث یاقیوم

عقیدہ

اہل سنت والجماعة

مؤلف:

مولانا مفتی ابو محمد ندیم فاروقی

ترتیب جدید:

نائب امام و خطیب جامع مسجد رحمانیہ

میت کا تیجہ:

پیارے بھو!

میت کا تیجہ، دسواں چالیسواں وغیرہ تمام رسومات ہندو مذہب کی ہیں۔ ہمارے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ دادا کا تیجہ کیا نہ چچا کا نہ بچے کا نہ بیٹوں کا نہ بیویوں کا اور ایسا ہی صحابہ کرام نے آپ ﷺ کا تیجہ وغیرہ کیا نہ ابوبکرؓ کا کسی نے کیا نہ عمر فاروقؓ کا وغیرہ تو معلوم ہوا کہ یہ بدعت اور گمراہی ہے۔ اگر یہ نیکی ہوتی تو حضور خود کرتے پھر ابوبکرؓ و عمرؓ بھی یہ کام کرتے۔ اسی طرح پیران پیر عبد القادر جیلانی نے اپنے اولاد کا تیجہ نہیں کیا اور نہ ان کے مریدوں نے ان کا تیجہ و چالیسوں کیا اگر یہ رسمیں اسلامی ہوتیں تو یہ تمام بزرگ ضرور کرتے اسلئے اس ہندو رسم کو چھوڑنا چاہئے۔ قرآن خوانی اور ایصال ثواب ہمیشہ کرتے رہنا چاہئے۔ جب بھی موقع اور وقت ہو اپنے بزرگوں کو قرآن پڑھ کر بخش دیں۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ قبول فرماتے ہیں یہی نبی کا طریقہ ہے۔

☆ حالانکہ تیجہ، دسواں، چہلم اور برسی منعقد کرنے کا مقصد صرف اور صرف ایصال ثواب کرنا ہے۔

دیوبندی مفتی نے اپنی کتاب میں گیارہویں شریف کو جاہلانہ رسم اور گناہ لکھا

یا حی   برحمتك نستغيث   یاقیوم

اس کتاب کا پڑھنا اور اپنے بچوں کو پڑھانا ہر مسلمان کیلئے ضروری ہے۔
☆ اسمیں بنیادی اہم مسائل آسان الفاظ میں بیان کئے گئے ہیں۔ ☆

عقیدہ
اہل سنت والجماعۃ

مؤلف:

مولانا مفتی ابو محمد ندیم فاروقی ایم اے (جامعہ کراچی)
فاضل جامعہ خیر المدارس ملتان۔ رئیس: دار الافتاء
خطیب: جامع مسجد رحمانیہ (ٹرسٹ)
فاطمہ جناح کالونی جمشید روڈ نمبر ۳، کراچی نمبر ۵

ترتیب جدید:

مفتی احمد ندیم فاروقی۔ فاضل جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن (وفاق المدارس پاکستان)
☆☆☆ نائب امام و خطیب جامع مسجد رحمانیہ ☆☆☆

اگر کسی کے گھر میت ہو جائے تو رشتہ دار یا ہمسایوں کو چاہئے کہ ان کے گھر کھانا پکا کر پہنچائیں کیونکہ غمی کی وجہ سے انکو پکانا دشوار ہوگا اور اب لوگوں نے میت کے گھر خود کھانا شروع کر دیا اور میت والے برات کے برابر کھانا بھی تیار کرتے ہیں۔ میت سے فراغت سے پہلے کھانے کی فکر ہوتی ہے۔ یہ بڑا گناہ ہے ایسا کھانا ناجائز ہے اس رسم کو توڑنا ثواب ہے۔

گیارہویں شریف:

یہ رسم جہالت اور گناہ ہے۔ نذر نیاز صرف اللہ کے نام کی ہوتی ہے۔ پیران پیر یا کسی اور بزرگ نے اپنے نام کی گیارہویں یا نذر ماننے کا حکم نہیں دیا کیونکہ یہ شرک اور بدترین گناہ ہے۔ بزرگان دین اسکو حرام سمجھتے ہیں۔ ہاں کسی دن بھی خیرات کر کے بزرگوں کی ارواح کو ثواب پہنچا سکتے ہیں۔ کوئی خاص دن مقرر کرنا جائز نہیں لہذا اب کو یہ غیر سلامی کام چھوڑ دینا چاہئے

جبکہ گیارہویں صدی کے مجدد شاہ عبدالحق دہلوی اپنی کتاب "ماثبت من السنۃ" میں لکھتے ہیں کہ ہمارے اکابر گیارہویں کرتے تھے۔ دیوبندی مفتی کے جہالت اور گناہ کے فتوے نے شاہ عبدالحق محدث دہلوی اور اکابر علماء کو بھی لپیٹ میں لے لیا، یہ ہے دیوبندی مفتی کی جہالت اور گمراہی ہے

دیوبندی مفتی نے بغیر تحقیق کے کونڈے کی رسم کو کافرانہ رسم قرار دیا (معاذ اللہ)

عقیدہ
اہل سنّت والجماعۃ

مؤلف:

مولانا مفتی ابو محمد ندیم فاروقی ایم۔اے (جامعہ کراچی)

فاضل جامعہ خیر المدارس ملتان۔ رفیق: دار الافتاء

خطیب: جامع مسجد رحمانیہ (ارسٹ)

ترتیب جدید:

مفتی احمد ندیم فاروقی۔ فاضل جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن (وفاق المدارس پاکستان)

☆☆☆ نائب امام و خطیب جامع مسجد رحمانیہ ☆☆☆

۲۳

کونڈے کی رسم:

پیارے بچو! یہ رسم شیعوں کی ہے۔ جو کافرانہ ہے اب بعض سنی گھرانوں میں بھی شیعوں کی دیکھا دیکھی ہوتی ہے۔ یہ ۲۲ رجب کو ہوتی ہے۔ شیعہ لوگ سنیوں کو دھوکہ دینے کیلئے کہہ دیتے ہیں کہ اس کا حکم امام جعفر نے دیا۔ حالانکہ نہ یہ امام جعفر کی پیدائش کا دن ہے۔ نہ وفات کا دن۔ یہ سب جھوٹ ہے۔ حقیقت میں اس دن شیعہ ہمارے حضور ﷺ کے پیارے برادر نسبتی سیدنا امیر معاویہؓ کی وفات پر چھپ کر خوشی مناتے تھے۔ تاکہ سنیوں کو پتہ نہ چلے۔ جب سنیوں کو پتہ چلا تو کہہ دیا کہ یہ تو ہم حضرت جعفر کا دن مناتے ہیں۔ اس میں جو کہانی سنی سنائی جاتی ہے سب جھوٹ ہیں۔ اگر تمام سنیوں کو اس بات کا علم ہو جائے اور آپ سب کو بتادیں تو اس بری رسم کا خاتمہ ہو جائیگا۔ کوئی سنی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے برادر نسبتی کی وفات پر خوشی کیسے کر سکتا ہے یہ تو دشمنوں کا کام ہے۔

☆ کونڈے کے جائز ہونے پر علمائے اہلسنت نے کافی کتابیں لکھی ہیں۔ ہم امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی وفات کی خوشی نہیں مناتے بلکہ امیر معاویہ اور امام جعفر صادق رضی اللہ عنہما دونوں کے ایصال ثواب کے لئے کھیر پوری پکا کر کھلاتے ہیں اور فاتحہ پڑھی جاتی ہے۔

دیوبندی مفتی نے اپنی کتاب میں انگوٹھے چومنے کو بدعت لکھا ہے

یا حی برحمتك نستغيث یاقیوم

اس کتاب کا پڑھنا اور اپنے بچوں کو پڑھانا ہر مسلمان کیلئے ضروری ہے۔
☆☆ اس میں ابتدائی اہم مسائل آسان الفاظ میں بیان کئے گئے ہیں۔ ☆

عقیدہ
اہل سنّت والجماعۃ

مؤلف:

مولانا مفتی ابو محمد ندیم فاروقی ایم اے (جامعہ کراچی)
فاضل جامعہ خیر المدارس ملتان۔ رفیق: دار الافتاء۔
خطیب: جامع مسجد رحمانیہ (ٹرسٹ)
فاطمہ جناح کالونی جمشید روڈ نمبر ۳، کراچی نمبر [illegible]

ترتیب جدید:

مفتی احمد ندیم فاروقی ۔ فاضل جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن (وفاق المدارس پاکستان)
☆☆☆ نائب امام و خطیب جامع مسجد رحمانیہ ☆☆☆

۵۳

(جیسا کہ آج بھی اکثر لوگ چلے جاتے ہیں) اور کسی نے جمعہ کے بعد سلام نہیں پڑھا تو جو لوگ ایسا کرتے ہیں وہ بد عقل اور گمراہ ہیں بھلا ایک کام نہ نبی کرے نہ صحابی تو کیسے جائز ہوگا؟

ہمارے پیارے نبی نے تو سلام بیٹھ کر پڑھنے کا حکم دیا فرمایا کہ التحیات میں بیٹھ کر سلام پڑھو یہی ادب ہے۔ ہم نبی کا سلام پڑھتے ہیں اور جاہل لوگ بریلی کا سلام پڑھتے ہیں بریلی کا سلام کھڑے ہو کر ہے مدینہ والے کا سلام بیٹھ کر ہے تو سچا کون سا سلام ہے؟ مدینے والے نبی کا۔

انگوٹھے چومنا:

بعض جاہل حضور کا نام آنے پر یا اذان تکبیر وغیرہ میں انگوٹھے چومتے ہیں یہ بالکل غلط ہے ہمارے نبی نے اس کا حکم نہیں دیا بلکہ ہمارے نبی کا فرمان تو یہ ہے جب میرا نام آئے تو درود پڑھا کرو یعنی صلی اللہ علیہ وسلم پڑھنا ضروری ہے۔ تو معلوم ہوا کہ درود پڑھنا ثواب، انگوٹھے چومنا بدعت ہے اس

☆ جبکہ حدیث شریف ملاحظہ ہو: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اذان میں آپ ﷺ کا نام سن کر اپنے انگوٹھوں کو (چوم کر) اپنی آنکھوں پر پھیرا اور کہا "قرۃ عینی بک یارسول اللہ" یارسول اللہ ﷺ آپ میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہیں" جب اذان ختم ہوئی تو سرکار اعظم ﷺ نے فرمایا۔ اے ابوبکر! جو تمہاری طرح میرا نام سن کر انگوٹھے چوم کر آنکھوں پر پھیرے اور جو تم نے کہا، وہ کہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے تمام نئے، پرانے، ظاہر و باطن گناہ معاف فرمائے گا (تفسیر روح البیان، جلد چہارم، ص 648)

فقہ حنفی کی مستند کتب شرح وقایہ، رد المحتار شرح در مختار جلد اول، باب الاذان، ص 267، اور طحطاوی علی مراقی الفلاح میں انگوٹھے چومنے کو مستحب لکھا ہے۔

دیوبندی مفتی نے اپنی کتاب میں "الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ" کہنے کو جہالت وحماقت لکھا

پاس برحمتك نستغيث ياقيوم

اس کتاب کا پڑھنا اور اپنے بچوں کو پڑھانا ہر مسلمان کیلئے ضروری ہے۔
☆ جس میں اہم دینی مسائل آسان الفاظ میں بیان کئے گئے ہیں۔ ☆

عقیدہ
اهل سنّت والجماعة

مؤلف:

مولانا مفتی ابو محمد ندیم فاروقی ایم اے (جامعہ کراچی)
فاضل جامعہ خیر المدارس ملتان۔ رئیس: دار الافتاء
خطیب: جامع مسجد رحمانیہ (ٹرسٹ)
فاطمہ جناح کالونی جمشید روڈ نمبر ۳ کراچی نمبر ۵

ترتیب جدید:

مفتی احمد ندیم فاروقی۔ فاضل جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن (وفاق المدارس پاکستان)
☆☆☆ نائب امام و خطیب جامع مسجد رحمانیہ ☆☆☆

(۵۵)

لیے یہ چھوڑ دینا چاہیے۔ صحابۂ کرام نے ایسا کوئی عمل نہیں کیا ورنہ یہ عام بات ہوتی محدثین اور ائمہ مجتہدین سے بھی ایسا عمل ثابت نہیں۔

اصلی درود شریف:

پیارے بچو! سب سے افضل درود شریف درود ابراہیمی ہے جو ہم التحیات کے بعد نماز میں پڑھتے ہیں۔ اس سے زیادہ مرتبہ کسی درود کا نہیں۔ اسی لیے تو اللہ تعالیٰ نے اسی درود (اللّٰھم صلّ علی الخ۔) کو نماز میں مقرر فرمایا۔ آج بعض جاہلوں نے مسلمانوں میں اختلاف پیدا کرنے کے لیے نقلی درود بنا لیے ہیں اور الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ کو درود افضل بتاتے ہیں۔ حالانکہ یہ تو حضور کی زندگی میں آپ کو ادب سے سلام کرنے کا طریقہ تھا یا اب روضۂ نبی پر حاضری کے وقت اس طرح سلام کیا جاتا ہے اس لیے کہ نبی وہاں موجود ہیں لیکن یہاں کہنا تو جہالت اور حماقت ہے **بچو!** ایک غلط بات یہ بھی بعض لوگ کرتے ہیں کہ شمال کی طرف منہ کر کے

دیوبندی مفتی نے مدینہ منورہ کی طرف رخ کرکے درود وسلام پڑھنے کو گناہ اور بدعت قرار دیا

(معاذاللہ)

باسمہ سبحانہ تعالیٰ
بحمدہ و نصلی

اس کتاب کا پڑھنا اور اپنے بچوں کو پڑھانا ہر مسلمان کیلئے ضروری ہے۔
☆ جس میں اہم مسائل آسان الفاظ میں بیان کئے گئے ہیں۔ ☆

عقیدہ
اہل سنت والجماعۃ

مؤلف:

مولانا مفتی ابو محمد ندیم فاروقی ایم اے (جامعہ کراچی)
فاضل جامعہ خیر المدارس ملتان۔ رئیس: دار الافتاء
خطیب: جامع مسجد رحمانیہ (ٹرسٹ)

ترتیب جدید:

مفتی احمد ندیم فاروقی۔ فاضل جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن (وفاق المدارس پاکستان)
☆☆☆ نائب امام و خطیب جامع مسجد رحمانیہ ☆☆☆

۵۶

درود پڑھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ مدینہ کی طرف منہ کرنا ثواب ہے۔

پیارے بچو!

یہ بات بالکل گمراہی اور بدعت ہے۔ کیونکہ کسی صحابی رسول نے مدینہ سے باہر مکہ مکرمہ میں بھی مدینہ کی طرف منہ کرکے درود نہیں پڑھا۔ یہ مسئلہ سمجھ لو کہ اللہ تعالیٰ نے صرف نماز میں بیت اللہ کی طرف منہ کرنے کا حکم فرمایا باقی کسی عبادت کے لیے رخ مقرر کرنا فرض یا سنت نہیں۔

بدعتی لوگوں کو نبی کے حکم کے خلاف محبت جتلانے کا شوق ہے تاکہ نبی کی امت میں تفرقہ پیدا ہو۔ اس لیے ایسے لوگوں سے جو دین میں زیادتی کرکے دین کو بگاڑنے کی کوشش کرتے ہیں اس سے بچنا چاہیے۔

درود شریف پڑھتے وقت شمال (مدینہ) کی طرف منہ کرنے کا حکم ہمارے نبی نے نہیں دیا ایسا کرنا گناہ اور بدعت ہے۔

مسئلہ: مسجد میں نماز سے پہلے یقین کرلینا چاہیے کہ امام بدمذہب بدعتی نہ ہو۔ کیونکہ شیعہ قادیانی وغیرہ کے پیچھے نماز نہیں ہوتی۔ امام صحیح العقیدہ اہلسنت والجماعت ہونا ضروری ہے

دیوبندی مفتی نے مستند درود لکھی اور دعائے گنج العرش کو بغیر تحقیق کے جعلی قرار دے دیا (معاذ اللہ)

یاحی — برحمتك نستغیث — یاقیوم

اس کتاب کا پڑھنا اور اپنے بچوں کو پڑھانا ہر مسلمان کیلئے ضروری ہے۔
☆ اس میں اجمالی اہم مسائل آسان الفاظ میں بیان کئے گئے ہیں۔ ☆

عقیدہ
اہل سنّت والجماعۃ

مؤلف:

مولانا مفتی ابو محمد ندیم فاروقی ایم۔اے (جامعہ کراچی)
فاضل جامعہ خیر المدارس ملتان۔ رفیق: دار الافتاء
خطیب: جامع مسجد رحمانیہ (ٹرسٹ)
فاطمہ جناح کالونی جمشید روڈ نمبر ۳ کراچی نمبر ۵

ترتیب جدید:

مفتی احمد ندیم فاروقی۔ فاضل جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن (وفاق المدارس پاکستان)
☆☆☆ نائب امام و خطیب جامع مسجد رحمانیہ ☆☆☆

۵۹

صفات بنا دیا جائے تو یہ مقام خدا میں خیانت ہوگی اور یہ کفر ہے۔ ایسی نعتوں سے مدینہ والے کی روح کو تکلیف ہوتی ہے لہذا ایسی نعت بازی سے پرہیز ضروری ہے۔ آج کل تو ایک نیا ڈیزائن نعت بازی کا یہ ہے کہ پوری رات گانے کی دھنوں اور طرزوں پر نعتیں پڑھی جاتی ہے اس طرح نعتیں پڑھنا حرام ہے۔ پھر ساری رات اللہ کی مخلوق بچے، بوڑھے، بیمار سب آواز سے پریشان ہوتے ہیں۔ یہ ایذاء مسلم ہے جو کبیرہ گناہ ہے۔

درود لکھی، گنج العرش:

یہودی لابی اور شیعہ فرقے قرآن کی تلاوت چھڑوانے کے لیے بہت سی دعائیں چھاپ کر مفت بانٹتے ہیں اور بڑی بڑی برکتیں اور فضائل لکھ دیتے ہیں جب کہ ان کی کوئی سند نہیں ہوتی مثلاً درود لکھی، دعائے گنج العرش وغیرہ سب جعلی ہیں ان کے بجائے قرآن کی تلاوت کرنی چاہیے۔

پیارے بھو!

قرآن پاک اللہ کا کلام ہے اس کے برابر کسی کا کلام نہیں ہو سک

ڈاکٹر اسرار احمد کی ہرزہ سرائی

ڈاکٹر اسرار احمد نے 12 جون کو نشر ہونے والے سورۃ النساء کی آیت نمبر 43 کے درس کے ضمن میں QTV پر ایک واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ:

''شراب کی حرمت سے پہلے ایک مرتبہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے بعض صحابہ کرام علیہم الرضوان کی دعوت کر رکھی تھی، جس میں مے نوشی کا بھی انتظام تھا۔ جب یہ سب حضرات کھانی چکے تو مغرب کی نماز کا وقت ہو گیا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو امام بنا دیا گیا۔ اس سے نماز میں قل یا ایھا الکفرون کی تلاوت میں بوجہ نشہ سخت غلطی ہو گئی۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

یہ حدیث شریف ترمذی اور ابوداؤد شریف میں ہے۔ حدیث شریف اپنی جگہ ہے مگر ہمارے چند سوالات ڈاکٹر اسرار احمد سے ہیں

سوال نمبر 1: یہ حدیث شریف اپنی جگہ ہے مگر اس حدیث شریف کو سورۃ النساء کے ضمن میں بیان کرنے کی کیا ضرورت تھی جبکہ یہ واقعہ شراب کی حرمت سے پہلے کا ہے؟

سوال نمبر 2: حدیث شریف بیان کر کے آپ نے اپنی طرف سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی ذات پر گستاخانہ تبصرہ کیوں کیا؟

سوال نمبر 3: امام ترمذی اور امام ابوداؤد نے بھی اس حدیث شریف کو نقل کیا مگر اس پر محدث ہونے کے باوجود اپنی طرف سے کوئی گستاخانہ تبصرہ نہیں کیا؟

سوال نمبر 4: ڈاکٹر اسرار احمد قرآن کی تفسیر بیان کرتے ہیں اور احادیث پر تبصرہ کرتے ہیں، کیا ان کے پاس مفسر قرآن اور شیخ الحدیث ہونے کی کوئی سند ہے؟

سوال نمبر 5: آج اسرار احمد صاحب نے مذکورہ حدیث بیان کر کے اس پر اپنی طرف سے تبصرہ کیا۔ کیا وہ آئندہ صحابہ کرام علیہم الرضوان کے رجم والے واقعات پر بھی گستاخانہ تبصرے کریں گے؟

سوال نمبر 6: سامنے والے صفحہ پر تنظیم اسلامی کے دفتر سے شائع کی گئی پریس ریلیز اسکین شدہ آپ کے سامنے ہے۔ پریس ریلیز 08-6-18 کو شائع ہوئی جبکہ گستاخی 08-6-12 کو کی۔ درمیان کے پانچ دن ڈاکٹر اسرار احمد اپنے گستاخانہ کلمات پر اڑے رہے۔ پھر ایک طبقہ کے شدید احتجاج اور دباؤ کے باوجود انھوں نے صرف وضاحت نامہ شائع کیا جو کہ کہیں سے بھی توبہ نامہ نہیں ہے کیا ایسی وضاحت قابل قبول ہو سکتی ہے؟

سوال نمبر 7: ڈاکٹر اسرار احمد کے وضاحت نامہ کے الفاظ جو کہ سامنے اسکین کئے ہوئے ہیں وہ یہ ہیں:

''بہرحال میرے نزدیک حضرت علی یا دوسرے جلیل القدر صحابہ کرام کی محبت اور عقیدت ہر مسلمان پر لازم ہے اور میں کبھی ان کی جناب میں گستاخی کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔ تاہم میرے بیان سے اگر کچھ حضرات کے جذبات کو ٹھیس لگی ہے تو میں ان سے معذرت خواہ ہوں''

محترم قارئین کرام! آپ نے ڈاکٹر اسرار احمد کے وضاحت نامہ کے الفاظ ملاحظہ کئے۔ اس میں کہیں بھی توبہ کا ذکر نہیں ہے۔ انھوں نے جو معذرت بھی کی ہے وہ بھی ان لوگوں سے کی ہے جن کی دل آزاری ہوئی ہے۔ حالانکہ ہونا تو یہ چاہئے کہ شان صحابہ میں گستاخی کرنے پر وہ اللہ تعالیٰ سے معافی مانگتے۔

لہٰذا ڈاکٹر اسرار احمد کی لوگوں سے معذرت واضح کر رہی ہے کہ انھوں نے اللہ تعالیٰ کے ڈر سے توبہ نہیں کی بلکہ دباؤ کا شکار ہو کر دباؤ ڈالنے والوں سے معذرت کی ہے۔ کیا یہ افسوس کی بات نہیں ہے؟

ڈاکٹر اسرار احمد اس حدیث کو پڑھ کر اپنے دل میں خدا تعالیٰ کا خوف پیدا کریں۔

حدیث شریف: رسول اکرم نور مجسم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب تم ان لوگوں کو دیکھو جو میرے صحابہ کی شان میں بکواس کرتے ہیں تو کہو کہ تمہاری اس بکواس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو (بحوالہ: ترمذی شریف جلد دوم)

غیرت ایمانی کا تقاضا ہے کہ ڈاکٹر صاحب اپنے رب کی بارگاہ میں توبہ کریں اور کیو ٹی وی کے مالکان سے بھی گزارش ہے کہ وہ ایسے لوگوں کے خطابات نشر نہ کریں ورنہ گستاخوں کے ساتھ ساتھ کیو ٹی کے ذمہ داران بھی جوابدہ ہوں گے۔

مسلمانوں کی وہ ادا، جسے دیکھ کر شرمائیں یہود

تنظیم اسلامی مرکزی شعبہ نشر و اشاعت
36-k، ماڈل ٹاؤن لاہور۔ فون 3-5869501 فیکس 5834000
E-mail markaz@tanzeem.org, Website:www.tanzeem.org

پریس ریلیز

18-06-2008

تنظیم اسلامی کے دفتر سے شائع کی گئی پریس ریلیز جسے معذرت نامہ کہا گیا

کیوٹی وی (QTV) پر میرے 12 جون کو نشر ہونے والے سورۃ النساء کی آیت نمبر 43 کے درس کے ضمن میں جس واقعہ کا ذکر ہوا اس کا تذکرہ تفسیر ابن کثیر میں بھی ہے اور تفسیر ابن جریر میں بھی، مزید براں یہ سنن ابی داؤد میں بھی مذکور ہے اور جامع ترمذی میں بھی اور اسے دورِ حاضر کے محدث اعظم علامہ ناصر الدین البانی نے بھی اپنی تالیف "مجموعة احاديث الصحيحة" میں شامل کیا ہے اور عہدِ حاضر کے اہم مفسر قرآن مولانا مفتی محمد شفیع نے بھی اسے سورۃ النساء کی آیت 43 کے شانِ نزول کے ضمن میں ان الفاظ میں بیان کیا ہے کہ:

"ترمذی میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ واقعہ مذکور ہے کہ شراب کی حرمت سے پہلے ایک دفعہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے بعض صحابہ کرام کو دعوت کر رکھی تھی۔ جس میں مے نوشی کا بھی اہتمام تھا۔ جب یہ سب حضرات کھا پی چکے تو مغرب کی نماز کا وقت ہو گیا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو امام بنا دیا گیا۔ ان سے نماز میں "قل يا ايها الكفرون" کی تلاوت میں بوجہ نشہ سخت غلطی ہو گئی۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی" (معارف القرآن، جلد دوم ص 422)

غالباً اسی سے ملتی جلتی کوئی بات میں نے کہی ہوگی جس پر ناپسندیدگی یا بیزاری کا اظہار ہو رہا ہے حالانکہ اس سے ہرگز نہ حضرت علی رضی اللہ عنہ پر کوئی حرف آتا ہے نہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ پر، اس لئے کہ یہ واقعہ حرمتِ شراب کے آخری اور قطعی حکم سے پہلے کا ہے۔ جو سورۃ المائدہ کی آیات نمبر 90 تا 92 میں نازل ہوا اور وہیں آیت نمبر 93 میں یہ وضاحت موجود ہے کہ کسی شے کی حرمت کے قطعی اور حتمی حکم سے قبل اہل ایمان نے جو کھایا پیا ہو اس پر کوئی گرفت نہیں ہوگی۔

بہر حال میرے نزدیک حضرت علی رضی اللہ عنہ یا دوسرے جلیل القدر صحابہ کرام کی محبت اور عقیدت ہر مسلمان پر لازم ہے اور میں بھی ان کی جناب میں گستاخی کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔ تاہم میرے بیان سے اگر کچھ حضرات کے جذبات کو ٹھیس لگی ہے تو میں ان سے معذرت خواہ ہوں۔ اللہ ہم سب کو حق بات سمجھنے کی توفیق دے۔ آمین!

ڈاکٹر اسرار احمد

(بانی تنظیم اسلامی وداعی تحریک خلافت)

دیوبندی دارالعلوم کا فتویٰ: مولوی طارق جمیل نے ناجائز فعل کا ارتکاب کیا ہے

سوال: جناب مفتی صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ گزارش ہے کہ ایک جلسہ میں مقرر نے یوں تقریر کی "حضرت خولہ بنت ثعلبہ نے عمر کو یوں نصیحت کی وہ عورت کہنے لگی۔ ایک زمانہ تھا تو عمری عمری کہلاتا تھا پھر تجھے عمر کہنے لگے پھر تو امیر المومنین بن گیا۔ اللہ سے ڈر کر رہا کر تو حضرت عمر بھیگی بلی بنے سنتے رہے۔ جب وہ عورت چلی گئی تو لوگوں نے کہا امیر المومنین آپ اس بڑھیا کی خاطر کھڑے ہو گئے۔ کہا ارے ارے بدھو جانتا ہے یہ عورت کون تھی۔ یہ وہ ہے جس کی عرش پر رب نے سنی تھی۔ زمین پر میں کیسے نہ سنتا یہ خولہ ہے خولہ خولہ بنت ثعلبہ

جواب طلب امور یہ ہیں (1) کیا یہ واقعہ اسی طرح ہے؟

(2) کیا خط کشیدہ الفاظ اہانت (توہین) امیر المومنین کی نشاندہی نہیں کرتے؟

(3) کیا ایسے ذاکر (مقرر) کے پیچھے نماز ہو سکتی ہے؟

(4) ان الفاظ میں توہین صحابہ کرنے والے اہلسنت والجماعت ہیں یا نہیں؟

(5) ایسے مقرر کا وعظ سننا چاہیے یا نہیں؟

تفصیلی جواب عنایت فرما کر ممنون فرمائیں۔

مورخہ 3 اکتوبر 2007ء

سائل قمر الاسلام کھاریاں

نوٹ: [illegible]

الجواب وباللہ التوفیق

① شریعت مطہرہ کی رو سے یہ واقعہ درست ہے جو کہ علامہ قرطبیؒ نے اپنی تفسیر احکام القرآن میں یوں نقل کیا ہے: وقد مر بها عمر بن الخطاب رضي الله عنه في خلافته والناس معه على حمار فاستوقفته طويلا ووعظته وقالت يا عمر قد كنت تدعى عميرا ثم قيل لك عمر ثم قيل لك أمير المؤمنين فاتق الله يا عمر فإنه من أيقن بالموت خاف الفوت ومن أيقن بالحساب خاف العذاب وهو واقف يسمع كلامها فقيل له يا أمير المؤمنين أتقف لهذه العجوز هذا الوقوف فقال والله لو حبستني من أول النهار إلى آخره لا زلت إلا للصلاة المكتوبة أتدرون من هذه العجوز هي خولة بنت ثعلبة سمع الله قولها من فوق سبع سماوات أيسمع رب العالمين قولها ولا يسمعه عمر؟

اور تفسیر معارف القرآن نے بحوالہ ابن کثیر اس کا ترجمہ یوں نقل کیا ہے: ایک روز فاروق اعظمؓ ایک مجمع کے ساتھ چلے جا رہے تھے۔ یہ عورت حضرت خولہؓ سامنے آکر کھڑی ہو گئیں۔ کچھ کہنا چاہتی تھیں، حضرت عمرؓ نے راستہ میں ٹھہر کر ان کی بات سنی۔ بعض لوگوں نے کہا کہ آپ نے اس بڑھیا کی خاطر اتنے بڑے مجمع کو روکے رکھا۔ تو آپ نے فرمایا کہ خبر ہے یہ کون ہے؟ یہ وہ عورت ہے جس کی بات اللہ تعالیٰ نے سات آسمانوں کے اوپر سنی، میں کون تھا کہ ان کی بات کو ٹال دیتا۔ واللہ اگر یہ خود بھی رخصت نہ ہوتیں تو میں رات تک ان کے ساتھ یہیں کھڑا رہتا۔

تبلیغی جماعت کے مولوی طارق کی دعا کے الفاظ

آجا اللہ! آج ہمارا استقبال کرلے۔ یا اللہ یہ اکثر مجمع نوجوانوں کا بیٹھا ہوا ہے۔ ہماری ماؤں بہنوں کی عزتیں سربازار نیلام ہوگئیں۔ اب تو آجا اب تو آجا بڑی دیر ہوگئی اے اللہ! رمضان تو جا رہا ہے تو نہیں آرہا تو آجا پہلے آسمان پر آ ہی چکا ہے تھوڑا اور بھی نیچے آجا! آجا!

آج تو تیرے سامنے ضد کرنے کو جی چاہتا ہے یا اللہ! تیرے آگے لوٹ پوٹ ہونے کو جی چاہ رہا ہے۔

اے مولیٰ کریم! تو سامنے آجا تجھ سے لپٹنے کو جی چاہتا ہے تیرے پاؤں پکڑنے کو جی چاہ رہا ہے۔ تیری منتیں کرنے کو جی چاہ رہا ہے تو ہمارے سامنے آجا ہم تیرے پاؤں پکڑنا چاہتے ہیں۔ ہم تجھ سے لپٹ کر رونا چاہتے ہیں۔ ہم تجھ سے چمٹنا چاہتے ہیں مولا! تو آجا آجا تو آ کر اس بگاڑ کو ختم فرما اگر تو آج بھی نہ آیا تو پھر کب آئے گا یا اللہ اب تو بڑی دیر ہوگئی ہے آجا آجا۔

اے اللہ! ہم تو روز اپنے گھر میں جھاڑو دیتے ہیں روزانہ پانی سے صاف کرتے ہیں تیرا آنگن گندا ہوگیا ہے آجا اسے دھودے۔ آج تو آ ہی جا یا اللہ! ایک دفعہ کہہ دے میں آرہا ہوں اے اللہ!

(مورخہ 12 نومبر 2003ء بمقام مسجد عائشہ فیصل آباد پنجاب میں جمعۃ الوداع کے موقع پر تبلیغی جماعت کے مولوی طارق جمیل کے ان کفریہ کلمات پر شرعاً کیا حکم لگے گا۔ اس کے متعلق ایک مفتی صاحب کا فتویٰ ملاحظہ فرمائیں۔

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام و مفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں زید ایک مجمع میں اس طرح دعا کرتا ہے کہ "اے اللہ تو پہلے آسمان پر تو آ ہی گیا ہے اب نیچے بھی آجا! تجھ سے لپٹنے کو جی چاہ رہا ہے تیرے پاؤں پکڑنے کو جی چاہ رہا ہے ہم تیرے پاؤں پکڑنا چاہتے ہیں ہم تجھ سے چمٹنا چاہتے ہیں اگر آج بھی نہ آیا تو کب آئے گا" اس الفاظ میں دعا کرنا کیسا؟ کہ اس میں اللہ تعالیٰ کے لئے جسم مانا گیا ہے اب زید کے لئے کیا حکم ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

زید کا دعا کے لئے مذکور بالا دونوں جملے کہنا کفریہ قول ہیں کہ پہلے جملہ میں اللہ عزوجل کے لئے مکان ثابت کیا گیا ہے۔ جبکہ دوسرے جملہ میں اللہ عزوجل کے لئے جسم مانا گیا ہے۔ حالانکہ اللہ عزوجل کے لئے مکان اور جسم ثابت کرنا کفر ہے۔ فتاویٰ عالمگیری میں ہے "یکفر باثبات المکان الله تعالى" یعنی اللہ تعالیٰ کے لئے مکان ثابت کرنا کفر ہے (فتاویٰ عالمگیری جلد دوم صفحہ نمبر 295 دار الفکر) اسی طرح شیخ الاسلام امام احمد رضا خان صاحب علیہ الرحمہ و الغفار کے حوالے سے نقل فرماتے ہیں کہ ضروریات دین میں سے کسی چیز کا منکر ہو تو کافر ہے مثلاً یہ کہنا کہ اللہ تعالیٰ اجسام کی مانند جسم ہے
(فتاویٰ رضویہ جلد 14 صفحہ نمبر 250 رضا فاؤنڈیشن لاہور)

لہٰذا کہنے والے پر توبہ و تجدید ایمان فرض ہے اور اگر شادی شدہ ہے تو تجدید نکاح بھی کرے۔

واللہ تعالیٰ و رسولہ الاعلیٰ اعلم عزوجل و صلی اللہ علیہ وسلم

مفتی ابو صالح محمد قاسم القادری

دار الافتاء اہلسنت کنز الایمان مسجد (گرو مندر) بابری چوک

تاریخ ۱۷ جمادی الاولیٰ ۱۴۲۶ھ بمطابق 25 جون 2005ء

محترم حضرات! آپ نے مولوی طارق جمیل نے یہ دعا کروائی اب طارق جمیل کے دعائیہ کلمات پر کفر کا فتویٰ ملاحظہ فرمایا۔ ہمیں افسوس ہے کہ اب تک مولوی طارق جمیل نے علی الاعلان کفر سے توبہ نہیں کی۔ معلوم ہوا کہ مولوی طارق جمیل اب تک اپنے کفر پر قائم ہے لہٰذا ایسے شخص کی تقاریر سننا کیسٹیں اور سی ڈیز خریدنا اور فروخت کرنا شرعاً حرام ہے۔ مسلمانوں کو اس سے بچنا چاہیے۔

نوٹ: مولوی طارق جمیل کی یہ کیسٹ ان مکتبوں سے طلب فرمائیں۔

☆ مکتبہ لقمان اشرف نزد شہید مسجد کھارادر کراچی

☆ ضیاء ٹیپ اینڈ کیسٹ سنٹر شہید مسجد کھارادر کراچی

☆ مکتبہ غوثیہ جمیل فیضان مدینہ پرانی سبزی منڈی کراچی

(حصہ دوم)

(غیر مقلّد) اہلحدیث، نجدی
اور سعودی مولویوں کی
گستاخیاں اور بے ادبیاں
اُنہیں کی کتابوں سے

سعودی نجدیوں کے امام محمد بن عبدالوہاب نجدی نے اپنی کتاب میں لکھا کہ انبیاء کرام بھی لا الہ الا اللہ کی فضیلت جاننے کے محتاج تھے (معاذ اللہ)

کتاب التوحید

التوحید

الذی هو حق الله على العبيد

تالیف

مجدد الدعوة الاسلامية شيخ الاسلام

محمد بن عبدالوہاب

۱۱۱۵ھ — ۱۲۰۶ھ

ترجمہ و تخریج

عطاء اللہ ثاقب

ناشر

انصار السنة المحمدية

لاہور پاکستان

⑧ انبیائے کرام علیہم السلام بھی لا الہ الا اللہ کی فضیلت جاننے کے محتاج تھے۔

⑨ اس بات پر بطور خاص غور کرنا ضروری ہے کہ لا الہ الا اللہ تمام چیزوں سے بھاری ہے مگر بہت سے بدقسمت لا الہ الا اللہ کہنے والوں کی ترازو ہلکی ہوں گی۔

⑩ اس بات کی صاف تصریح موجود ہے کہ آسمانوں کی طرح زمین کے بھی سات طبقے ہیں۔

⑪ زمینوں اور آسمانوں میں آبادیاں ہیں۔

⑫ اللہ کریم کی صفات کا ثبوت، بخلاف اشعریہ کے (وہ صفات الٰہیہ کا انکار کرتے ہیں۔)

ج حضرت انس رضی اللہ عنہ کی حدیث جب آپ کی سمجھ میں آجائے گی تو آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ حضرت عتبان رضی اللہ عنہ کی حدیث میں یہ فرمانا "فَإِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ عَلَى النَّارِ مَنْ قَالَ لَا إِلَٰهَ إِلَّا اللَّهُ يَبْتَغِي بِذَٰلِكَ وَجْهَ اللَّهِ" سے مقصود شرک چھوڑنا ہے نہ کہ محض زبان سے کلمہ کی شہادت۔

کتاب التوحید صفحہ ۴۳ کا اصل فوٹو

کتاب التوحید کا صفحہ ٹائیٹل

☆ انبیاء کرام علیہم السلام نے تو پوری دنیا کو کلمہ کی فضیلت بتائی، وہ کیسے محتاج ہو سکتے ہیں لہذا ماننا پڑے گا کہ محمد بن عبدالوہاب نجدی کے دل میں انبیاء کرام کا بغض تھا۔

وہابیوں کے پیشوا محمد بن عبدالوہاب نجدی نے مسلمانان اہلسنت کو مشرکین کا بھائی اور مزارات کو بت خانہ قرار دیا (معاذاللہ)

وزارت اسلامی امور واوقاف ودعوت وارشاد کی شائع کردہ
بتعاون مؤسسۃ ابراہیم بن عبدالعزیز آل ابراہیم الخیریہ

علامہ ابن القیم کی مشہور تصنیف "زاد المعاد"

مختصر زاد المعاد

تالیف

شیخ الاسلام محمد بن عبدالوہاب

رحمہ اللہ تعالیٰ

ترجمہ

سعید احمد قمر الزمان الندوی

وزارت کے شعبہ مطبوعات ونشر کی زیر نگرانی طبع شدہ

۱۳۲۹ھ

ہی کو اس بات کا موقع دیں کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو روضہ عائشہ کی گود کی خوشخبری سنائیں" تاکہ وہی آپ کی فرحت و مسرت کا سبب بنیں۔ چنانچہ اس سے معلوم ہوا کہ یہ جائز ہے کہ کوئی اپنے دوسرے بھائی سے درخواست کرے کہ وہ اسے ایک نیکی کرنے کا موقع دے۔

بعض علماء کا یہ قول صحیح نہیں کہ نیکیوں میں ایثار کرنا جائز نہیں" حالانکہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اپنے گھر کے اندر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے جوار رحمت میں دفن ہونے کے معاملہ میں اپنے آپ پر ترجیح دے دی" اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی درخواست پر انہیں ناگواری نہیں ہوئی" بلکہ اس کی تکمیل فرمائی۔

۲۔ اس سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ شرک اور طاغوتی مقاموں کو ایک دن بھی باقی نہ رکھا جائے" بلکہ ان کو منہدم کر دیا جائے جبکہ انہیں مٹانے اور ختم کرنے کی استطاعت ہو گئی ہو۔ کیونکہ یہ شرک و کفر کی علامات ہیں جو تمام برائیوں کی جڑ ہیں۔ اس لئے استطاعت ہوتے ہوئے انہیں قائم رہنے دینا جائز نہیں ہے۔

یہی حکم ان زیارت گاہوں کا بھی ہے جنہیں قبروں پر تعمیر کیا گیا ہے" اور اللہ کو چھوڑ کر ان کی پرستش کی جاتی ہے" جن پتھروں کی لوگ تعظیم کرتے ہیں" تبرک حاصل کرتے ہیں" نذر و نیاز پیش کرتے ہیں اور بوسہ دیتے ہیں" ان میں سے کسی کو قدرت کے بعد باقی رکھنا جائز نہیں۔ ان میں سے اکثر لات و عزیٰ و منات کے درجہ کے ہیں" بلکہ بعض کے ساتھ اس سے زیادہ شرک و خرافات کا رواج ہے" اور اللہ رحم فرمائے۔ آمین۔

ان مشرکوں کا یہ اعتقاد تھا کہ یہ بت پیدا کرتے ہیں" روزی دیتے ہیں" مارتے اور زندہ کرتے ہیں" بلکہ مشرکین بھی وہی اعمال کرتے تھے جو کہ آج کل ان کے مشرک بھائی اپنے یہاں صنم کدوں (مزارات) میں کرتے ہیں۔ اس طرح آج کے لوگ بھی اپنے سے پہلے لوگوں کے نقش قدم پر چل رہے ہیں اور ایک ایک مرحلہ پر انہی کی اتباع کر رہے ہیں۔

جہالت کے غلبہ اور علم کی کمی کے باعث اکثر لوگوں پر شرک کا غلبہ ہو چکا ہے" ان کے نزدیک نیکی بدی بن چکی ہے" اور بدی نیکی دکھائی دیتی ہے۔ سنت کو بدعت اور بدعت کو سنت کہنے لگے ہیں۔

بچوں کی نشوونما اور بڑوں کا بڑھاپا اسی میں گزر رہا ہے۔

شعائر اسلام غائب ہو چکے ہیں اور غربت اسلام نے شدت اختیار کر لی ہے۔ علماء کم ہو گئے ہیں"

غیر مقلد اہلحدیث مولوی نذیر حسین دہلوی نے اپنی کتاب میں لکھا کہ حضور ﷺ ایک مدت تک سیدہ عائشہ کی عفت دامنی پر شک میں مبتلا رہے، کلمہ طیبہ کا وظیفہ ثابت نہیں (معاذ اللہ)

ابن تیمیہ جسے اہلحدیث اپنا امام مانتے ہیں اس کی کتاب ''الوسیلہ'' میں تحریر ہے کہ شیاطین انبیاء، اولیاء یہاں تک کہ حضور ﷺ کی شکل میں بھی آسکتے ہیں (معاذ اللہ) جبکہ حدیث شریف میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ شیطان میری صورت میں نہیں آسکتا

اردو ترجمہ کتاب

الوسیلہ

تالیف

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ

اعداد و تقدیم

احسان الٰہی ظہیر

ادارہ ترجمان السنۃ شیش محل روڈ لاہور

الوسیلہ کا صفحہ ٹائٹل

قَالُوا سُبْحَانَكَ أَنْتَ وَلِيُّنَا مِنْ دُونِهِمْ بَلْ كَانُوا يَعْبُدُونَ الْجِنَّ أَكْثَرُهُمْ بِهِمْ مُؤْمِنُونَ ﴿﴾

وہ کہیں گے تو پاک ہے ہمارا تو تو ہی ولی ہے ان سے ہمارا کوئی تعلق نہیں بلکہ یہ لوگ جنوں کی عبادت کرتے تھے اکثر انہی کو مانتے تھے۔

(سبا: ۴۱)

فرشتے شرک میں کسی کی امداد نہیں کرسکتے نہ جماعت میں نہ صحبت میں اور نہ وہ اسے پسند کرتے ہیں مگر شیاطین بھی کبھی ان کی مدد کرتے اور انسانی شکل میں ان کے سامنے نمودار ہوتے ہیں اور وہ انہیں اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہیں پھر کبھی کوئی شیطان ان سے کہتا ہے میں ابراہیم ہوں، مسیح ہوں، محمد ہوں، خضر ہوں، ابوبکر ہوں، عمر ہوں، عثمان ہوں، علی ہوں یا فلاں شیخ طریقت ہوں اور کبھی ایک دوسرے کے متعلق بھی کہتے ہیں کہ یہ فلاں نبی یا فلاں شیخ یا خضر ہے حالانکہ سب کے سب جن ہی ہوتے ہیں اور ایک دوسرے کے متعلق شہادت دیتے ہیں۔ جنات بھی انسانوں کی مانند ہیں۔ ان میں بعض کافر، فاسق، مجرم اور جاہل ہیں جیسے دوسرے مسلمان، عابد، عبادت گزار اور مطیع و فرمانبردار ہیں۔ ان میں بعض ایسے بھی ہوتے ہیں جو کسی شیخ سے محبت کرنے لگتے ہیں اس کا لباس وغیرہ پہنتے ہیں اور جنگلوں میں دکھائی دیتے ہیں اور گمراہ لوگوں کو کھانے پینے کی چیزیں دیتے، راستہ بتاتے اور مستقبل میں پیش آنے والے واقعات بتاتے ہیں۔ دیکھنے والا دھوکہ میں آجاتا ہے اور یقین کرلیتا ہے کہ اس نے فلاں بزرگ یا فلاں شیخ کو دیکھا ہے حالانکہ اس نے صرف ایک جن اور شیطان کو دیکھا ہوتا ہے کیونکہ شرک، بہتان اور طغیان میں فرشتے کسی کی امداد نہیں کرتے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے۔

قُلِ ادْعُوا الَّذِينَ زَعَمْتُمْ مِنْ دُونِهِ فَلَا يَمْلِكُونَ كَشْفَ الضُّرِّ عَنْكُمْ وَلَا تَحْوِيلًا أُولَئِكَ الَّذِينَ يَدْعُونَ يَبْتَغُونَ إِلَى رَبِّهِمُ الْوَسِيلَةَ أَيُّهُمْ أَقْرَبُ وَيَرْجُونَ رَحْمَتَهُ وَيَخَافُونَ عَذَابَهُ إِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ

آپ کہہ دیجئے کہ اللہ کے سوا جن لوگوں کو تم اختیار والے سمجھتے ہو ان کو پکارو پھر وہ تم سے تکلیف نہ دور کرسکیں گے اور نہ پھیر سکیں گے جن لوگوں کو یہ لوگ پکارتے ہیں وہ خود اپنے پروردگار کے پاس قرب چاہتے تھے کہ کون زیادہ مقرب ہے۔ اور اس کی رحمت کی امید رکھتے تھے اور اس کے عذاب سے ڈرتے تھے تحقیق تیرے پروردگار کا عذاب واقعی ڈرنے

کتاب الوسیلہ صفحہ ۱۴۰ کا اصل فوٹو

غیر مقلدین اہلحدیث اور سعودیوں کے پیشوا ابن تیمیہ نے قبرِ رسول ﷺ پر دعا کو سخت حرام لکھا (حالانکہ ہر مسلمان قبرِ رسول ﷺ پر ہاتھ اٹھا کر اللہ تعالیٰ ہی سے دعا کرتا ہے۔ کوئی رسول اللہ ﷺ سے دعا نہیں مانگتا) اس کے باوجود ایسا فتویٰ دیا

فکر و عقیدہ کی گمراہیاں
اور
صراطِ مستقیم کے تقاضے

تالیف:
شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ

اردو قالب:
مولوی عبدالرزاق ملیح آبادی

دارالسلام

قبرِ نبوی کے پاس دعا

وہاں نماز پڑھنا بلکہ دعا کی حرمت اس سے بھی زیادہ ضروری ہے کیونکہ یہ دعا مخلوق کے لیے سخت فتنہ ہے' شرک کا دروازہ کھولنے والی اور ایمان کا دروازہ بند کرنے والی چیز ہے' لہٰذا جس مسلمان کو اپنا ایمان عزیز ہے اور اسے اپنی آخرت سنوارنے کا خیال ہے' اسے اس بدعت سے ضرور بچنا چاہیے۔①

① [illegible]

187

☆ابن تیمیہ کی کتاب کے حاشیہ میں غیر مقلد اہلحدیث مولوی نے عوام اہلسنت کو عرب کے بت پرستوں سے بھی بڑا مشرک قرار دیا (معاذ اللہ)

وہابیوں کے پیشوا ابن تیمیہ نے حضور ﷺ کے فرمان کو نقل کرنے کے بعد اپنی من مانی شرح کردی

مزارات بناؤ

پاس نہ کی جائے اور یہ اس کے برعکس ہے جسے مشرک، عیسائی اور ان کے نقش قدم پر چلنے والے بہت سے نام نہاد مسلمان بعد میں کرنے لگے ہیں۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "اپنی نمازوں کا کچھ حصہ اپنے گھروں ہی میں پڑھا کرو اور گھروں کو قبریں مت بناؤ۔"[1] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: "اپنے گھروں کو مقبرے مت بناؤ، شیطان اس گھر سے بھاگ جاتا ہے جہاں سورۂ بقرہ پڑھی جاتی ہے۔"[2]

اس ممانعت کے بعد فرمایا کہ جہاں بھی ہو مجھ پر درود بھیجو وہ مجھے پہنچ جائے گا اگرچہ کتنی دور سے بھیجو۔[3] دوسری حدیث میں درود کے بجائے سلام کا لفظ ہے کہ آپ نے فرمایا: "تم کہیں بھی ہو مجھے تمہارا سلام پہنچ جائے گا۔"[4] یعنی تم میری قبر سے کتنے ہی فاصلے پر ہو تمہارا سلام پہنچ جائے گا، لہٰذا کوئی ضرورت نہیں کہ میری قبر کو ایسا مزار بناؤ جس کی ہمیشہ زیارت کی جائے اور کوئی حاجت نہیں کہ اسے عید بناؤ جہاں بار بار آنا ضروری ہو۔

بنا بریں درود و سلام آپ ﷺ تک پہنچا دیے جانے کے بارے میں متعدد احادیث وارد ہوئی

1. صحیح البخاری، الصلاۃ، باب کراهیة الصلاة فی المقابر، حدیث: 432 و صحیح مسلم، صلاة المسافرین، باب استحباب صلاة النافلة فی بیته ... الخ، حدیث: 777۔
2. صحیح مسلم، صلاة المسافرین، باب استحباب صلاة النافلة فی بیته ... الخ، حدیث: 780۔
3. مصنف ابن أبی شیبة: 2/83 و صحیح ابن خزیمة ... و ابن عساکر ... مصنف عبدالرزاق ... سنن أبی داود، المناسك، باب زیارة القبور، حدیث: 2042 و مسند أحمد: 367/2۔
4. مصنف ابن أبی شیبة: 2/83 و مسند أبی یعلی ... و فضل الصلاة علی النبی ﷺ لإسماعیل القاضی ... سنن أبی داود، المناسك، باب زیارة القبور، حدیث: 2042 و مسند أحمد: 367/2۔

☆ ابن تیمیہ نے حضور ﷺ کی طرف منسوب کرتے ہوئے اپنی طرف سے لکھ دیا کہ تم میری قبر سے کتنے ہی فاصلہ پر ہو، تمہارا سلام پہنچ جائے گا لہٰذا کوئی ضرورت نہیں کہ میری قبر کو ایسا مزار بناؤ جس کی ہمیشہ زیارت کی جائے (معاذ اللہ)

وہابیوں کے پیشوا ابن تیمیہ نے ایک حدیث کے سوا تمام رجب کی فضیلت والی احادیث کا انکار اور انہیں جھوٹا قرار دے دیا

زمانی و مکانی عیدیں

عاشورہ میں ماتم کرتے ہیں تو انھوں نے ان کی ضد میں اس دن کو عید قرار دے دیا حالانکہ دونوں کے اعمال یکساں طور پر بدعت اور باطل ہیں۔ دونوں میں بدعت اور گمراہی موجود ہے اگرچہ شیعہ حضرات یعنی رافضی جھوٹ میں بڑھے ہوئے ہیں اور مجموعی طور پر ان کے اعمال زیادہ برے ہیں لیکن کسی کے لیے جائز نہیں کہ دشمنی یا ضد میں شریعت الٰہی کو بدل ڈالے۔ جس طرح رافضیوں کی بدعتیں مکروہ ہیں اسی طرح ناصبیوں کی بھی مکروہ ہیں۔ شیطان کی غرض اس کے سوا کچھ نہیں کہ مخلوق کو صراط مستقیم سے ہٹا دے۔ اگر اسے اس میں کامیابی ہو جاتی ہے تو پھر وہ پروا نہیں کرتا کہ کون سا شخص گمراہوں کی کس جماعت میں جاتا ہے۔

ماہ رجب: اسی قبیل سے ماہ رجب ہے۔ یہ حرمت والے مہینوں میں سے ایک ہے۔ نبی پاک ﷺ سے مروی ہے کہ جب رجب کا مہینہ آتا تو آپ دعا کرتے تھے کہ "یا اللہ! ہمیں اور ہمارے لیے رجب اور شعبان کے مہینوں میں برکت عطا فرما اور رمضان تک پہنچا۔"① اس کے علاوہ رجب کی فضیلت میں کوئی حدیث ثابت نہیں بلکہ جتنی روایات اس بارے میں بیان کی جاتی ہیں تمام کی تمام جھوٹ ہیں۔

جس حدیث کے بارے میں معلوم نہ ہو کہ جھوٹی ہے اس کا فضائل میں روایت کرنا جائز ہو سکتا ہے لیکن جب علم ہو جائے کہ جھوٹی ہے تو پھر کسی حال میں بھی اس کی روایت جائز نہیں الا یہ کہ ساتھ ہی اس کی حقیقت بھی بیان کر دی جائے۔ کیونکہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے: "جو کوئی مجھ سے حدیث روایت کرتا ہے اور وہ جان چکا ہوتا ہے کہ وہ جھوٹی ہے تو وہ خود بھی جھوٹ بولنے والوں میں سے ایک ہے۔"②

---

① مسند احمد: 259/1 [illegible]

② صحیح مسلم، مقدمۃ الکتاب، باب وجوب الروایۃ عن الثقات وترک الکذابین... حدیث: 1

72

☆ اس سے ابن تیمیہ کی کم علمی اور جہالت کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے

وہابیوں کے پیشوا ابن تیمیہ نے پندرہ شعبان کا روزہ رکھنے، اس میں اچھے کھانے پکوانے اور مساجد میں اجتماع کرنے کو بدعت قرار دے دیا

فکر و عقیدہ کی گمراہیاں
اور
صراطِ مستقیم کے تقاضے

تالیف: شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ

اردو قالب: [illegible]

دارالسلام

فکر و عقیدہ کی گمراہیاں اور صراط مستقیم کے تقاضے

زمانی و مکانی عیدیں

اسی قبیل سے شعبان کی پندرھویں رات ہے۔ متعدد احادیث و آثار سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ رات بہت فضیلت والی ہے۔ (مگر یہ ساری روایتیں ضعیف اور متکلم فیہ ہیں۔) سلف صالحین میں سے بعض لوگ اسے نماز کے ساتھ مخصوص کرتے تھے جب کہ بہت سے علمائے سلف نے اس کی فضیلت سے انکار کیا ہے۔ بہر حال بہت سے اہل علم کا رجحان انھی ضعیف روایات کی بنیاد پر اس طرف ہے کہ وہ فضیلت رکھتی ہے۔ امام احمد رحمہ اللہ کا بھی یہی خیال ہے۔ البتہ اس دن کا خاص روزہ رکھنا شریعت میں کوئی اصل نہیں رکھتا بلکہ اس روزے کو مکروہ کہا جائے گا۔ اسی طرح اس دن کو عید بنانا، اس میں طرح طرح کے کھانے پکانا اور آرائش کرنا بھی بدعت ہے۔ اسی طرح مسجدوں میں اس رات جمع ہونا، ایک خاص قسم کی نماز پڑھنا بھی بدعت ہے جسے "صلاۃ الفیہ" کہتے ہیں۔ نفل نماز کے لیے وقت، تعداد اور مقدار کی تعیین کے ساتھ اجتماع کرنا مکروہ ہے اور شرعاً روا نہیں۔

اگر ہر رات کی علیحدہ علیحدہ فضیلت بیان کر کے اس کو کسی نماز کے ساتھ خاص کرنا جائز ہو پھر تو عیدین کی راتوں اور عرفہ کی رات میں ان کی مثل یا اس سے کم و بیش نمازیں ایجاد کر لی جائیں۔ جس طرح کہ بعض متصوفین رجب کی پہلی رات میں جماعت کے ساتھ نماز پڑھی جاتی ہے وہ بھی مکروہ ہے۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ بعض دیہاتوں میں نماز مغرب کے بعد لوگ ایک نماز پڑھتے ہیں اور اس کا ثواب والدین کو بخشتے ہیں۔ اس نماز کا نام "صلوۃ بر الوالدین" رکھا گیا ہے یا جیسا کہ بعض لوگ ہر رات دنیا کے تمام مرنے والے مسلمانوں کے لیے باجماعت نماز پڑھتے ہیں تو یہ اور اس قسم کی تمام باجماعت نمازیں بدعت ہیں اور ان سے اجتناب لازمی ہے۔ بلاشبہ بعض اوقات میں نفل پڑھنا مستحب ہے۔ جماعت کے ساتھ بھی نفل نماز پڑھنا جائز ہے مگر اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ پابندی کے ساتھ نفل نمازیں مقرر کر لی جائیں اور انھیں فرض نمازوں کی طرح پڑھا جائے۔

73

☆ غیر مقلد اہلحدیث اور سعودیوں کے پیشوا شیخ ابن تیمیہ نے کبھی زندگی میں احادیث کا مطالعہ کیا ہوتا تو یہ اپنی کتاب میں یہ نہ لکھتا۔

حدیث شریف: حضرت مولیٰ علی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ جب شعبان کی پندرھویں رات ہو تو رات کو قیام کرو۔ دن میں روزہ رکھو کیونکہ اللہ تعالیٰ اس رات میں سورج غروب ہوتے ہی آسمان دنیا کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور فرماتا ہے کہ کون مجھ سے مغفرت طلب کرتا ہے کہ میں اس کی مغفرت کروں۔ کون مجھ سے رزق طلب کرتا ہے کہ میں اسے رزق دوں۔ کون مبتلائے مصیبت ہے کہ میں اسے عافیت دوں۔ اس طرح صبح تک ارشاد ہوتا رہتا ہے (سنن ابن ماجہ، جلد اول، باب ما جاء فی لیلۃ النصف من شعبان حدیث 1446، ص 398، مطبوعہ فرید بک ڈپو لاہور)

حدیث شریف: حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا، اللہ تعالیٰ شعبان کی پندرھویں شب کو ظہور فرماتا ہے اور مشرک و چغل خور کے علاوہ سب کی بخشش فرما دیتا ہے (سنن ابن ماجہ جلد اول، باب ما جاء فی لیلۃ النصف من الشعبان، حدیث 1448، ص 399، مطبوعہ فرید بک لاہور)

اہلحدیث پیشوا وحید الزماں کا عقیدہ: اللہ جب آسمانِ دنیا کی طرف نزول فرماتا ہے تو عرش معلی اس سے خالی رہتا ہے، یہ قول زیادہ صحیح ہے (معاذ اللہ) اور ابن تیمیہ کا قول بدتر از بول کہ اللہ تعالیٰ عرش سے اس طرح اترتا ہے جس طرح میں قبر سے اترتا ہوں (معاذ اللہ)

۳۱

والاصل کما قال کل یوم ہو فی شان ولا یجوز اطلاق الحرکۃ والانتقال علی فعلہ
وان صح علیہ الحرکۃ والانتقال من مکان الی مکان کما قال وجاء ربک وقال
ہل ینظرون الا ان یاتیہم اللہ وفی الحدیث اتیتہ ہرولۃ واخرج البخاری
وابن الاثرم فی کتاب السنۃ عن فضیل بن عیاض احد الاولیاء الکرام و
الائمۃ العظام قال اذا قال لک الجہمی انا اکفر برب یزول عن مکانہ فقل
انا اؤمن برب یفعل ما یشاء وقال الحافظ عبد الرحمن بن مندۃ انہ تعالی
نزل یخلو منہ العرش وہذا ہو الاصح وحکی عن ابن تیمیۃ انہ ینزل کما
انا انزل عن المنبر وفی حدیث النزول ثم یعرج الجبار الی کرسیہ والصعود
والنزول والمجیء والاتیان لا تتصور الا بالحرکۃ والانتقال واخطأ الشیخ علی
حسن صاحبنا حیث قال تبعا لشیخنا ابن جریر الطبری کما یعم علی الانتقال انہ
لم یرد دلیل شرعی علی استحالتہ ولکن اللہ اخطأ الیافعی الشافعی حیث
قرر مذہب السلف انہ تعالی بریء من الحرکۃ والانتقال ثم عزاہ الی شیخنا
عبد القادر الجیلی اقول واحد واحد من السلف علی تلک البراءۃ
نعم حرکۃ وانتقال بلا کیف لا یشابہ حرکتنا وانتقالنا کما ان حدوث
حدثنا الحرکۃ والانتقال عبارۃ عن ظہورہ وتجلیہ فی محل آخر غیر المحل الاول
وہو صحیح بلا مریۃ ومن ہہنا قال امامنا احمد بن حنبل فی رسالۃ الی
مسدد بن مسرہد انہ سبحانہ اذا نزل لا یخلو منہ العرش والتفصیل و
الظہور فی مکانین مختلفین او فی امکنۃ مختلفۃ حتی ان واحد
لا یستحیل فی ذات اللہ تعالی تمکن الملک فی مکانین مختلفین فی آن

ہدیۃ المہدی صفحہ ۳۱

غیر مقلدین اہلحدیث پیشوا وحید الزماں اپنی کتاب میں لکھتا ہے کہ مقلدین یعنی حنفی، شافعی، حنبلی اور مالکی بدعتی مسلمان ہیں

غیر مقلدین کی حقیقت افروز کتاب

ہدیۃ المہدی

عربی اردو

مصنفہ

علامہ وحید الزمان

مترجم

علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ

چشتی کتب خانہ فیصل آباد

0300-6674752 0300-7681230

Email.Chishtikutabkhana@gmail.com

(۱۳)

اور نجات شرعاً متعین ہیں۔

سب مقلدین تو میں کہتا ہوں وہ بدعتی مسلمان ہیں اُن کے پیچھے بالکراہت نماز جائز ہے بشرطیکہ کتاب وسنت اور اہل حدیث کی اہانت نہ کرتے ہوں اور اُن کا عقیدہ ہو کہ مجتہد پر نبی علیہ السلام کی اتباع مقدم ہے ورنہ وہ کافر ہیں اور اُن کے پیچھے نماز جائز نہیں۔

کبیرہ گناہوں کا تعین

فصل: کبیرہ کی حد اور کبائر کے تعین میں اقوال پر اختلاف کرتے ہیں درست یہ ہے کبیرہ وہ گناہ ہے جس گناہ کا دلیل قطعی کے ساتھ علم ہو اور اس پر وعید وارد ہوئی ہو اکبر الکبائر یعنی سب سے بڑے گناہوں میں بڑا گناہ اللہ تبارک وتعالیٰ کے ساتھ شرک اور کفر ہے، پھر ناحق خودکشی کرنا اور پاکدامن مومنہ عورتوں پر تہمت لگانا، زنا، شراب خوری، میدان جہاد سے فرار ہونا، جادو، ظلماً یتیم کا مال کھانا، والدین کی نافرمانی کرنا، حرم میں الحاد کرنا، سود کھانا، چوری کرنا، اور اس کے علاوہ جو چیز احادیث میں وارد ہوئی ہے اور صغیرہ گناہ پر اصرار کرنے سے بھی کبیرہ ہو جاتا ہے، اگر آپ زیادہ تفصیل چاہتے ہیں تو شیخ ابن حجر مکی شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی کتاب الزواجر عن اقتراف الکبائر کی طرف رجوع کریں۔

جب معصیت مطلق ہے تو کفر وفسق پر مشتمل ہے اور جب فسق ایمان کے مقابل ہوگا تو اس سے مراد کفر ہے جیسا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا۔

افمن کان مومنا کمن کان فاسقا — تو کیا جو ایمان والا ہے اس جیسا ہو جائے گا جو بے حکم ہے

اہلحدیث پیشوا مولوی وحید الزماں کے نزدیک رامچند ر نبی ہے (معاذ اللہ)

غیر مقلدین کی حقیقت افروز کتاب

ہدیۃ المہدی
عربی اُردو

مصنفہ
علامہ وحید الزمان

مترجم
علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ

چشتی کتب خانہ فیصل آباد
0300-6674752 0300-7681230
Email.Chishtikutabkhana@gmail.com

١٥٥

حضرت اسحاق، حضرت یعقوب، حضرت یوسف، حضرت شعیب، حضرت موسیٰ، حضرت ہارون، حضرت یوشع، حضرت عزیر، حضرت داؤد، حضرت سلیمان، حضرت ایوب، حضرت ذوالکفل، حضرت زکریا، حضرت یحییٰ، حضرت الیاس، حضرت یسع، حضرت اشعیا، حضرت ارمیا، اور وہ حضرت مسیح ہیں، حضرت یحییٰ، حضرت دانیال، حضرت عیسیٰ ابن مریم ان پر قیامت تک صلوٰۃ و سلام ہو۔

رام چندر نبی ہے

ان میں سے قرآن پاک میں پچیس انبیاء کرام کا ذکر ہے اور اللہ تبارک و تعالیٰ نے دوسرے ملکوں کے انبیاء کرام کا تذکرہ نہیں فرمایا جیسا کہ ہندوستان، چین، یونان، فارس، بلاد اور بلاد افریقہ، بلاد امریکہ، جاپان اور برہما کے نبی ہیں کیونکہ عرب ان ممالک کو نہیں جانتے تھے اس لئے ان کا تذکرہ زیادہ فائدہ مند نہ تھا

ان میں سے بعض کی طرف اشارہ کر دیا جن کا قصہ ہم نے تجھ پر بیان کیا ہے اور بعض کا ذکر ہم نے بھی نہیں کیا لہٰذا ہمیں حق نہیں پہنچتا کہ جان بوجھ کر ان انبیاء کرام کا انکار کریں جن کا ذکر اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنی کتاب میں نہیں فرمایا اور لوگوں میں تواتر کے ساتھ پہچانے جاتے ہیں اگرچہ وہ لوگ کافر سمجھے جاتے ہیں کہ وہ انبیاء و مکلف تھے جیسا کہ ہندوؤں میں رام چندر، لچھمن اور کشن جی ہیں اور فارس کے درمیان زرتشت اور اہل چین و جاپان کے درمیان کنفیوشش اور بدھا ہیں اور اہل یونان کے درمیان سقراط اور فیثاغورث ہیں بلکہ ہم پر واجب ہے کہ ہم کہیں کہ ہم ایمان لاتے ہیں تمام انبیاء اور رسولوں پر اور ان میں سے کسی میں فرق نہ کریں اور ہم انہیں تسلیم کرتے ہیں اور انہیں کفر و شرک اور سرکشی سے منسوب کرنے سے بچتے ہیں۔

غیر مقلد مولوی کا قول: اللہ کے نیک بندوں سے مدد مانگنا شرک ہے، یہ خود اپنی بھی مدد نہیں کر سکتے، اول درجے کی جہالت ہے

(۷۱)

آئیے عقیدہ سیکھیے

س۔ ہمارا مددگار کون ہے؟

ج۔ ہمارا مددگار صرف اللہ تعالیٰ ہے۔

س۔ کیا اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی نبی یا ولی مددگار نہیں ہو سکتا؟

ج۔ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی بھی مددگار نہیں ہو سکتا۔

س۔ انبیاء کس سے مدد مانگتے تھے؟

ج۔ اللہ تعالیٰ سے مانگتے تھے جیسا کہ ہمارے نبی ﷺ نے جنگ بدر کے موقع پر اللہ تعالیٰ سے مدد مانگی۔

س۔ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور سے مدد مانگنا کیسا ہے؟

ج۔ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور سے مدد مانگنا شرک ہے۔

س۔ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی اور مددگار کیوں نہیں؟

ج۔ اس لئے کہ وہ تو خود اپنی مدد بھی نہیں کر سکتے۔

س۔ کیا اولیاء اور انبیاء اپنی مدد بھی نہیں کر سکتے؟

ج۔ اولیاء اور انبیاء اپنی مدد بھی نہیں کر سکتے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ شہید ہوئے اور اپنی مدد نہ کر سکے۔ نبی ﷺ جنگ احد میں زخمی ہوئے اور اپنی مدد نہ کر سکے۔

س۔ دلیل دیں کہ مدد صرف اللہ تعالیٰ سے مانگنی چاہیے۔

ج۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کا قول نقل فرماتا ہے۔ ﴿إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ﴾ (الفاتحہ:۵) ہم صرف تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور صرف تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں۔

۲۔ ﴿قَالَ مُوسَىٰ لِقَوْمِهِ اسْتَعِينُوا بِاللَّهِ وَاصْبِرُوا﴾ (الاعراف:۱۲۸) موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم سے فرمایا اللہ تعالیٰ کی مدد حاصل کرو اور صبر کرو۔

۳۔ ﴿وَمَا لَكُم مِّن دُونِ اللَّهِ مِن وَلِيٍّ وَلَا نَصِيرٍ﴾ (البقرۃ:۱۰۷) اور تمہارے

قرآن میں ارشاد ہوتا ہے: انما ولیکم اللہ ورسولہ والذین امنوا (سورۂ مائدہ آیت 55 پارہ 6)

ترجمہ: تمہارے مددگار نہیں مگر اللہ اور اس کا رسول اور ایمان والے

☆ جنگ یمامہ میں حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ اور تمام صحابہ کرام علیہم الرضوان نے حضور ﷺ سے بعد از وصال مدد مانگی

(حوالہ جات ملاحظہ ہوں: البدایہ والنہایہ جلد 6، ص 364، ابن اثیر جلد سوم، تاریخ طبری جلد سوم، ص 250)

☆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے حضور ﷺ کے وصال کے بعد یا محمداہ کہہ کر پکارا (ادب المفرد، مصنف: امام بخاری)

☆ امام بوصیری علیہ الرحمہ نے قصیدہ بردہ شریف میں حضور ﷺ سے مدد مانگی

یا اکرم الخلق مالی من الوذبہ سواک عند حلول الحادث العمم

اے بہترین خلق ﷺ آپ کے سوا میرا، کوئی نہیں کہ مصیبت عامہ کے وقت جس کی پناہ لوں

اہلحدیث مولوی طالب الرحمٰن نے جنت کی ضمانت دینے والے اور اپنے غلاموں کو نفع پہنچانے والے نبی ﷺ کو بے بس لکھا

آئیے عقیدہ سیکھیے (132)

ج۔ اللہ تعالیٰ کبھی کبھی ایمان والوں کی آزمائش فرماتا ہے مومن کو بقدر ایمان آزمایا جاتا ہے۔ کبھی بروں کے ہاتھوں سے نیکوں کو تکلیفیں پہنچائی جاتی ہیں تاکہ مخلصوں اور منافقوں میں تمیز ہو جائے۔

س۔ اللہ تعالیٰ بندے کو کیسے آزماتا ہے؟

ج۔ اللہ تعالیٰ بندے کو کبھی دے کر آزماتا ہے کبھی چھین کر آزماتا ہے۔

س۔ اگر کسی کو شیطان کی طرف سے تکلیف پہنچے تو کیا کرے؟

ج۔ اسے خندہ پیشانی سے سہہ لینا چاہیے اور ایمان پر قائم رہنا چاہیے۔

س۔ مسلمانوں کو ظاہری و باطنی تکلیف پر کیا کرنا چاہیے؟

ج۔ جس طرح مسلمانوں کو ظاہری مصائب پر صبر کرنا چاہیے اسی طرح باطنی تکلیفوں (جن وغیرہ کی ایذاؤں) پر بھی صبر سے کام لینا چاہیے۔ ان سے ڈر کر اپنے ایمان کو نہ بگاڑنا چاہیے یہ عقیدہ رکھنا چاہیے کہ در حقیقت ہر چیز خواہ تکلیف ہو یا آرام اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے۔

س۔ کیا اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی نبی یا ولی بھی نفع و نقصان کا مالک ہے؟

ج۔ کوئی شخص بے شک وہ نبی ہو یا ولی نفع و نقصان کا مالک نہیں وہ تو خود بے بس ہیں۔

س۔ کیا قبر والے بھی کسی کو نفع نقصان نہیں پہنچا سکتے؟

ج۔ قبر والے بھی کسی کو نفع و نقصان نہیں پہنچا سکتے۔

س۔ اللہ تعالیٰ اگر کسی کو نقصان پہنچانا چاہے تو کوئی اس کو بچا سکتا ہے؟

ج۔ اگر اللہ تعالیٰ اسے نقصان پہنچانا چاہے تو ساری دنیا مل کر بھی اسکو نقصان سے نہیں بچا سکتی۔

س۔ اللہ تعالیٰ اگر کسی کو فائدہ پہنچانا چاہے تو کیا کوئی اسے روک سکتا ہے؟

اہلحدیث مولوی طالب الرحمٰن نے جنت کی ضمانتیں دینے والے انبیاء کرام کو بے بس لکھا (معاذ اللہ)

وغیرہ۔

س۔ کیا انبیاء بھی بے بس ہیں؟

ج۔ اللہ تعالیٰ اپنے نبی سے کہتا ہے کہ آپ کہہ دیں کہ میں تمہارے نفع ونقصان پر اختیار نہیں رکھتا یہ نبی کی بے بسی کی دلیل ہے۔

س۔ کیا اولیاء اللہ کے بارے میں تصرف کا عقیدہ رکھنا شرک ہے؟

ج۔ بعض لوگ اولیاء اللہ کی اللہ تعالیٰ کی سی تعظیم کرتے ہیں اور یہ شرک ہے۔ اولیاء اللہ قطعی بے بس ہیں روزی پہنچانے میں آسمان سے مینہ برسانے اور زمین سے کچھ اگانے میں بھی بے بس ہیں۔

س۔ زمین وآسمان میں بسنے والوں کی اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں کیا حیثیت ہے؟

ج۔ انسان ہو یا فرشتہ اللہ تعالیٰ کا غلام ہے اللہ تعالیٰ کے سامنے اس کا اس سے زیادہ رتبہ نہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کے قبضے میں ہے اور عاجز و بے بس ہے اس کے اختیار میں کچھ نہیں سب کچھ مالک الملک کے اختیار میں ہے وہی سب پر قابض و متصرف ہے اس کے سامنے حساب وکتاب کے لیے ہر شخص حاضر ہونے والا ہے۔

س۔ دلیل دیں کہ اگر اللہ سماعت وبصارت چھین لے اور دلوں پر مہر لگا دے تو کوئی اور اس کو واپس نہیں لا سکتا؟

ج۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ﴿قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَخَذَ اللَّهُ سَمْعَكُمْ وَأَبْصَارَكُمْ وَخَتَمَ عَلَىٰ قُلُوبِكُمْ مَنْ إِلَٰهٌ غَيْرُ اللَّهِ يَأْتِيكُمْ بِهِ﴾ (الانعام: ۴۶) (اے نبی آپ) کہیے کہ بتلاؤ اگر اللہ تعالیٰ تمہاری سماعت اور بصارت بالکل لے لے اور تمہارے دلوں پر مہر کر دے تو اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی معبود ہے کہ یہ تم کو پھر دے دے۔

س۔ دلیل دیں کہ اللہ اگر ہمیشہ کے لیے رات یا دن کو مسلط کر دے تو کوئی اس کو تبدیل

اہلحدیث مولوی طالب الرحمٰن کی صرف تحریر پر غور کریں
آپ کو گستاخی اور بے ادبی کی بُو آئے گی

آیئے عقیدہ سیکھیے (150)

س۔ دلیل دیں کہ مخلوق کو اللہ تعالیٰ ہی غنی کرتا ہے؟

ج۔ اللہ تعالیٰ اپنے نبی ﷺ سے فرماتا ہے۔ ﴿وَوَجَدَكَ عَائِلًا فَأَغْنَىٰ﴾ (الضحیٰ: ۸) اس (اللہ تعالیٰ) نے تجھے تنگ دست پایا تو خوشحال کر دیا۔

۲۔ ﴿إِن يَكُونُوا فُقَرَاءَ يُغْنِهِمُ اللَّهُ مِن فَضْلِهِ﴾ (النور: ۳۲) اگر وہ فقیر ہیں تو اللہ اپنے فضل سے ان کو خوشحال کر دے گا۔

"رضا"

س۔ مرضی یا چاہت کس کی چلتی ہے؟

ج۔ اللہ تعالیٰ کی۔

س۔ کیا اللہ تعالیٰ کی مرضی کے بغیر کوئی کام نہیں ہوتا؟

ج۔ نہیں اللہ تعالیٰ کی مرضی کے بغیر کوئی کام نہیں ہو سکتا۔

س۔ کیا کسی نبی یا ولی کے چاہنے سے سارے کام نہیں ہوتے؟

ج۔ نبی یا ولی کے چاہنے سے بھی کوئی کام نہیں ہوتا جب تک کہ اللہ تعالیٰ نہ چاہے۔

س۔ جب تک اللہ تعالیٰ نہ چاہے کوئی کام نہیں ہوتا۔ اس کی مثال بیان کریں۔

ج۔ نبی اکرم ﷺ چاہتے تھے کہ آپ ﷺ کے چچا اور سب مکہ والے مسلمان ہو جائیں لیکن ابو طالب مسلمان نہ ہوئے اور بہت سے مشرکین مکہ بھی مسلمان نہ ہوئے۔

س۔ یہ کہنا صحیح ہے یا غلط کہ جو اللہ تعالیٰ اور اسکا رسول چاہے۔

ج۔ ایسی بات کہنا شرک ہے۔

س۔ دلیل دیں کہ اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے کرتا ہے؟

ج۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ﴿إِنَّ اللَّهَ يَفْعَلُ مَا يَشَاءُ﴾ (الحج: ۱۸) بیشک اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔

آیئے عقیدہ سیکھیے!

☆ کلمہ پڑھنے والا مسلمان ذرا سوچے کہ کیا اللہ تعالیٰ کے محبوب بندوں کے متعلق ایسے کلمات لکھنا گستاخی نہیں؟ نبی ﷺ کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا، لکھنے والے ذرا سوچیں! حضور ﷺ نے چاند کے دو ٹکڑے کئے، سورج پلٹایا، مردے زندہ کئے، مریضوں کو دست مبارک سے شفایاب فرمایا، کھاری کنوئیں لعاب دہن سے میٹھے فرما دیے، انگلیوں سے چشمے جاری فرما دیے، جنت کے ٹکٹ تقسیم کئے، اندھوں کو انکھیارا کر دیا، قیامت تک کے حالات بتا دیے اور قیامت کے دن جس کی چاہیں گے شفاعت فرمائیں گے۔ یہ سب کس کے چاہنے سے ہوا جو نبی ﷺ نے چاہا، وہ خدا تعالیٰ نے کر دیا۔ جو آپ کے چاہنے سے نہ ہوا، اس میں حکمتیں تھیں مگر ایسے الفاظ کا استعمال بے ادبی کی دلیل ہے

اہلحدیث مولوی طالب الرحمٰن نے نیازِ حسین، امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ اور حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ کی گیارہویں جس کا معنیٰ اصل میں ایصالِ ثواب ہے، اس کو شرک لکھ کر تمام مسلمانوں کو مشرک قرار دیا

آیئے عقیدہ سیکھئے (156)

ج۔ اس لئے کہ نذر عبادت ہی کی ایک قسم ہے اور اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کی عبادت جائز نہیں۔

س۔ نیاز کا کیا مطلب ہے؟

ج۔ نیاز اور چڑھاوے کا مطلب ایک جیسا ہے۔

س۔ نذر اللہ نیاز حسین کا کیا مطلب ہے؟

ج۔ نذر اللہ کا مطلب ہے اللہ تعالیٰ کے نام کی نذر اور نیاز حسین کا مطلب ہے حسین کے نام کی نیاز۔

س۔ نیاز حسین کہنا صحیح ہے یا غلط؟

ج۔ نیاز حسین کہنا شرک ہے۔

س۔ نیاز حسین کہنا شرک کیوں ہے؟

ج۔ نیاز حسین کہنا شرک اس لئے ہے کہ حضرت حسین رضی اللہ عنہ کسی چیز کے خالق ہیں اور نہ مالک۔

س۔ کیا نیاز حسین کھانی چاہیے؟

ج۔ نیاز حسین کھانا حرام ہے۔

س۔ نیاز حسین کھانا کیوں حرام ہے؟

ج۔ نیاز حسین کھانا اس لئے حرام ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نام کے علاوہ کسی اور کے نام کی دی ہوئی چیز سور اور مردار کی طرح حرام ہے۔

س۔ کیا گیارہویں والے پیر کے نام کی گیارہویں بھی حرام ہے؟

ج۔ ہاں گیارہویں والے پیر کی گیارہویں یا امام جعفر صادق کے نام کے کونڈے یا کسی پیر کے نام کا بکرا یا مرغا بھی حرام ہے۔

اہلحدیث سعودی مولوی اپنی کتاب میں لکھتا ہے کہ نیکی کے ارادے سے بھی مدینہ جانا کچھ فائدہ نہیں پہنچا سکتا

زيارة مسجد الرسول صلي الله عليه وسلم

[فضلها واحكامها]

تالیف

محمد شاهد محمد شفيق

داعية مكتب دعوة وتوعية الجاليات بالرس

ترجمہ

نور الدين داعية مركز توعية الجاليات بالقصيم

سلطلنا تمہیں زیادہ پڑھنا نبی اکرم ﷺ وصحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے ثابت نہیں۔

(۳) مسجد مدینہ میں داخل ہوتے ہوئے عمارتیں دیکھ کر یہ دعا: "اَللّٰهُمَّ هٰذَا حَرَمُ نَبِيِّكَ فَاجْعَلْهُ لِيْ وِقَايَةً مِّنَ النَّارِ وَ اَمَانًا مِّنَ الْعَذَابِ وَ سُوْءِ الْحِسَابِ" پڑھنا سنت رسول ﷺ وصحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے ثابت نہیں۔

مذکورہ بالا چاروں چیزیں مدینہ میں داخل ہونے سے قبل کرنا، پڑھنا بدعت ہے جس سے ہر مسلمان پرہیز کرے اور ان کتابوں سے دعائیں ہرگز نہ لی جائیں جو بغیر مستند حوالے کے لکھی ہوتی ہیں۔

[illegible]

آج بہت سے لوگوں کو دیکھا جاتا ہے کہ وہ دور دراز شہروں و علاقوں سے ہر بدھ، جمعرات یا ساری چھٹیوں یا عید و بقر عید میں مدینہ کا رخ کرتے ہیں خواہ ان کا ارادہ نیکی کا ہو یا سیر و تفریح اور غربت زائل کرنے کا یا نبی اکرم ﷺ سے انہیں محبت ہو، ایسے لوگ اس بات کو ذہن میں خالص کرلیں کہ اگر انہیں رسول اللہ ﷺ سے سچی محبت ہے تو اس کی علامت یہ ہے کہ وہ سب سے پہلے آپ ﷺ کا مکمل اتباع و فرمانبرداری کریں، سورۃ فرائض میں سستی کرنا یا عقائد میں کمزور ہو کر شرک کرنا پھر دوڑ دوڑ کر مدینہ جا کر مسجد نبوی کی زیارت کرنا یا عمرہ و طواف کعبہ کرنا اسے کچھ فائدہ نہیں پہنچا

سکتا اور یہ آپ ﷺ سے محبت کی علامت بھی نہیں، اصل محبت ان کی اطاعت و اتباع میں مخفی ہے۔

جی ہاں! بار بار مدینہ جانا اور آپ کی قبر شریف کی زیارت کرنا ہی آپ کی محبت کی علامت نہیں بلکہ اصل محبت آپ ﷺ کے نقش قدم پر چلنا ہے، ویسے وہاں جا کر عبادات بجا لانا کار ثواب اور مستحب عمل تو ہے لیکن پہلے عقیدہ کی درستگی اور فرض عبادات میں پختگی ضروری ہے۔

[illegible]

جب آپ ﷺ مدینہ تشریف لائے تو آپ کی سب سے پہلی اسکیم یہ تھی کہ مسجد بنائی جائے، آپ نے قدم اٹھاتے ہوئے اس کام کا آغاز کر دیا، مبارک ہے کہ مسجد نبوی ﷺ جس جگہ پر تعمیر ہوئی ہے اس کی تفصیل صحیح بخاری کی روایت میں ہے جو انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا: (جب رسول اللہ ﷺ مدینہ تشریف لائے تو بالائے مدینہ میں عمرو بن عوف کے قبیلہ میں فروکش ہوئے، چودہ روز تک یہاں ٹھہرے رہے پھر بنو نجار کی قوم کو طلب فرمایا۔ بنو نجار گردن میں تلواریں لٹکائے ہوئے حاضر ہوئے۔ رسول اللہ ﷺ اس وقت اونٹنی پر سوار تھے اور ابوبکر رضی اللہ عنہ پیچھے بیٹھے تھے اور قبیلہ بنو نجار کے آدمی آپ کے آس پاس (پیادہ چل رہے) تھے

غیر مقلد اہلحدیث مولوی عبداللہ روپڑی نے فتویٰ دیا کہ قبلہ کی طرف پاؤں کرنے کی ممانعت میں صریح حدیث نہیں آئی۔ اس میں تشدد نہ چاہیے

فاسئلوا اهل الذكر ان كنتم لا تعلمون

فتاویٰ اہلحدیث

جلد اوّل

از

مجتہد العصر حافظ عبداللہ محدث روپڑی

المتوفیٰ

۲۰ ربیع الثانی ۱۳۸۴ھ ○ ۲۰ اگست ۱۹۶۴ء

شائع کردہ

ادارہ احیاء السنۃ : ڈی بلاک سرگودھا

مساجد کا بیان

قبلہ کی طرف پاؤں کرنا

سوال ۔ قبلہ کی طرف پیشاب کرنے یا چارپائی کی پائنتی کرنے کی ممانعت میں کوئی حدیث وارد ہے یا کوئی شخص عمداً قبلہ کی طرف پاؤں کرے تو کیا وہ اللہ کے نزدیک مجرم ہے؟

جواب ۔ قبلہ کی طرف پاؤں کرنے کی ممانعت میں صریح حدیث نہیں آئی۔ اس میں تشدد نہ چاہیے۔

عبداللہ امرتسری روپڑی

☆ یعنی اہلحدیث مولوی قبلہ کی طرف پاؤں کرنے کی اجازت دے رہے ہیں یعنی اب ادب بھی دل سے نکل گیا۔

غیر مقلد اہلحدیث مولوی عبداللہ روپڑی نے مسند احمد کی حدیث شریف کو بغیر تحقیق کے جھوٹی حدیث قرار دے دی

۴۹۵

سوال :- ایک شخص مسلمان ہے لیکن وہ نماز نہیں پڑھتا یا وہ کبھی نماز پڑھتا ہے کبھی چھوڑ دیتا ہے۔ یہ مسلمان عیسائی سے اچھا ہے یا عیسائی بے نماز مسلمان سے اچھا ہے۔ بے نماز کے ساتھ میل جول اور کھانے پینے کا کیا حکم ہے۔

جواب: بے نماز کے متعلق اختلاف ہے کہ کافر ہے یا نہیں صحیح یہی ہے کہ کافر ہے۔ رہا بے نماز اور عیسائی [illegible] فرق، سو ظاہر ہو سکتا ہے کہ عیسائی خنزیر کھاتا ہے، مردار سے پرہیز نہیں کرتا۔ اسی طرح نجاست سے غسل نہیں کرتا، اس قسم کی بہت سی اشیاء ہیں، جن میں بے نماز عیسائی سے ممتاز ہے۔ اس بنا پر بے نماز کو عیسائی سے بہتر کہنا چاہیئے۔ رہا وہ شخص جو کبھی نماز پڑھتا ہے اور کبھی نہیں پڑھتا۔ سو اس کی دو صورتیں ہیں۔ ایک یہ کہ کچھ وقت لگاتار پڑھتا ہے اور کچھ وقت لگاتار چھوڑ دیتا ہے اس کا حکم پڑھنے کے دنوں میں نمازی کا ہے اور ترک کے دنوں میں تارک کا ہے۔ دوسرے یہ کہ کوئی نماز کسی وقت پڑھ لی۔ کوئی نماز چھوڑ دی، وہ بے نمازی ہے، کیونکہ جب وہ نماز پڑھتا ہے تو اس کا یہ قصد نہیں ہوتا کہ اگلی نمازیں بھی پڑھوں گا۔ گویا کہ وہ پڑھنے کے وقت بھی تارک ہے۔ اس لئے یہ بے نمازی ہے۔ اور یہ بھی احتمال ہے کہ جو نماز اس نے پڑھی ہے اس کے بعد دوسری نماز کا وقت آنے سے پہلے مر جائے تو یہ نمازی شمار ہوگا اور اس کا جنازہ پڑھا جائے۔ اور اگر دوسری نماز کا وقت آ گیا اور باوجود پڑھ سکنے کے نہیں پڑھی تو پھر وہ بے نماز شمار ہوگا لیکن یہ احتمال نماز جنازہ کی گنجائش کے لئے ہے ورنہ اس کے ساتھ کھانے پینے میں غیرت کا تقاضا یہی ہے کہ پرہیز کیا جائے کیونکہ اس کے لئے تنبیہ مناسب ہے تاکہ اس کی اصلاح ہو جائے اور مردہ کے لئے شفقت مناسب ہے کیونکہ اس کا عمل منقطع ہو چکا ہے

عبداللہ امرتسری روپڑی [illegible]

صبح اور شام صرف دو نماز پڑھنا

سوال :- ایک مولوی صاحب نے مسئلہ بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک آدمی آیا اس نے کہا کہ میں صبح اور عشاء کی نماز ادا کروں گا اگر منظور ہو تو اسلام لاتا ہوں، آپ نے اس کو دو نماز پڑھنے کی اجازت دے دی، یہ حدیث کہاں ہے۔ [illegible]

جواب :- یہ حدیث اہل حدیث کی کسی کتاب میں نہیں ہے۔ [illegible]

فاسئلوا اهل الذكر ان كنتم لا تعلمون

فتاویٰ اہلحدیث

جلد اول

از

مجتہد العصر حافظ عبداللہ محدث روپڑی

المتوفیٰ

۱۱ ربیع الثانی ۱۳۸۴ھ ○ ۲۰ اگست ۱۹۶۴ء

شائع کردہ

ادارہ احیاء السنۃ ڈی بلاک سرگودھا

حدیث شریف: حضرت نصر بن عاصم لیثی رضی اللہ عنہ اپنے خاندان کے شخص کے واسطے سے روایت کرتے ہیں کہ وہ آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اس شرط پر اسلام لائے کہ وہ صرف دو وقت کی نمازیں پڑھا کریں گے تو سرکار اعظم ﷺ نے ان کی شرط قبول کرلی (بحوالہ: مسند احمد شریف)

غیر مقلد اہلحدیث مولوی عبداللہ روپڑی نے اہلحدیث مولوی محمد جونا گڑھی کے حوالے سے لکھا کہ جمعہ کی دو اذانیں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی بدعت ہے (معاذ اللہ)

فاسئلوا اھل الذکر ان کنتم لا تعلمون

فتاویٰ اہلحدیث

جلد اول

از

مجتہد العصر حافظ عبداللہ محدث روپڑی

المتوفیٰ

۱۱ ربیع الثانی ۱۳۸۴ھ ○ ۲۰ اگست ۱۹۶۴ء

شائع کردہ

ادارہ احیاء السنۃ ڈی بلاک سرگودھا

۴۳۶

نے جس کلام کو اچھا سمجھا وہ خدا کے نزدیک بھی اچھا ہے۔ اور پہلی اذان حضرت عثمان کی جاری کی ہوئی ہے اور تم
کو اپنے دین میں [illegible] فتح الباری جلد ۲ ص ۳۹۳ میں ہے کہ ظاہر یہ ہے کہ یہ اذان سب شہروں
میں جاری ہو گئی صرف فاکہانی نے ذکر کیا ہے کہ مکہ میں حجاج نے جاری کی ہے۔ اور بصرہ میں زیاد نے۔ پھر
صاحب فتح الباری لکھتے ہیں مجھے خبر پہنچی ہے کہ اہل مغرب اس وقت ایک ہی اذان دیتے ہیں۔ اور عبداللہ بن
عمر سے صاحب فتح الباری نے بدعت ہونا نقل کیا ہے۔ پھر کہا ہے۔ [illegible] قول میں دو احتمال ہیں۔
ایک یہ کہ بدعت کہنے سے ان کا مقصد انکار ہو یعنی یہ اذان درست نہیں۔
دوسرا یہ کہ انکار مقصود نہ ہو بلکہ یہ مقصود ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں نہ تھی جیسے [illegible]
تراویح کو حضرت عمر نے بدعت کہا ہے [illegible] شرعاً درست ہیں۔
خلاصہ یہ کہ بحوالہ ما رآہ المسلمون حسنا حدیث کے ماتحت عثمانی اذان درست ہے کیونکہ اس وقت
قریباً سب شہروں میں جاری ہو گئی ہے۔ [illegible] اگرچہ ابتداء اس کی لوگوں کی کثرت کی وجہ سے تھی مگر سب
شہروں میں اس کا پھیلنا دلالت کرتا ہے کہ [illegible] پس ثابت ہوا کہ اب بھی یہ
اذان درست ہے۔ خواہ کم ہوں یا زیادہ۔ ہاں ضروری نہیں۔ اگر کوئی نہ دینی چاہے تو درست ہے۔ مگر دینے والے پر بھی
کوئی اعتراض نہیں۔ اور بعض لوگ جو کہتے ہیں کہ [illegible] بازار میں دی جائے کیونکہ حضرت عثمان نے ایسی جگہ ہی
دی تھی [illegible] ٹھیک نہیں [illegible] مقصود اعلان ہے [illegible] اس میں بازار یا کسی جگہ
کی خصوصیت کو کوئی دخل نہیں۔ مدینہ شریف میں بازار مسجد کے متصل تھا اس میں حضرت عثمان نے [illegible] جگہ
پر اذان دی۔ اس طرح ہر شہر کی جامع مسجد میں مناسب جگہ دیکھ لینی چاہیے۔
[illegible] نے اس اذان کو بدعت قرار دیتے ہوئے لکھا ہے۔
کہ [illegible] کے زمانہ میں [illegible] دوسری اذان کا وجود ہی نہ تھا۔ ہاں
حضرت عثمان کے زمانہ میں [illegible] زوراء میں بازار [illegible]
[illegible] مسجد [illegible] جمعہ کے لئے [illegible] بدعت ہے۔ کسی
طرح جائز نہیں۔ واللہ اعلم
([illegible])

تعاقب :- ہم بدعت نہیں کہہ سکتا کیونکہ اذان سے مقصود اعلان ہے۔ خصوصیت موضع کا ذکر [illegible]

یہ غیر مقلد اہلحدیث پیشوا مولوی ثناء اللہ امرتسری نے اپنے فتاویٰ ثنائیہ میں لکھا ہے کہ قرآن بھی خدا کا پیدا کیا ہوا نور مخلوق ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فتاویٰ ثنائیہ

شیخ الاسلام حضرت
ابوالوفا مولانا ثناء اللہ امرتسری

دوم

مرتب محمد داؤد راز

مکتبہ اصحاب الحدیث
حافظ پلازہ مچھلی منڈی
بالمقابل جلال دین ہسپتال نیو اردو بازار لاہور

فتاویٰ ثنائیہ جلد اول ۷۹۳ باب ... کتاب المتفرقات

ایک شعر ... کے دیتے ہیں جو فرماتے ہیں ۔

[illegible]

[illegible]

وہی جو مستوی عرش ہے خدا ہو کر اتر پڑا ہے مدینہ میں مصطفے ہو کر

[illegible] ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے پیدا کئے ہوئے نور ہیں اسی طرح قرآن بھی خدا کا پیدا کیا ہوا اور مخلوق ہے جیسا کہ ارشاد ہے۔

ما كنت تدري ما الكتاب ولا الإيمان ولكن جعلناه نورا نهدي به من نشاء (ہم نے قرآن کو نور سے ... بنایا)

[illegible]

(الفقیہ ...)

[illegible]

☆ قارئین کرام! اہلحدیث پیشوا کے نزدیک قرآن مجید مخلوق ہے۔ قرآن پاک اگر مخلوق ہے تو پھر وہ حادث ہے، جب حادث ہے تو وہ فنا ہو جانے والا ہے جبکہ یہ عقیدہ قرآنی تعلیمات کے خلاف ہے۔ یاد رہے کہ امام بیہقی علیہ الرحمہ نے فرمایا ہے کہ امام مالک، امام اعظم ابو حنیفہ، امام احمد ابن حنبل، امام شافعی، امام وکیع بن الجراح، امام مزنی اور امام یحییٰ بن یحییٰ رحمہم اللہ کے نزدیک جو قرآن پاک کو مخلوق کہے، وہ کافر ہے (کتاب الاسماء والصفات)

اہلحدیث کے شیخ الکل مولوی نذیر دہلوی نے یزید کی حمایت کرتے ہوئے اسے بے قصور لکھا۔ مزید لکھا کہ یزید نے امام حسین کے قتل کا حکم نہیں دیا تھا، نہ اس فعل سے راضی تھا

[illegible] ۳۴۶ کتاب الاعتصام بالسنۃ

[illegible] رکھتا ہے۔

یزید کے بارے میں بعض کہتے ہیں کہ بالاتفاق مسلمانوں کے وہ امیر ہوا تھا، اس کی اطاعت [illegible] جب ہی تھی حالانکہ اس کی خلافت پر مسلمانوں کا اتفاق نہ ہوا اور ایک جماعت [illegible] و اولاد صحابہ نے اس کی بیعت نہیں کی اور جن حضرات نے بیعت کی بھی تھی جب [illegible] کے فسق و فجور کا حال معلوم ہوا خلع بیعت کر کے مدینہ میں واپس آگئے اور بعض قائل ہیں [illegible] نے امام حسین رضی اللہ عنہ کے قتل کا حکم نہیں دیا تھا، نہ اس فعل سے راضی تھا یہ بھی باطل ہے۔ قال العلامۃ التفتازانی فی شرح العقائد النسفیۃ والحق ان رضی یزید بقتل الحسین واستبشارہ بذلک واہانتہ اہل بیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم مما تواتر معناہ وان کان تفاصیلہ احاداً انتہی۔ اور بعض کہتے ہیں کہ قتل امام [illegible] گناہ کبیرہ ہے نہ کفر اور لعنت مخصوص کفار سے ہے [illegible] نہیں جانتے [illegible] حضرت خود ایذاء رسول الثقلین کیا اثر رکھتا ہے۔ قال اللہ تعالیٰ ان الذین یؤذون اللہ ورسولہ لعنہم اللہ فی الدنیا والآخرۃ واعد لہم عذاباً مہینا [illegible] کہتے ہیں کہ اس کے خاتمہ کا حال معلوم نہیں، شاید اس نے اس کفر و معصیت کے بعد توبہ کی [illegible] موت کے تائب ہو گیا ہو۔ امام غزالی کا احیاء العلوم میں اسی طرف رجحان ہے۔

[illegible] چاہیے کہ توبہ کا احتمال ہی احتمال ہے حالانکہ اس بے سعادت [illegible] وہ [illegible] کسی نے نہیں کیا، شہادت امام حسین [illegible] اہل بیت کے بعد مدینہ منورہ کی [illegible] والیان مدینہ کی شہادت وقتل کے واسطے لشکر بھیجا تین روز تک مسجد نبوی بے اذان [illegible] حرم مکہ میں لشکر کشی کر کے عین حرم مکہ میں عبداللہ بن الزبیر کو شہید کرایا [illegible] کہ اس کی موت آگئی اس جہان کو پاک کیا اور اس کے بیٹے معاویہ نے برسر منبر اس [illegible] بیان کیں [illegible] اور بعضے سلف و علماء امت نے اس شقی پر لعن تجویز [illegible] علامہ تفتازانی نے کمال جوش و خروش کے ساتھ اس پر اور اس کے اعوان و انصار [illegible] اور بعضوں نے اس معاملہ میں توقف کیا ہے یہی مسلک اسلم ہے کہ اس شقی کو مغفرت [illegible]

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فتاویٰ ثنائیہ

شیخ الاسلام حضرت

ابوالوفا مولانا ثناء اللہ امرتسری

دوم

مرتب محمد داؤد راز

مکتبہ اصحاب الحدیث

حافظ پلازہ مچھلی منڈی

بالمقابل جلال دین ہسپتال اردو بازار لاہور

☆ ہمارا دہلوی صاحب سے سوال: اگر یزید بے قصور تھا تو اس نے گھرانہ اہلبیت سے معافی کیوں نہیں مانگی؟ ابن زیاد سمیت قاتلین حسین رضی اللہ عنہ کو سزا کیوں نہیں دی؟ گھرانہ اہلبیت کو قیدی کیوں بنایا؟ مدینہ منورہ اور مکہ مکرمہ میں حملہ کیوں کروایا؟

غیر مقلد اہلحدیث مولوی عبداللہ روپڑی نے حضور ﷺ کا بول و براز ناپاک قرار دیا (معاذ اللہ)

فاسئلوا اہل الذکر ان کنتم لا تعلمون

فتاویٰ اہلحدیث

جلد اول

از

مجتہد العصر حافظ عبداللہ محدث روپڑی

المتوفیٰ

۱۲ ربیع الثانی ۱۳۸۴ھ ○ ۲۰ اگست ۱۹۶۴ء

شائع کردہ

ادارہ احیاء السنۃ ڈی بلاک سرگودھا

۲۵۰

چمڑے کے سوا مردار کی کوئی شے چربی وغیرہ بیچنا درست نہیں ہاں اس سے فائدہ اٹھانا درست ہے۔ حرمت بیع سے حرمت انتفاع ثابت نہیں ہوتی مثلاً قربانی عقیقہ وغیرہ کا گوشت کھا سکتے ہیں اور اس کی دیگر اشیاء برت سکتے ہیں لیکن فروخت وغیرہ منع ہے علاوہ اس سے فائدہ اٹھانا درست ہے۔

پس انگلش اقمچوں اور مرہم وغیرہ کا جس میں چربی ہے صابن وغیرہ میں استعمال درست ہے۔

حافظ عبداللہ محدث روپڑی ۔ ۵ نومبر ۱۹۶۳ء

کیا حضور کا پیشاب پاک ہے؟

سوال: کیا نبی کریم کا پیشاب اور حیض پاک تھا اگر نہیں تو مولوی رحیم بخش نے اسلام کی دسویں کتاب میں برعکس دلیل اور کس کتاب سے لکھا ہے کہ

ایک برکت نام عورت نے آپ کا پیشاب پی لیا آپ نے فرمایا کہ تجھ کو پیٹ کی بیماری کبھی نہ ہوگی۔ (صفحہ سطر ۲)

جواب: اس عورت کے متعلق اختلاف ہے بعض کہتے ہیں یہ وہی ام ایمن ہے جو آپ کی دایہ ہے کیونکہ اس کا نام بھی برکت ہے اور بعض کہتے ہیں یہ اور عورت ہے مولوی رحیم بخش صاحب نے جو روایت بیان کی ہے وہ حافظ ابن حجر نے اصابہ میں ذکر کی ہے اس کے اصل الفاظ یہ ہیں۔

عن ام ایمن قالت کان للنبی صلی اللہ علیہ وسلم فخارۃ یبول فیھا باللیل فکنت اذا اصبحت صببتھا فنمت لیلۃ وانا عطشانۃ فغلطت فشربتھا فذکرت ذلک للنبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال انک لا تشتکین بطنک بعد یومک ھذا (اصابہ جلد ۴ ص ۴۳۲)

یعنی ام ایمن سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ایک مٹی کا پیالہ تھا جس میں رات کو حضور پیشاب کیا کرتے تھے۔ ایک رات میں پیاسی سو گئی پس غلطی سے وہ پیشاب پی لیا پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس میں نے اس کا ذکر کیا فرمایا اس دن کے بعد تجھے کبھی پیٹ درد نہیں ہوگا۔

اس روایت سے آپ کے پیشاب کا پاک ہونا ثابت نہیں ہوتا کیونکہ غلطی سے پی گیا ہے۔ ... آپ

☆ آپ ﷺ کا بول و براز امت کے حق میں پاک ہے۔ اس پر اکابر علمائے اسلام فرماتے ہیں:

1۔ علامہ ابن حجر عسقلانی علیہ الرحمہ فتح الباری شرح البخاری جلد اول، ص 218 پر فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ کے پاک ہونے پر کثیر دلائل ہیں۔ ائمہ نے اسے آپ ﷺ کی خصوصیت قرار دیا ہے۔

2۔ شرح شمائل میں روایات شرب بول ذکر کرنے کے بعد رقم طراز ہیں کہ انہی روایات کو مدنظر رکھتے ہوئے ہمارے ائمہ متقدمین کی ایک جماعت نے یہ قول کیا کہ آپ ﷺ کا بول و براز پاک ہے اور یہی قول مختار ہے اور تمام متاخرین کا اسی قول پر اتفاق ہے۔ اس پر کثیر دلائل شاہد ہیں اور ائمہ نے حضور ﷺ کے خصوصی شمائل میں شمار کیا ہے (اشرف الوسائل الی فہم الشمائل، ص 77)

بقیہ اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں

غیر مقلد اہلحدیث مولوی عبداللہ روپڑی نے حضور ﷺ کا بول و براز ناپاک قرار دیکر اجماع امت کا انکار کیا

فَاسْأَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِن كُنتُمْ لَا تَعْلَمُونَ

فتاویٰ اہلحدیث

جلد اول

از

مجتہد العصر حافظ عبداللہ محدث روپڑی

المتوفیٰ

۱۱ ربیع الثانی ۱۳۸۴ھ ○ ۲۰ اگست ۱۹۶۴ء

شائع کردہ

ادارہ احیاء السنۃ ڈی بلاک سرگودھا

کا یہ فرمانا کہ تیرے پیٹ میں درد نہیں ہوگا یہ علاج ہے۔ ممکن ہے بعض چیز سے بعض علاج ہو جاتا ہے۔ اسی طرح یہ بھی ہو سکتا ہے کہ کوئی کرشمہ ہو کیونکہ یہ فعل اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کی وجہ سے ہوتی تھی۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے اس کا مداوا کر دیا اگر اس قسم کی چیز کو اس کے لئے شفا بنا دیا بہر صورت اس فعل کو طہارت کی دلیل بنانا غلط ہے۔

عبداللہ امرتسری روپڑی ۱۵ صفر ۱۳۶۰ھ مطابق ۱۴ مارچ ۱۹۴۱ء

گندگی کھانے والا جانور

سوال: مشکوٰۃ میں حدیث ہے کہ پاخانہ کھانے والا چارپایہ حلال نہیں اور نہ ہی اس کی سواری جائز ہے جیسا کہ مرغی وغیرہ ہیں کیونکہ یہ بھی گندگی کھاتی دیکھی ہیں۔ کیا ان کی قربانی بھی درست ہے اور مرغے ہمیشہ گندگی کرید کر کھاتے ہیں اور ان کے انڈے ہر شخص کھاتا ہے۔ اس مسئلہ کا حل قرآن و حدیث سے فرمائیں۔

شیخ علی حسن نمبردار گوپال پور ریاست پٹیالہ

جواب: مشکوٰۃ میں گندگی کھانے والے جانور کی ممانعت ہے لیکن وہاں جلالہ کا لفظ ہے اور جلالہ زیادہ گندگی کھانے والے جانور کو کہتے ہیں۔ یعنی جس کی اکثر خوراک گندگی ہو یہاں تک کہ اس کے دودھ اور اس کے پسینے سے گندگی کی بو آنے لگے ایسا جانور بے شک حرام ہے۔ مرغی تو جلالہ میں داخل نہیں کیونکہ اس میں خدا نے ایسی حرارت رکھی ہے کہ اس سے اس کی اصلاح ہوتی رہتی ہے اس لئے یہ خواہ کتنی گندگی کھا جائے اس سے بدبو نہیں آتی اور اس کا گوشت بدستور لذیذ رہتا ہے۔

عبداللہ امرتسری از روپڑ ضلع انبالہ ۵ ذیقعدہ ۱۳۵۴ھ

استنجا کا بیان

طریقہ

سوال: قضائے حاجت کا کیا طریقہ ہے؟

جواب: بیٹھنے کے وقت زمین سے قریب ہو کر کپڑا اٹھانا چاہیئے۔ قبلہ کی طرف منہ اور پیٹھ کرنے سے پرہیز رکھے ہاں اگر آگے پیچھے پردہ ہو تو کوئی حرج نہیں۔ عبداللہ روپڑی

3۔ حضرت امام قاضی عیاض علیہ الرحمہ اپنی کتاب شفاء شریف میں بول و براز کی طہارت پر دلیل قائم کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ آپ ﷺ نے نہ تو ان کو (یعنی بول استعمال کرنے والے صحابہ کو) منہ دھونے کا حکم دیا اور نہ ہی ایسا عمل دوبارہ کرنے سے منع فرمایا۔

4۔ امام نووی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ کا بول مبارک، خون اور باقی تمام فضلات پاک ہیں۔

5۔ حضرت امام شامی علیہ الرحمہ فتاویٰ شامی جلد اول ص 212 پر تحریر کرتے ہیں کہ بعض شوافع اس بات کے قائل ہیں کہ آپ ﷺ کا مبارک بول بلکہ تمام فضلات پاک ہیں اور امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کی رائے بھی یہی ہے۔

یہ تفسیر ثنائی کا اصل ٹائٹل ہے۔ یہ تفسیر غیر مقلد اہلحدیث پیشوا ثناء اللہ امرتسری کی تفسیر ہے

اہلحدیث پیشوا مولوی ثناء اللہ امرتسری نے قرآن مجید کی آیت انک میت انھم میتون ٥ کا بے ادبی والا ترجمہ یوں کیا کہ "اے نبی! تو بھی مرجائے گا اور وہ بھی مرجائیں گے" (معاذ اللہ)

تفسیر ثنائی ۳۹ پارہ ۲۳ - سورۃ الزمر

وَقِيلَ لِلظَّالِمِينَ ذُوقُوا مَا كُنتُمْ تَكْسِبُونَ ۝ كَذَّبَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ فَأَتَاهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُونَ ۝ فَأَذَاقَهُمُ اللَّهُ الْخِزْيَ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَلَعَذَابُ الْآخِرَةِ أَكْبَرُ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ ۝ وَلَقَدْ ضَرَبْنَا لِلنَّاسِ فِي هَٰذَا الْقُرْآنِ مِن كُلِّ مَثَلٍ لَّعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ ۝ قُرْآنًا عَرَبِيًّا غَيْرَ ذِي عِوَجٍ لَّعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ ۝ ضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا رَّجُلًا فِيهِ شُرَكَاءُ مُتَشَاكِسُونَ وَرَجُلًا سَلَمًا لِّرَجُلٍ هَلْ يَسْتَوِيَانِ مَثَلًا الْحَمْدُ لِلَّهِ بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ۝ إِنَّكَ مَيِّتٌ وَإِنَّهُم مَّيِّتُونَ ۝ ثُمَّ إِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عِندَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُونَ

ایسے نازک وقت میں ایسا آدمی اور جو ایسے نہیں بلکہ بدکاریوں کی وجہ سے ظالم ہیں برابر ہو سکیں گے؟ حالانکہ ظالموں کو کہا جائے گا کہ جو کچھ تم دنیا میں کرتے رہے ہو اس کا بدلہ تم یہاں پاؤ اور عذاب چکھو۔ اے مسلمانو! سنو! ان سے پہلے لوگوں نے بھی احکام خداوندی کی تکذیب کی تھی پھر ایسی جگہ سے ان پر عذاب آیا جہاں سے ان کو گمان بھی نہ تھا۔ پھر خدا نے ان کو دنیا ہی میں عذاب چکھایا اور ابھی آخرت کا عذاب سب سے بڑا ہے کاش وہ اس کو جانتے ہوتے اور سنو! ہم نے لوگوں کی ہدایت کے لئے اس قرآن میں ہر قسم کی مثالیں بتلائی ہیں تاکہ نصیحت پاویں یہ قرآن صاف عربی زبان میں اتارا ہے تاکہ لوگ اس کی وجہ سے پرہیزگار رہیں مگر لوگ ہیں کہ پرواہ نہیں کرتے اس لئے خدا تعالیٰ ایک مثال بتلاتا ہے۔ ایک غلام ہے جس میں بہت سے شریک ساوی حصہ دار ہیں اور اس کے مقابلہ میں ایک شخص صرف ایک ہی کا غلام ہے۔ پہلا غلام بہتوں کا محکوم ہے۔ ہر ایک اس پر حکم چلاتا ہے بعض اوقات آن واحد میں اس پر مختلف احکام جاری ہوتے ہیں اور وہ بیچارہ حیران سرگرداں رہتا ہے اور قہر و درویش بجان و درویش کی مثال اس پر صادق آتی ہے دوسرا غلام محض ایک ہی کی ملک ہے چاہے اس پر حکم کرے یا نہ کرے کیا یہ دونوں غلام حالت میں یکساں ہیں؟ ہرگز نہیں۔ بعینہٖ یہی کیفیت ہے موحد اور مشرک کی۔ الحمد للہ کہ اسلام ہر طرح صحیح اور مدلل ہے مگر بہت سے لوگ اس کی حقیقت نہیں جانتے اسی لئے بڑی بھاری غلطی ان کو لگتی ہے جب سمجھتے ہیں کہ نبی خدا کا نائب ہے تو وہ اپنی نادانی سے خیال کرنے لگتے ہیں کہ یہ بھی مثل خدا کے دائم حی القیوم ہوگا حالانکہ یہ خیال سراسر غلط ہے نبی کی نیابت پیغام رسانی میں ہے ذات و صفات میں نہیں اسی لئے ہم اعلان کرتے ہیں کہ اے نبی! بیشک تو بھی مرجائیگا اور وہ بھی مرجائینگے

پھر تم سب لوگ قیامت کے روز اپنے پروردگار کے حضور باہم جھگڑو گے یعنی تمہارا باہمی مقابلہ ہوگا اس مقابلہ میں کیا ہوگا؟ یہی کہ مشرک موحدوں کو اور موحد مشرکوں کو تھوڑی دیر کے لئے الزام دینگے۔ اور بس وہ فیصلہ خدا کے ہاتھ ہوگا اس فیصلہ کا خلاصہ یہی ہوگا کہ خدا کی بات دائم قائم و الزام سزایاب ہونگے

☆ جبکہ امام اہلسنت مولانا احمد رضا خان محدث بریلی علیہ الرحمہ نے اس آیت کا ترجمہ یوں فرمایا "بے شک آپ بھی انتقال کرجائیں گے اور یہ بھی مرنے والے ہیں"

اسی تفسیر ثنائی جلد ہشتم میں اہلحدیث پیشوا نے مرزا غلام قادیانی کا ذکر کرتے ہوئے لکھا کہ مرزا صاحب ساری عمر کوشش کرتے رہے، 2 مئی 1908ء کو انتقال کر گئے

تفسیر ثنائی جلد ہشتم ۱۳۶ سورۃ المدثر پارہ ۲۹

الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ وَالْمُؤْمِنُونَ وَلِيَقُولَ

الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِم مَّرَضٌ وَالْكَافِرُونَ

مَاذَا أَرَادَ اللَّهُ بِهَٰذَا مَثَلًا كَذَٰلِكَ يُضِلُّ

اللَّهُ مَن يَشَاءُ وَيَهْدِي

مَن يَشَاءُ وَمَا يَعْلَمُ

جُنُودَ رَبِّكَ إِلَّا هُوَ

☆ رسول پاک ﷺ کے متعلق تفسیر میں لکھا کہ تو بھی مرجائے گا اور جب مرزا غلام احمد قادیانی کا ذکر آیا تو "انتقال کر گئے" لکھا، کیا یہ عداوت رسول نہیں؟

سعودی اہلحدیث مولوی نے لکھا کہ ہاتھ باندھ کر بارگاہِ رسالت میں سلام پڑھنا ناجائز ہے (معاذ اللہ)

زيارة مسجد الرسول صلي الله عليه وسلم

[فضلها و احكامها]

تالیف

محمد شاهد محمد شفيق

داعية مكتب دعوة وتوعية الجاليات بالرس

ترجمه

نور الدين داعية مركز توعية الجاليات بالقصيم

[illegible]

نبی ﷺ اور ان کے دونوں اصحاب رضی اللہ عنہما پر سلام پڑھتے وقت آدمی عام حالت میں ہو نہ کہ عاجزی کے ساتھ دونوں ہاتھ باندھ کر جیسا کہ بندہ نماز اس وقت میں داخل نماز اللہ تعالیٰ کے سامنے ہوتا ہے، ایسا کرنا جائز نہیں۔

بعض دیگر قسم کے لوگ زیارت کے وقت اپنی دونوں آنکھیں بند کر کے حد سے زیادہ تواضع وخشوع ظاہر اختیار کرتے ہیں جبکہ ایسی تواضع وخشوع نماز میں اللہ تبارک و تعالیٰ کے سامنے اختیار نہیں کرتے، ایسی حالتیں زیارت کے وقت مکروہ ہیں۔

[illegible] نبی اکرم ﷺ کی قبر کی زیارت کیا ہر [illegible] اور ہر فرض نماز کے بعد محبوب و پسندیدہ [illegible]

بعض لوگ ہر نماز کے بعد یا مسجد میں داخل ہوتے ہوئے یا روزانہ کوئی وقت خاص کر کے تینوں قبروں کی زیارت کیا کرتے ہیں اور وہ اس عمل کو کار خیر سمجھتے ہیں، ایسا کرنا کسی بھی صحابی یا تابعی یا ائمہ اربعہ سے ثابت نہیں اور یہ نبی اکرم ﷺ و صاحبین سے محبت کی علامت بھی نہیں، بلکہ یہ واضح بدعت ہے، ان سب سے محبت یہ

ہے کہ بندہ زندگی کے سارے شعبوں میں ان کی اطاعت و اتباع کرے۔ امام مالک (امام مدینہ) رحمہ اللہ نے اس حقیقت کو واضح کرتے ہوئے فرمایا: "صحابہ کرام مسجد رسول ﷺ میں آتے اس میں ابوبکر، عمر وعثمان رضی اللہ عنہم کے پیچھے نمازیں ادا کرتے تھے اور وہ نماز کے التحیات میں کہتے اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَ رَحْمَةُ اللهِ وَ بَرَكَاتُهُ، پھر درود شریف پڑھتے، پھر جب نماز سے فارغ ہوتے تو نکلتے یا مسجد سے نکل جاتے، قبروں کے پاس سلام کے لئے نہ آتے تھے وہ جانتے تھے کہ نبی ﷺ پر نماز میں درود و سلام پڑھنا دیگر تمام اوقات میں پڑھنے سے افضل اور زیادہ بہتر ہے۔"

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے فرمایا: "صحابہ کرام بہترین زمانے کے افراد ہیں اور آپ ﷺ کی سنتوں و آداب کے زیادہ علم رکھنے والے اور متبع ہیں" لہذا ان کی اطاعت کی جائے۔

عالم اسلام کے مشہور فقیہ علامہ ابن عثیمین رحمہ اللہ نے فرمایا: "صحابہ کرام جبکہ آپ ﷺ کی تعظیم و محبت میں بے حد آگے تھے (آپ ﷺ سے ایسی محبت ان کے علاوہ کوئی اور نہیں کر سکتا) جب وہ لوگ مسجد نبوی شریف میں داخل ہوتے تو ان میں سے کوئی بھی آپ کی قبر مبارک کے پاس نہ جاتا نہ داخل حجرہ سے اور نہ ہی خارج سے حالانکہ آدمی ان کے زمانہ میں حجرہ شریف میں دروازہ سے داخل ہو سکتا تھا

☆مولوی صاحب! ہاتھ باندھنا اگر نماز کی حالت ہے تو ہاتھ چھوڑنا بھی تو نماز کی حالت ہے، کیا قومہ میں ہاتھ نہیں چھوڑتے؟ ذرا سوچ سمجھ کر لکھا کرو، بغض رسول میں تمہاری عقلوں پر بھی پردے پڑ گئے

اہلحدیث سعودی مولوی نے اپنی کتاب میں حضور ﷺ کے متعلق لکھا کہ یہ قبر میں نہ کچھ سنتے، نہ کچھ دیکھ سکتے ہیں، نہ کچھ قبول کرنے کی طاقت رکھتے ہیں (معاذ اللہ) نیز ان سے شفاعت وغیرہ کا سوال کرنا صریح شرک ہے

زيارة مسجد الرسول صلي الله عليه وسلم

[فضلها و احكامها]

تالیف

محمد شاهد محمد شفيق

داعية مكتب دعوة وتوعية الجاليات بالرس

ترجمہ

نور الدين داعية مركز توعية الجاليات بالقصيم

الحرب ۱۴۶]۔

علامہ البانی رحمہ اللہ نے فرمایا: ان درختوں میں سے جس کی طرف حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اشارہ کیا، ایک درخت جسے میں نے شہدائے احد کے قبرستان کے پوربی (مشرقی) حصہ میں دس سالوں سے دیکھا تھا، وہ درخت اس قبرستان کے احاطہ سے باہر تھا اور اس پر بہت سارے چیتھڑے (پرانے کپڑے کے ٹکڑے) لٹک رہے تھے، بحمد اللہ میں نے سال گزشتہ (۱۳۰۱ھ) کے موسم میں دیکھا اسے جڑ سے ختم کر دیا گیا تھا (الحمد للہ)، اللہ تعالیٰ اس درخت کے علاوہ دیگر طواغیت کے شر سے مسلمانوں کو محفوظ رکھے جن کی ما سوا اللہ پوجا کی جاتی ہے [تفصیل کے لئے دیکھئے: تحذير الساجد از البانی ص ۹۳-۹۴]

خلاصہ کلام یہ ہے کہ گنبد خضراء سے گرتے والے پانی کے قطرے اور مدینہ یا دیگر ممالک و شہر کے قبور کے ریت و مٹی سے تبرک حاصل کرنا جائز نہیں بلکہ یہ شرک اکبر کا منبع و مرکز ہے۔

بعض لوگ جو اسلامی تعلیمات اور نبی کریم ﷺ سے بھی محبت کی حقیقت سے ناواقف ہیں، جب نبی اکرم ﷺ کی قبر کے پاس جاتے ہیں تو انہیں مخاطب کر کے کہتے ہیں: اے اللہ کے رسول ﷺ! میں سگ (کتا) مدینہ ہوں، میں آپ کا کتا ہوں، مجھے ٹکڑا چاہیے، یا آپ کا کتا دور دراز ممالک و شہر سے آیا، میں آپ سے شفاعت کا امیدوار ہوں، یا کہے: آپ مجھے علم سے نواز دیجئے، یا روحانی فیض عطا کیجئے، یا مجھے شفاعطا فرما، یا میرے حال پر نظر فرما اور میری بات سن کر حاجات کی تکمیل فرما وغیرہ وغیرہ، اسی طرح ایسے لوگ بقیع قبرستان میں داخل ہو کر فاطمہ زہراء رضی اللہ عنہا کی قبر کے پاس کھڑے ہو کر انہیں مخاطب کر کے کہتے ہیں کہ اے فاطمہ رضی اللہ عنہا! میں تیرا کتا ہوں، تو اپنے والد سے کہہ دے کہ وہ میری مدد کریں، تو مجھے اپنے والد سے ٹکڑا دلا دے، میری شفاعت کرا دے وغیرہ، یہ صریح شرک ہے (اللہ تعالیٰ ہم لوگوں کو محفوظ رکھے) کیونکہ رسول اللہ ﷺ یا کوئی ولی اپنی قبر میں نہ کچھ سنتے ہیں اور نہ ہی اسے دیکھتے ہیں، بلکہ انہیں کچھ قبول کرنے کی طاقت نہیں، اللہ نے فرمایا: ﴿وَمَنْ أَضَلُّ مِمَّن يَدْعُو مِن دُونِ اللَّهِ مَن لَّا يَسْتَجِيبُ لَهُ إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَهُمْ عَن دُعَائِهِمْ غَافِلُونَ وَإِذَا حُشِرَ النَّاسُ كَانُوا لَهُمْ أَعْدَاءً وَكَانُوا بِعِبَادَتِهِمْ كَافِرِينَ﴾ "اور اس سے بڑھ کر گمراہ اور کون ہوگا جو اللہ کے سوا ایسوں کو پکارتا ہے جو قیامت تک اس کی قبول نہ

غیر مقلد سعودی اہلحدیث مولوی نے اپنی کتاب میں عظمت وشان والی مساجد کی عظمت کا انکار کیا اور سعودی حکومت کو مشورہ دیا کہ ان مساجد کو ختم کردے

زيارة مسجد الرسول صلي الله عليه وسلم

[فضلها و احكامها]

تاليف

محمد شاهد محمد شفيق

داعية مكتب دعوة وتوعية الجاليات بالرس

ترجمه

نور الدين داعية مركز توعية الجاليات بالقصيم

وہ مساجد و اماکن مدینہ جن کی زیارت احادیث رسول اللہ ﷺ سے ثابت نہیں: وہ دو طرح کی ہیں:

[illegible] جہاں آپ ﷺ اور صحابہ کرام نے نماز ادا کی تھی جیسے مسجد بنی سالم جمعہ گاہ، مسجد قبلتین، مسجد علی، مسجد صدیق، مسجد جمعہ، مسجد غمامہ، مسجد اجابہ وغیرہ۔ درحقیقت ان مساجد کی خصوصیت کے بارے میں کوئی فضیلت ثابت ہے اور نہ ان کی زیارت کا حکم، نیز اس میں دعا و نماز پڑھنے کی کوئی ترغیب بھی وارد نہیں۔

[illegible] وہ مساجد جو عہد رسالت ﷺ اور خلافت راشدہ کی طرف منسوب ہیں جنہیں زیارت گاہوں کی حیثیت حاصل ہے جیسے مساجد سبعہ، مسجد کوہ احد وغیرہ لوگ اس کی زیارت کرتے اور اس میں نمازیں ادا کرتے ہیں اور یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ ان مساجد کی فضیلت و اہمیت ہے اور یہ زیارت مسجد رسول اکرم ﷺ کی تکمیل میں داخل ہے درحقیقت یہ نئے امور اور بدعات میں داخل ہیں جنہیں ختم کرنا ضروری ہے۔ ہم امید کرتے ہیں

کہ اللہ تعالیٰ اس مبارک مملکت (سعودی عرب) کو توفیق دے اور یہی اس کے زیادہ مستحق ہے باذن اللہ کہ وہ ان بدعات کا ازالہ کرے اور وہاں اس محلہ کی جامع مسجد بنا دے جیسا کہ ادارۃ افتاء (ریاض) کے چیدہ کبار علماء نے فتویٰ دیا۔ آپ ﷺ نے اپنی امت کو ساری بدعات سے ہوشیار کرتے ہوئے فرمایا: "مَنْ عَمِلَ عَمَلاً لَيْسَ عَلَيْهِ أَمْرُنَا فَهُوَ رَدٌّ" "جس نے کوئی ایسا عمل کیا اس پر ہمارا حکم نہیں تو وہ مردود ہے" [بخاری شریف حدیث ۲۶۹۷، مسلم شریف حدیث ٤٤٦] نیز آپ ﷺ نے فرمایا: "جس نے ہمارے اس دین میں کوئی نئی چیز ایجاد کی جو اس میں نہیں ہے وہ مردود ہے" [بخاری، حدیث ۲۶۹۷، مسلم شریف حدیث ٤٤٦۷]

جب بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم (جو نئے نئے مسلمان ہوئے تھے) نے نبی اکرم ﷺ سے تبرک کے حصول اور ہتھیار لٹکانے کی غرض سے ایک درخت (ذات انواط) کو مقرر کرنے کا مطالبہ کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ اکبر، یہ تو گمراہی ہے تم نے وہی بات کہی ہے جو بنی اسرائیل نے موسیٰ علیہ السلام سے کہی تھی: اجْعَلْ لَنَا إِلَهًا كَمَا لَهُمْ آلِهَةٌ ... "ہمارے لیے بھی ایک معبود ایسا ہی مقرر فرما دیجئے جس طرح ان کے یہ معبود ہیں" (سورۃ اعراف، آیت ۱۳۸) [مسند احمد و ترمذی، امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن صحیح کہا ہے اور علامہ البانی نے صحیح ترمذی، حدیث ۲۱۸۰ میں صحیح قرار دیا ہے]

اہلحدیث سعودی مولوی نے اپنی کتاب میں گنبدِ خضراء سے نفرت کا اظہار کرتے ہوئے لکھا کہ سعودی حکومت گنبدِ خضراء کو زمین بوس کردے (معاذ اللہ)

زيارة مسجد الرسول صلي الله عليه وسلم

[فضلها واحكامها]

تاليف

محمد شاهد محمد شفيق

داعية مكتب دعوة وتوعية الجاليات بالرس

ترجمه

نور الدين داعية مركز توعية الجاليات بالقصيم

تابعین کے زمانے میں نہیں پایا گیا یہاں تک کہ ائمہ اربعہ رحمہم اللہ کا زمانہ بھی اس سے خالی ہے، اور نہ ہی نبی اکرم ﷺ نے ہمیں مساجد اور قبروں پر گنبد بنانے کا حکم دیا بلکہ آپ کی تعلیمات کے خلاف ہے اور پھر یہ عام قبروں کے لئے قابل حجت نہیں۔

اللہ تعالیٰ مملکت سعودی عرب کو توفیق دے کہ اسے سنت کے مطابق کردیں جیسا کہ یہ عہد صحابہ میں قائم تھے یعنی گنبد خضراء زمین بوس کردیں اور مسجد نبوی شریف اور آپ ﷺ کی قبر کے درمیان فصل کردیں تاکہ اصحاب بدع وخرافات مردوں (میت) کو مسجد میں دفن کرنے اور قبروں ومزاروں پر قبے گنبد وغیرہ بنانے پر دلیل نہ پکڑیں، نیز اس کی کوئی فضیلت نہیں چونکہ عہد صحابہ، تابعین وتبع تابعین کے بہت بعد کا ہے، لہٰذا اس کی تعریف وفضیلت میں اشعار وقوالیاں کہنا اور اس کی رنگ کے گانے لگانا کم علمی کی دلیل ہے۔

عوام اور بعض خواص میں یہ بات مشہور ہے کہ گنبد خضراء کا سایہ نہیں جیسا کہ نبی رحمت ﷺ کا سایہ نہ تھا۔ یہ بات ذہن میں رکھنے کہ دونوں ہی باتیں غلط ہیں۔ نبی اکرم ﷺ کا سایہ تھا اور گنبد خضراء کا بھی سایہ ہے۔ نبی رحمت ﷺ کے سایہ کے متعلق احادیث ملاحظہ فرمائیں: انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا: "ایک روز ہم لوگوں نے رسول اکرم ﷺ کے ساتھ نماز (فجر) ادا کی، راوی حدیث (انس) نے فرمایا: آپ

☆یاد رہے کہ مملکت سعودیہ نے اس گستاخانہ کتاب کو مکہ اور مدینہ میں لاکھوں کی تعداد میں مفت تقسیم کیا ہے۔

ہمارا سوال صرف یہ ہے کہ اور تم پر میرے آقا ﷺ کی عنایت نہ سہی، نجدیو! کلمہ پڑھانے کا بھی احسان گیا؟

غیر مقلد اہلحدیث مولوی اقبال کیلانی نے اپنی کتاب میں دعائے گنج العرش، دعائے جمیلہ، دعائے عکاشہ، دعائے مغرب البحر، دعائے امن اور درج ذیل درودوں کو بدعت لکھا ہے (معاذ اللہ)

کتاب اتباع السنۃ

اتباع سنت کے مسائل

*

*

حدیث پبلیکیشنز
2- شیش محل روڈ، لاہور، پاکستان

اتباع سنت کے مسائل — بدعت

شامل کر دی گئی ہیں، مثلاً:

○ فرض نمازوں کے بعد بلند آواز سے اجتماعی ذکر کرنا ○ مخصوص انداز میں آواز بلند اجتماعی ذکر کے حلقے قائم کرنا ○ ذکر کرتے وقت اللہ تعالیٰ کے اسم مبارک میں کمی بیشی کرنا ○ ایک خاص عدد میں آیت کریمہ کے ذکر کے لئے مجالس منعقد کرنا ○ محرم کی شب ذکر کے لئے مخصوص کرنا ○ مغرب کی نماز کے بعد ... بعد مغرب اور عشاء کے درمیان محفل ذکر قائم کرنا ○ 27 رجب کو شب معراج کے طور پر منانے کا اہتمام کرنا ○ 15 شعبان کو محفل ذکر منعقد کرنا ○ سید عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ کے ناموں کا ورد کرنا ○ سید عبدالقادر جیلانی سے منسوب وظائف کا اہتمام کرنا ○ دعائے گنج العرش ○ دعائے جمیلہ ○ دعائے سریانی ○ دعائے عکاشہ ○ دعائے مغرب البحر ○ دعائے امن ○ دعائے حبیب ○ عہد نامہ ○ درود تاج ○ درود ماہی ○ درود لکھی ○ درود اکبر ○ ختم بخاری شریف ○ چہل کاف ○ قصیدہ معظم وغیرہ اور ○ ختم نقل وغیرہ جیسے وظائف کا اہتمام کرنا۔ یہ تمام اذکار و وظائف ہمارے ہاں رسوم، بگڑی رسوم، سڑکوں اور عام دکانوں پر انتہائی کم قیمت پر بکثرت فروخت ہونے والی کتب میں لکھے ہوئے ہوتے ہیں جنہیں سیدھے سادے کم علم مسلمان لوگ بڑی عقیدت سے خریدتے اور احترام کے ساتھ اپنے پاس رکھتے ہیں اور حسب ضرورت تکلیف یا مصیبت کے وقت ان سے استفادہ کرتے ہیں۔ اذکار و وظائف کے علاوہ دوسری عبادات نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، عمرہ، قربانی وغیرہ کی بدعات کا معاملہ اس سے بھی چند قدم آگے ہے۔ زندگی کے باقی معاملات پیدائش، شادی، بیاہ، بیماری، موت، جنازہ، زیارت قبور، ایصال ثواب وغیرہ کی بدعات کا سلسلہ اتنا طویل ہے جس کا تذکرہ ایک الگ کتاب کا متقاضی ہے۔ یوں بدعت حسنہ کے نام پر در آنے والی گمراہی اور جہالت کے طوفان نے اسلام کا ایک بالکل نیا، نرالا اور خود ساختہ ایڈیشن تیار کر دیا ہے اور یوں بدعت حسنہ بدعات کی طویل فہرست میں روز بروز اضافہ کا باعث بن رہی ہے۔

② **اندھی تقلید:**

ان پڑھ اور جاہل عوام کی کثیر تعداد محض اپنے آباؤ اجداد کی تقلید میں غیر مسنون اعمال اور بدعات میں پھنسی ہوئی ہے اور یہ سوچنے کی زحمت گوارا نہیں کرتی کہ ان اعمال کا دین سے کیا تعلق ہے۔ ایسے لوگوں کی ہر زمانے میں یہی دلیل رہی ہے۔

اہلحدیث مولوی اقبال کیلانی نے اپنی کتاب میں
فاتحہ خوانی، مزارات پر حاضری، قرآن خوانی اور محافل میلاد کو بدعت لکھا

کتاب اتباع السنۃ

اتباع سنت کے مسائل

*

*

حدیث پبلیکیشنز
2- شیش محل روڈ، لاہور پاکستان

﴿بَلْ وَجَدْنَا آبَاءَنَا كَذَٰلِكَ يَفْعَلُونَ﴾

"ہم نے اپنے آباؤاجداد کو ایسا کرتے پایا لہٰذا ہم بھی ایسا ہی کر رہے ہیں۔"

بعض لوگ علماء سوء کی تقلید میں بدعات کی زنجیروں میں جکڑے ہوتے ہیں۔ بعض لوگ اپنے حکمرانوں، جن کی اکثریت دینی عقائد سے بے بہرہ اور بسا اوقات بیزار ہوتی ہے، کی تقلید میں مزاروں پر حاضری، فاتحہ خوانی، قرآن خوانی، محافل میلاد اور ایسی ہی دیگر بدعات میں شریک ہو جاتے ہیں۔ کچھ لوگ رسم و رواج کی تقلید میں بدعات اختیار کئے ہوتے ہیں۔ تمام صورتوں میں اس گمراہی کا اصل سبب ایک ہی ہے اور وہ ہے تقلید، خواہ وہ آباؤاجداد کی ہو، علماء سوء کی یا سیاسی لیڈروں کی یا رسم و رواج کی۔

③ بزرگوں سے عقیدت میں غلو:

بزرگوں سے عقیدت میں غلو ہمیشہ دین میں بگاڑ کا باعث بنا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے نیک، متقی اور صالح بندوں کی صحبت اور محبت نہ صرف جائز بلکہ دینی نقطہ نظر سے عین مطلوب ہے لیکن جب یہ محبت اندھی عقیدت کا رنگ اختیار کر لیتی ہے تو ان بزرگوں کی غلط اور غیر مسنون باتیں بھی ان کے معتقدین کو دین کا حصہ لگنے لگتی ہیں اور وہ کار ثواب سمجھ کر ان پر عمل کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ حتیٰ کہ ان بزرگوں کے خواب، ذاتی تجربات، مشاہدات اور حکایات وغیرہ بھی عقیدت کے غلو میں دین کی سند سمجھی جاتی ہیں اور عوام الناس کے سامنے انہیں دین بنا کر پیش کیا جاتا ہے اور یوں بدعی غیر مسنون اعمال پھلنے پھولنے لگتے ہیں۔

کہا جاتا ہے کہ برصغیر میں جب صوفیائے کرام دعوت اسلام لے کر پہنچے تو محسوس کیا کہ یہاں کے عوام (غیر مسلم) گانے بجانے اور موسیقی کے بہت دلدادہ ہیں چنانچہ صوفیاء نے بغرض دعوت اسلام کے لئے سماع اور قوالیوں کا طریقہ ایجاد فرمایا لہٰذا بزرگوں کا یہ فعل اب بھی جائز اور کار ثواب ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ اس قسم کی تمام حکایتیں محض افتراء اور صوفیائے کرام پر بہتان تراشی کے سوا کچھ بھی نہیں۔ بالفرض اگر اس نوعیت کا کوئی ایک آدھ واقعہ ہو بھی تو کسی بڑے سے بڑے بزرگ یا صوفی کا اللہ اور رسول ﷺ کے احکامات کے برعکس کوئی بھی فعل مسلمانوں کے لئے حجت نہیں ہو سکتا، خواہ وہ بظاہر کتنا ہی مبنی بر مصلحت اور بے حکمت کیوں نہ ہو۔ غلو عقیدت میں بزرگوں اور صوفیوں کے غیر شرعی اقوال و افعال کا رواج عامۃ الناس میں بدعات کی ترویج اور اشاعت کا باعث بنا ہے۔

غیر مقلدین اہلحدیث اور توحیدیوں کے نزدیک پندرہویں شعبان کا روزہ بدعت، ناجائز، باطل اور خلاف سنت ہے، جبکہ پندرہ شعبان کا روزہ احادیث سے ثابت ہے

ایمان کی دولت کا امین

ماہنامہ
دعوۃ التوحید
اسلام آباد

توحید کی خوشبو سے معطر

جلد 19 شمارہ 115 شعبان 1430ھ اگست 2009ء

مدیر
حافظ مقصود احمد

نائب مدیر
ڈاکٹر حافظ محمد شہباز حسن

فہرست مضامین

فی شمارہ : 15 روپے
زرسالانہ : 150 روپے

مرکز دعوۃ التوحید جامع مسجد شاہ اسماعیل شہید I-9/4 اسلام آباد
موبائل: 0300-5053986 فون: 4438752 فیکس: 4438752

فضیلت بیان کی جاتی ہے اور اس کا اہتمام کرتے ہوئے جشن بھی منایا جاتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ پندرھویں شعبان کے دن کے مخصوص روزے کی شرعاً کوئی حیثیت نہیں' کیونکہ خصوصاً نصف شعبان کا روزہ رکھنا کسی صحیح مقبول حدیث سے ثابت نہیں' اس دن کے روزے کی فضیلت کے لئے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب ایک روایت بیان کی جاتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب نصف شعبان کی رات ہو تو رات کا قیام کرو' دن کا روزہ رکھو بے شک اللہ تعالیٰ اس رات غروب آفتاب سے آسمان دنیا پر نازل ہوتا ہے اور فرماتا ہے کوئی ہے بخشش مانگنے والا کہ میں اس کو بخش دوں' کوئی ہے رزق طلب کرنے والا میں اس کو رزق دوں' کوئی مصیبت میں مبتلا ہو تو اس کو میں عافیت دوں ... کوئی ... کوئی ... یہاں تک کہ فجر طلوع ہو جاتی ہے۔" (ابن ماجہ [illegible])

یہ حدیث ثابت نہیں' امام البوصیری زوائد ابن ماجہ (۱-۲) میں فرماتے ہیں: اس کی سند میں "ابن ابی سبرہ" ہے' جس کا نام ابوبکر بن عبداللہ بن محمد بن ابی سبرہ" ہے۔ اس کے متعلق امام احمد اور امام ابن معین کا فرمان ہے کہ وہ حدیثیں گھڑتا تھا۔ ابن حجر نے (التقریب [illegible]) اور العقیلی نے الضعفاء ([illegible]) میں بھی اس پر وضع حدیث کا الزام لگایا ہے۔ اس بناء پر کئی آئمہ کرام نے پندرھویں شعبان کے مخصوص روزے کو باطل قرار دیا ہے' جس کی کوئی اصل نہیں' جیسا کہ امام ابن تیمیہ نے اقتضاء الصراط المستقیم ([illegible]) اور امام شاطبی نے الاعتصام ([illegible]) میں اس کے الگ روزہ رکھنے کو منکر اور بدعت قرار دیا' اسی طرح شیخ ابن باز نے اس کے باطل یا بدعت ہونے پر کئی علماء کے اقوال نقل کئے ہیں۔ (دیکھئے مجموع فتاویٰ و مقالات شیخ ابن باز [illegible])

لہٰذا پندرھویں شعبان کا الگ اہتمام سے روزہ رکھنا باطل' ناجائز اور خلاف سنت ہے۔ ہاں ہر قمری مہینے کے ایام بیض (تیرھویں' چودھویں اور پندرھویں) کا روزہ رکھنا سنت ہے' لہٰذا اگر کوئی ان ایام کا سنت کے مطابق روزہ رکھے تو جائز ہے۔ (فتاویٰ شیخ صالح العثیمین [illegible])

جاری

توحیدیوں اور وہابیوں کی ایک عادت بہت پرانی ہے کہ جو حدیث ان کے موقف کے خلاف ہو وہ اسے ضعیف اور من گھڑت قرار دیتے ہیں۔ ہمارا سوال یہ ہے کہ اگر یہ حدیث من گھڑت ہے تو امام ابن ماجہ علیہ الرحمہ نے اسے سنن ابن ماجہ میں کیوں نقل کیا؟

غیر مقلدین اہلحدیث مولوی حکیم عبدالخالق نے اپنی کتاب میں حضور ﷺ کے معجزات پر اعتراض کرتے ہوئے گستاخانہ الفاظ استعمال کیے ہیں

شرک کیا ہے؟ اور بدعت کیا ہے؟

مرتبہ

حکیم عبدالخالق

جمعیت اشاعت التوحید والسنۃ (پاکستان)

اللہ تعالیٰ کی عبادات میں شرک

عبادت کا مفہوم:

☆ اہلحدیث مولوی کی اس کتاب کا جواب مولانا محمد شہزاد قادری ترابی نے ''شرک کیا ہے؟ بدعت کیا ہے؟'' نامی کتاب میں تفصیلی طور پر دیا ہے

غیر مقلدین اہلحدیث مولوی حکیم عبد الخالق نے اپنی کتاب میں حضور ﷺ کے متعلق گستاخانہ الفاظ استعمال کیے ہیں

☆ اہلحدیث مولوی کی اس کتاب کا جواب مولانا محمد شہزاد قادری ترابی نے "شرک کیا ہے؟ بدعت کیا ہے؟" نامی کتاب میں تفصیلی طور پر دیا ہے

مسلمانوں کو تفرقہ بازی کا مرتکب ٹھہرانے والے ڈاکٹر نائیک سے جب ڈاکٹر شاہد مسعود (جیو ٹی وی) نے انٹرویو لیتے ہوئے پوچھا کہ آپ کون ہیں؟ تو جواب میں نائیک نے کہا میں اہلحدیث ہوں

اسلام

دہشت گردی یا عالمی بھائی چارہ

ڈاکٹر ذاکر نائیک

مترجم

سید امتیاز احمد

دار النوادر

۸۸

سوال: اگر اسلام واقعی عالمی بھائی چارے کی تعلیم دیتا ہے تو پھر مسلمان خود کیوں مختلف فرقوں میں تقسیم ہیں؟

جواب: سوال یہ کیا گیا ہے کہ اگر واقعی اسلام حقیقی عالمی بھائی چارے کی تعلیم دیتا ہے تو پھر مسلمان خود کیوں فرقوں میں تقسیم ہیں۔ اس سوال کا جواب قرآن مجید کی سورۂ آل عمران میں یوں دیا گیا ہے:

﴿ وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا ﴾ (۳: ۱۰۳)

"سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑ لو اور تفرقے میں نہ پڑو۔"

اللہ کی رسی سے کیا مراد ہے؟ اللہ کی رسی سے مراد ہے اللہ تعالیٰ کی کتاب یعنی قرآن مجید۔ مسلمانوں کو حکم دیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑیں، یعنی قرآن مجید اور احادیث صحیحہ کی تعلیمات پر متفق رہیں، اور آپس میں تفرقہ نہ ڈالیں۔ جیسا کہ پہلے بھی میں نے عرض کیا قرآن مجید میں ارشاد ہوتا ہے:

﴿ إِنَّ الَّذِينَ فَرَّقُوا دِينَهُمْ وَكَانُوا شِيَعًا لَّسْتَ مِنْهُمْ فِي شَيْءٍ إِنَّمَا أَمْرُهُمْ إِلَى اللَّهِ ثُمَّ يُنَبِّئُهُم بِمَا كَانُوا يَفْعَلُونَ ﴾ (۶: ۱۵۹)

"جن لوگوں نے اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور گروہ در گروہ بن گئے یقیناً ان سے تمہارا کچھ واسطہ نہیں، ان کا معاملہ تو اللہ کے سپرد ہے، وہی ان کو بتائے گا کہ انہوں نے کیا کچھ کیا ہے۔"

یہ درست ہے کہ دینِ اسلام میں تفرقے سے یعنی فرقوں میں تقسیم ہونے سے منع کیا گیا ہے۔ لیکن افسوس ہے کہ بعض مسلمانوں سے جب یہ پوچھا جائے کہ تم کون ہو تو عام جواب ملتا ہے:

"میں حنفی ہوں۔"

بعض کہتے ہیں:

"میں شافعی ہوں۔"

بعض کہتے ہیں:

۸۹

"میں مالکی ہوں۔"

اور بعض کا جواب ہوتا ہے:

"میں حنبلی ہوں۔"

سوال یہ ہے کہ ہمارے پیغمبر حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کیا تھے؟ کیا وہ حنبلی تھے یا شافعی تھے، یا مالکی تھے؟ وہ صرف اور صرف مسلمان تھے۔

قرآن پاک کی سورۂ آل عمران میں ارشاد ہوتا ہے:

﴿ فَلَمَّا أَحَسَّ عِيسَىٰ مِنْهُمُ الْكُفْرَ قَالَ مَنْ أَنصَارِي إِلَى اللَّهِ ﴾ (۳: ۵۲)

"جب عیسیٰ علیہ السلام نے محسوس کیا کہ بنی اسرائیل کفر و انکار پر آمادہ ہیں تو اس نے کہا: کون اللہ کی راہ میں میرا مددگار ہوتا ہے؟"

حواریوں نے جواب دیا:

﴿ نَحْنُ أَنصَارُ اللَّهِ آمَنَّا بِاللَّهِ وَاشْهَدْ بِأَنَّا مُسْلِمُونَ ﴾ (۳: ۵۲)

"ہم اللہ کے مددگار ہیں، ہم اللہ پر ایمان لائے، آپ گواہ رہیں کہ ہم مسلم (اللہ کے آگے سر اطاعت جھکا دینے والے) ہیں۔"

ایک اور جگہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ وَمَنْ أَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّن دَعَا إِلَى اللَّهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَقَالَ إِنَّنِي مِنَ الْمُسْلِمِينَ ﴾ (۴۱: ۳۳)

"اور اس شخص کی بات سے اچھی بات اور کس کی ہوگی جس نے اللہ کی طرف بلایا اور نیک عمل کیا اور کہا کہ میں مسلمان ہوں۔"

یعنی اچھا دعویٰ یہ ہے کہ کہو میں مسلم ہوں۔ جب بھی کوئی آپ سے یہ سوال کرے آپ کون ہیں؟ تو آپ کا جواب یہ ہونا چاہیے کہ "میں مسلمان ہوں۔" اس میں کوئی حرج نہیں اگر کوئی یہ کہے کہ مجھے بعض معاملات میں امام ابو حنیفہ یا کسی اور عالم کی رائے سے اتفاق ہے۔ یا یہ کہ مجھے امام شافعی، امام مالک یا امام احمد بن حنبل کے فیصلوں سے اتفاق

☆ ڈاکٹر صاحب! کیا یہ منافقت نہیں؟ خود اپنے آپ کو اہلحدیث کہتے ہو اور مسلمانوں کے حنفی، شافعی، مالکی اور حنبلی ہونے پر اعتراض؟

ڈاکٹر ذاکر نائیک کے نزدیک حضور ﷺ پڑھے لکھے نہیں تھے یعنی ان پڑھ تھے (معاذ اللہ)

اسلام میں خواتین کے حقوق جدید یا فرسودہ؟

ڈاکٹر ذاکر نائیک

مترجم

سید امتیاز احمد

دار النوادر
الحمد مارکیٹ، اردو بازار، لاہور

سے زیادہ آ جائے۔

مجھے امید ہے کہ آپ کو اپنے سوال کا جواب مل گیا ہوگا۔

سوال:۔۔۔۔۔ میں ایک نومسلم ہوں۔ میں نے ۱۹۸۰ء میں عیسائیت چھوڑ کر اسلام قبول کیا۔ میں اپنے والدین کو یہ یقین کس طرح دلا سکتی ہوں کہ قرآن، انجیل کی نقل نہیں ہے؟

ڈاکٹر ذاکر نائیک:۔۔۔۔۔ میری بہن نے ایک سوال پیش کیا ہے۔ انھوں نے یہ بھی بتایا ہے کہ وہ پہلے مسیحی تھیں اور پھر انھوں نے اسلام قبول کر لیا۔ میں انھیں مبارک باد دینا چاہوں گا اور ایک بار نہیں بلکہ تین بار مبارک باد دینا چاہوں گا۔ میں نے پہلے کہا تھا کہ میں دہرے کو مبارک باد دیتا ہوں کہ اس نے ''لا الٰہ'' تو کہہ دیا ہے۔ بہن کو میں تین دفعہ مبارک باد اس لیے دے رہا ہوں کہ اس نے ''لا الٰہ'' کہنے کے بعد ''الا اللہ'' بھی کہہ دیا ہے اور ''محمد رسول اللہ'' بھی کہہ دیا ہے۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

''کوئی معبود نہیں سوائے اللہ تعالیٰ کے اور محمد اللہ تعالیٰ کے فرستادہ پیغمبر ہیں۔''

لہٰذا میں اپنی بہن کو مبارک باد دیتا ہوں اور اب آتا ہوں ان کے سوال کی جانب۔ سوال یہ ہے کہ وہ اپنے والدین کے سامنے یہ بات کس طرح ثابت کریں گی کہ قرآن بائبل کی نقل نہیں ہے۔ یا بائبل سے استفادہ نہیں کرتا۔

جیسا کہ میں نے پہلے آپ کو بتایا کہ ایک تاریخی حقیقت ہی ایسی ہے جو اس قسم کی بات کا امکان ہی ختم کر دیتی ہے۔ اور وہ حقیقت یہ ہے کہ پیغمبر اسلام حضرت محمد ﷺ امی تھے۔ یعنی پڑھے لکھے نہیں تھے۔

قرآن کہتا ہے:

﴿ اَلَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِيَّ الْاُمِّيَّ الَّذِيْ يَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ ﴾ [الاعراف: ۱۵۷]

''(پس آج یہ رحمت ان لوگوں کا حصہ ہے) جو اس پیغمبر نبی امی کی پیروی

☆یاد رہے کہ حضور ﷺ پڑھے لکھے تھے مگر کسی انسان سے نہ پڑھا جو کچھ سیکھا اپنے رب سے سیکھا

القرآن: وانزل اللہ علیک الکتب والحکمۃ وعلمک مالم تکن تعلم O (سورۂ نساء، آیت 113، پارہ 5)

ترجمہ: اللہ نے تم پر کتاب اور حکمت اتاری اور تمہیں سکھا دیا جو کچھ تم نہ جانتے تھے

اس آیت سے معلوم ہوا کہ حضور ﷺ کو رب تعالیٰ نے سارے علوم سکھا دیئے پھر یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ لکھنے پڑھنے کا علم نہ سکھایا ہو۔ ڈاکٹر ذاکر نائیک نے ایک آیت پیش کی جس میں حضور ﷺ کو ''امی'' فرمایا گیا۔ یاد رہے ''امی'' کا ترجمہ ان پڑھ نہیں بلکہ ''بے پڑھا'' یعنی کسی انسان سے نہ پڑھا فقط اپنے رب سے پڑھا۔ تفسیر خازن میں ہے کہ آپ ﷺ کا ''امی'' یعنی بے پڑھا ہونا یہ آپ ﷺ کے معجزات میں سے ایک معجزہ ہے کہ آپ کسی انسان سے نہ پڑھے اور کتاب وہ لائے جس میں اولین آخرین قصوں کے علوم ہیں۔

ڈاکٹر ذاکر نائیک نے سوال پوچھنے والے ہندو پرکاش کو "میرے بھائی" کہا۔ کیا ہندو (بت پرست) کو اپنا بھائی کہا جا سکتا ہے

اگر بیوی مطمئن نہ ہو تو وہ خاوند سے "خلع" لے کر دوسری شادی کر سکتی ہے۔

سوال: میرا نام سرداری حاکم ہے۔ میرا سوال یہ ہے کہ جب آپ یہ فرماتے ہیں کہ عورت کسی خاص مرد سے شادی نہ کرنا چاہے تو اسے انکار کا حق حاصل ہے لیکن جو والد اس کی پرورش کر رہا ہے اسے کھلاتا پلاتا ہے اس کی ساری ضروریات کا خیال رکھتا ہے اس نے انکار کر دیا تو وہ وہاں رہ کیسے سکے گی؟

جواب: بہن نے سوال یہ پوچھا ہے کہ ایک عورت کو اگر یہ حق حاصل ہے کہ وہ والدین کی پسند کے مرد سے شادی کرنے سے انکار کر دے تو کیا وہ اس انکار کے بعد ان والدین کے ساتھ رہ سکے گی؟ میری بہن نے میری ساری گفتگو کو غور سے نہیں سنا۔ میں نے عرض کیا ہے کہ یہ مرد کا فرض ہے کہ وہ خاندان کی عورتوں کی دیکھ بھال کرے ان کی کفالت کرے۔ شادی سے قبل یہ فرض باپ کا اور بھائی کا ہوتا ہے اور لڑکی کی شادی کے بعد خاوند کا اور بیٹے کا کہ وہ اس کی مالی ضروریات پوری کریں۔ لڑکی نے شادی سے انکار کر دیا ہو تب بھی یہ فرض باپ اور بھائی کا ہی رہتا ہے کہ وہ بدستور اس کی کفالت کرتے رہیں۔ اس بچی کو اس کی پوری اجازت ہے کہ وہ ایسی شادی سے انکار کر دے۔ میں نہیں سمجھتا کہ اس میں کوئی مسئلہ ہے۔

سوال: میں پرکاش ہوں۔ میرا سوال یہ ہے کہ تمام مذاہب میں خواہ وہ ہندومت، عیسائیت، یہودیت یا اسلام ہو ان کی مذہبی کتابوں میں بہت سی اچھی باتیں بتائی گئی ہیں لیکن ہزاروں برس سے ان مذاہب میں عورت سے مختلف سلوک کیا جاتا ہے۔ میں پوچھنا یہ چاہتا ہوں کہ بالکل، قرآن اور گیتا میں جو لکھا ہے کیا یہ زیادہ اہم ہے یا معاشرہ عملاً جو کرتا ہے وہ؟ اور اگر عملی صورت زیادہ اہم ہے تو کیوں نہ ہم ان تمام الہامی کتابوں میں جو لکھا ہے اسے کم اہمیت دیں۔

جواب: میرے بھائی نے بہت اچھا سوال پوچھا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ تمام صحیفوں میں اچھی باتیں لکھی ہوئی ہیں مگر لوگ ان پر عمل نہیں کرتے۔ ایسی صورت میں ہم عمل کو زیادہ اہمیت دیں یا ان کتابوں میں لکھی اچھی باتوں کو۔ میں پرکاش سے اس حد تک متفق ہوں کہ بہت سے اسلامی معاشرے قرآن و سنت سے ہٹ گئے ہیں تاہم سوال کے پہلے حصے کا جہاں تک تعلق ہے کہ تمام مذہبی کتابوں میں اچھی باتوں کا ذکر ہے، میں اس سے اتفاق نہیں کرتا۔ میں نے ایک لیکچر "اسلام میں عورتوں کا مقام اور دیگر مذاہب" کے موضوع پر دیا تھا۔ اس میں میں نے اسلام میں عورت کے مقام کا

"جب تک ایک چراغ خود نہیں جلتا وہ ایک اور چراغ نہیں جلا سکتا"

خطباتِ ڈاکٹر ذاکر نائیک

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے "مومن آپس میں بھائی بھائی ہیں" مگر اس کے برعکس ڈاکٹر نائیک ہندو (بت پرست) کو اپنا بھائی کہہ رہے ہیں

غیر مقلد اہلحدیث کے نزدیک رسول اللہ ﷺ اپنی قبر میں زندہ نہیں ہیں۔ آپ کی روح اعلیٰ علیین میں ہے

روح، عذابِ قبر اور سماعِ موتی

مختلف مکاتبِ فکر کے معترضین کے دلائل کا تحقیقی و مدلل جائزہ

از قلم:
مولانا عبدالرحمن کیلانی

ناشر
مکتبۃ السلام لاہور

52

اللہ تعالیٰ نے زمین میں بہت سے فرشتے مقرر کر رکھے ہیں جو میری امت کا سلام مجھ تک پہنچاتے ہیں۔

اسی طرح دوسری کتب احادیث میں بھی ایسی روایات موجود ہیں جن کا معنی مختلف الفاظ کے باوجود ایک ہی ہے کہ امت کا صلوٰۃ و سلام فرشتوں کے ذریعہ آپ تک پہنچا دیا جاتا ہے جہاں سے بھی پڑھا جائے۔

یہ سب احادیث سماع موتی کی تردید کر رہی ہیں۔

علاوہ ازیں ایک روایت مشکوٰۃ کی کتاب الصلوٰۃ باب الصلوٰۃ علی النبی فصل ثانی میں ابوداؤد اور بیہقی کی الدعوات الکبیر کے حوالہ سے درج ہے:

۳۔ مَا مِنْ اَحَدٍ يُسَلِّمُ عَلَيَّ اِلَّا رَدَّ اللّٰهُ عَلَيَّ رُوْحِيْ حَتّٰى اَرُدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ
جو مسلمان مجھ پر سلام بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ میری روح مجھ پر لوٹا دیتا ہے حتیٰ کہ میں اس کا جواب دیتا ہوں۔

اس حدیث سے درج ذیل باتیں معلوم ہوتی ہیں:

۱۔ رسول اللہ اپنی قبر مبارک میں زندہ نہیں ہیں جیسا کہ بعض لوگوں کا عقیدہ ہے۔ آپ کی روح اعلیٰ علیین میں ہے جہاں سے وہ سلام کا جواب دینے کے لیے لوٹائی جاتی ہے۔ اگر آپ قبر میں زندہ ہوں تو روح کے لوٹنے لوٹانے کا کچھ مطلب ہی نہیں نکلتا۔

۲۔ روح سلام کا جواب دینے کے لیے لوٹائی جاتی ہے سلام سننے کے لیے نہیں۔ کیونکہ حدیث بالا اور دوسری روایات سے سلام تو آپ کو فرشتوں کے ذریعہ پہنچا دیا جاتا ہے۔ آپ دن بھر کے سب سلاموں کا جواب اس صورت میں دیتے ہیں کہ آپ کی روح لوٹائی جاتی ہے اور آپ جواب دیتے ہیں۔

۳۔ رسول اللہ اور عام افراد امت میں فرق یہ ہے کہ انبیاء کے جسم مٹی پر حرام قرار دیئے گئے ہیں اور یہ بات خصائص انبیاء میں سے ہے۔ پھر جب آپ پر سلام و جواب کی یہ صورت ہے تو دوسروں پر اگر سلام پڑھا جائے تو ان کا سننا اور جواب دینا ناممکن ٹھہرتا ہے۔ علی الاطلاق سماع موتی کا قبول کرنا پھر بھی محال ہے۔

سلام تشہد: اب رہا وہ سلام جو نماز میں تشہد کے دوران پڑھا جاتا ہے تو یہ سلام خطاب یا سلام تحیہ ہے ہی نہیں۔ ... ایسے سلام آپ سنتے ہیں نہ اس کا جواب دیتے

☆ غیر مقلد اہلحدیث مولوی عبدالرحمن کیلانی کا یہ لکھنا اسلامی عقیدے کے سراسر خلاف ہے۔ اگر یہ سمجھا جائے کہ حضور ﷺ کی روح مبارک آپ کے جسم سے جدا ہے اور جب کوئی سلام عرض کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ آپ کی روح کو جسم انور میں واپس لوٹا دیتا ہے کہ آپ ﷺ سلام کا جواب دے سکیں۔ اگر صورت حال یہی ہوتی تو غور کرنا چاہیے کہ ستر ہزار فرشتے تو ہر ساعت اور ہر لمحہ اس بارگاہ میں حاضر ہو کر صلوٰۃ و سلام پیش کرتے ہیں اور کروڑوں انسان دنیا کے ہر گوشے سے ہمہ وقت صلوٰۃ و سلام کے پھول نچھاور کرتے ہیں۔ اگر سلام کا جواب دینے روح اطہر جسم انور میں آتی اور فارغ ہو کر جاتی رہے تو روزانہ کم از کم کتنی دفعہ آنا اور جانا ہوگا؟ کیا روح پاک کی یہ ہمہ وقت دوڑ نہ ہوگی جو دیکھنے والوں کی عزت افزائی کی جگہ ایک گونہ عذاب ہی نظر آئے گا۔ لہذا یہ مفہوم نہیں ہو سکتا۔ بلکہ بات وہی ہے جو گیارہویں صدی کے مجدد شاہ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ نے فرمائی کہ آپ ﷺ کا جسم اطہر دنیاوی زندگی کی طرح بالکل سالم رہتا ہے آپ اپنی قبر انور میں زندہ ہیں (جذب القلوب)

ہر مسلمان نماز سے قبل زبان سے نیت کرتا ہے، وہابی توحیدی فرقے کے مولویوں نے زبان سے نیت کرنے کو بدعت قرار دے کر ہر مسلمان کو بدعتی قرار دیا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَأَقِيمُوا الصَّلَوٰةَ وَآتُوا الزَّكَوٰةَ وَارْكَعُوا مَعَ الرَّاكِعِينَ (البقرہ ۴۳)

"اور صلوٰۃ قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو۔"

الصلوٰۃ

مسجد توحید، توحید روڈ کیماڑی، کراچی، پوسٹ بکس نمبر ۵۰۲۸

(ٹیلیفون نمبر: ۵۱۰۰۰۲۸۵/ ۲۴۲۸۹۴)

(۱۸)

مخصوص مسافت کی معلوم کرتا ہے اور قد ہو دونوں ایک ساتھ نہ ڈال پائیں تو بھی کوئی حرج نہیں، البتہ اس بات کا خیال رکھنا ضروری ہے کہ صف بالکل سیدھی ہو اور شانوں کے درمیان خلا نہ ہو۔ بچے مردوں کے پیچھے صف بنائیں (۲) اور عورتیں ان کے پیچھے صف بنائیں (۳)۔ اگر صرف دو ہی آدمی صلوٰۃ ادا کریں (خواہ وہ بچہ ہو) تو دوسرا شخص امام کے دائیں طرف اس کے برابر کھڑا ہو (۴) اور اگر کوئی تیسرا آجائے تو امام مقتدی کو پیچھے کردے اور وہ دونوں امام کے پیچھے صف بنائیں (۵)۔ لیکن اگر وہ تیسرا فرد عورت ہو تو وہ اکیلی پیچھے کھڑی رہے اور بچہ یا وہ امام کے دائیں طرف (۶)۔ لیکن کوئی آدمی پوری صف چھوڑ کر اکیلا نہ کھڑا ہو کیونکہ ایسے شخص کو نبی ﷺ نے صلوٰۃ دہرانے کا حکم دیا تھا (۷)۔ جب اقامت ہو جائے تو صلوٰۃ کے لئے دوڑ کر نہ آئیں بلکہ وقار اور سکون سے چل کر آئیں، جس قدر نماز مل جائے وہ پڑھ لیں اور جو رہ جائے اسے بعد میں پورا کرلیں (۸)۔

نیت کرنا

نیت دل کے ارادے کو کہتے ہیں۔ جب صلوٰۃ ادا کرنے کھڑے ہوتے ہیں تو یہی اس کی نیت ہے۔ اس کے لئے زبان سے الفاظ ادا کرنا کہ "میں نیت کرتا ہوں دو رکعت نماز واسطے اللہ تعالیٰ کے، منہ طرف کعبہ شریف کے، پیچھے اس امام کے......" صریح بدعت ہے۔ احادیث میں اس کا کوئی ذکر نہیں۔

تکبیرات

اللہ اکبر کہنا تکبیر کہلاتا ہے۔ صلوٰۃ کے شروع میں اور ہر دفعہ رکوع و سجود میں جاتے ہوئے اور سجدوں اور قعدے سے اٹھتے ہوئے اللہ اکبر کہیں (۹)۔ یہ تکبیریں امام

(۱) مسلم، کتاب الصلوٰۃ باب تسویۃ الصفوف (۲) بخاری، کتاب الاذان باب القراءۃ وحدہا تکون صلاۃ/ مسلم کتاب الصلوٰۃ باب امر النساء المصلیات وراء الرجال (۳) بخاری، کتاب الاذان باب میمنۃ المسجد والامام (۴) مسلم، کتاب الزہد باب حدیث جابر الطویل (۵) مسلم، کتاب المساجد باب جواز الجماعۃ فی النافلۃ (۶) ابوداؤد، کتاب الصلوٰۃ باب الرجل یصلی وحدہ خلف الصف / ترمذی، ابواب الصلوٰۃ باب الصلوٰۃ خلف الصف وحدہ (۷) بخاری، کتاب الاذان باب ما ادرکتم فصلوا (۸) ایضاً باب التکبیر اذا قام من السجود

☆ ہمارے امام اعظم ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کے نزدیک بھی نیت دل کے ارادے کا نام ہے، امام اعظم ابوحنیفہ علیہ الرحمہ نے زبان سے نیت کرنے کو فرض یا واجب قرار نہیں دیا بلکہ ہمارے فقہاء نے لکھا ہے کہ نیت دل کے ارادے کا نام ہے، زبان سے یہ الفاظ ادا کرنا (فرض یا واجب نہیں) بہتر ہے

توحیدیوں کے نزدیک قرآن مجید کو چومنے اور اونچی جگہ رکھنے کا کوئی حکم نہیں
قرآن کو پیٹھ بھی کر سکتے ہیں

ماہنامہ
دعوۃ التوحید
اسلام آباد

توحید کی خورشید منظر | ایمان کی دولت کا امین

جلد 13 شمارہ 137 رجب 1432ھ جون 2011ء

فہرست مضامین

مرکز دعوۃ التوحید جامع مسجد شاہ اسماعیل شہید I-9/4 - اسلام آباد
فون: 4438752 فیکس: 4438752
E-mail : attouheed@yahoo.com

باب الفتاویٰ — ڈاکٹر حافظ محمد شہباز حسن

قرآن مجید کو پشت کرنا

سوال: ہم نے اپنی مسجد میں اگلی صف کے سامنے رحل خرید کر رکھے اور ان پر قرآن کریم رکھ دیئے تاکہ نمازی تلاوت کرنا چاہیں تو آسانی ہو۔ چند حضرات نے اعتراض کیا ہے کہ یہ قرآن کریم کی بے ادبی ہے۔ کبھی آدمی پشت کر لیتا ہے اور خطیب صاحب خطبہ کے لئے منبر پر کھڑے ہوں تو قرآن کریم جو نیچے رکھے ہوتے ہیں ان سے وہ اونچے ہو جاتے ہیں۔ میری گزارش ہے کہ آپ اس بارے میں رہنمائی فرمائیں۔ (غلام حسین، ... اسلام آباد)

جواب: قرآن مجید اللہ کی مقدس کتاب اور اس کے شعائر میں سے ہے۔ جس کا احترام ہر مسلمان پر فرض ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے دشمن کی سرزمین میں قرآن مجید لے جانے سے منع فرمایا تاکہ اس کے تقدس کو پامال نہ کیا جائے۔ قرآن مجید کا احترام اس کی تلاوت کرنا اس کے معانی میں غور و فکر کرنا اور اس کے مطابق عمل کرنا ہے۔ احترام کی بعض اقسام جو ضرورت سے زائد ہیں اور لوگوں میں متعارف ہیں جیسا کہ اسے چومنا، اونچی جگہ پر رکھنا، ان کا کوئی شرعی حکم نہیں۔ کیونکہ قرآن مجید کو پڑھنے کے لئے اسے قریب رکھنا پڑتا ہے۔ اسی طرح قرآن مجید کی طرف پشت نہ کرنا بھی احترام کی قسم ہے جس کا شریعت نے ہمیں مکلف نہیں ٹھہرایا کیونکہ مساجد، مدارس اور جن گھروں میں کثرت سے اس کی تلاوت ہوتی ہے وہاں کثیر تعداد میں قرآن مجید کے نسخے موجود ہوتے ہیں اور ان کی طرف پشت نہ ہونے دینا مشکل بلکہ ناممکن ہے اور شریعت نے اس کا ہمیں پابند بھی نہیں بنایا۔ مساجد نماز اور ذکر و تلاوت کے لئے ہیں۔ صف اول میں تلاوت کی غرض سے قرآن مجید رکھنا معیوب نہیں بلکہ اچھا عمل ہے۔ نمازی حضرات کو اس پر اعتراض نہیں کرنا چاہیے۔ باقی رہا خطبہ کے وقت خطیب صاحب کا منبر کے اوپر بیٹھنا یہ بھی قرآن مجید کے ادب کے منافی نہیں۔ حرمین شریفین میں تلاوت کے لئے بہت سی جگہوں پر کثیر تعداد میں قرآن مجید رکھے ہوتے ہیں اور جگہ جگہ پر چھت کے قریب بھی ... مگر کوئی اسے معیوب نہیں سمجھتا۔

اگر کسی نمازی کو اس پر اعتراض ہے تو وہ قرآن مجید کو اٹھا کر الماری میں رکھ سکتا ہے کیونکہ خطبہ جمعہ میں ایک مختصر وقت کے لئے بیٹھا جاتا ہے۔ ہاں اگر جمعہ کے دن نمازی حضرات قرآن مجید کی تلاوت کر رہے ہیں اور خطیب صاحب منبر پر آ کر بیٹھ جائیں تو شرعاً تلاوت کرنے والے پر اعتراض کیا جا سکتا ہے نہ خطیب کا منبر پر بیٹھنا قابل اعتراض ہوگا۔ لہٰذا نمازی حضرات کو ایک اچھے عمل سے جو باعث اجر و ثواب ہے روکنا اور اس پر اعتراض کرنا جائز نہیں ہے۔

☆☆☆☆☆

غیر مقلدین اہلحدیث کے نزدیک مزارات صحابہ شرک کے ذرائع ہیں، اور مزارات صحابہ و اہلبیت کو ختم کرنے پر سعودی نجدی حکومت کے اقدام کو سراہا ہے (معاذ اللہ)

وَاِذْ بَوَّاْنَا لِاِبْرٰهِيْمَ مَكَانَ الْبَيْتِ اَنْ لَّا تُشْرِكْ بِيْ شَيْـًٔا وَّطَهِّرْ بَيْتِيَ لِلطَّآئِفِيْنَ وَالْقَآئِمِيْنَ وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ۔ (حج ۲۶)

ترجمہ

اور (ایک وقت تھا) جب ہم نے ابراہیم (علیہ السلام) کے لیے خانہ کعبہ کو مقام مقرر کیا (اور ارشاد فرمایا) کہ میرے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کرنا اور طواف کرنے والوں اور قیام کرنے والوں اور رکوع کرنے والوں (اور) سجدہ کرنے والوں کے لیے میرے گھر کو صاف رکھا کرو۔

تفسیر:

آیت میں ابراہیم علیہ السلام کو دو امور کا حکم دیا گیا تھا (۱) شرک سے پاک رکھنا (۲) اور عبادت کے لیے آنے والوں اور وہاں قیام پذیر افراد کے لیے اس کو مناسب حالت میں رکھنا۔

ابراہیم علیہ السلام کے نقش قدم پر چلتے ہوئے جب شاہ سعود کے خاندان نے بھی بیت اللہ سے چار مصلے ختم کر کے افتراق کا ذریعہ ختم کر کے تمام مسلمانوں کو متحد کرنے کی کوشش کی تو اس کے خلاف آوازیں اٹھیں اور جب اللہ کے حکم اور ابراہیم کی سیرت پر عمل کرکے شرک کے ذرائع (مزارات) کو ختم کر دیا گیا تو آج تک کچھ ملک، قومیں اور تنظیمیں سعودی حکمرانوں کو معاف کرنے کیلئے تیار نہیں۔ عبادت گزاروں اور وہاں کے باشندوں کی دیکھ بھال بھی اللہ کا حکم تھا اس پر بحمد اللہ سعودی حکمران بہتر انداز سے عمل پیرا ہیں تو پھر ان کے خلاف سازشیں کرنے کا کیا جواز ہے۔

عَنْ اَبِیْ صِرْمَةَ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ ضَارَّ مُسْلِمًا ضَارَّهُ اللّٰهُ وَمَنْ شَاقَّ مُسْلِمًا شَاقَّ اللّٰهُ عَلَيْهِ (ابوداود، ترمذی)

ترجمہ

جس نے کسی مسلمان کو تکلیف دی اللہ اسے تکلیف دے گا جس نے کسی مسلمان پر سختی کی اللہ اس پر سختی کرے گا۔

تشریح:

حدیث میں مسلمانوں کو باہمی چپقلش، باہم لڑائی جھگڑوں اور ایک دوسرے کے لیے تکالیف کا ذریعہ بننے سے منع کیا گیا ہے۔ اس حدیث میں جو الفاظ مستعمل ہیں ان سے ثابت ہوتا ہے کہ اللہ کے رسولؐ نے ایسے لوگوں کے لیے بددعا کی ہے یا انہیں تنبیہ کی ہے کہ مسلمان کو تکلیف دینے کی سزا اللہ ہر صورت میں دے گا چاہے وہ دنیاوی سزا ہو یا اخروی۔ ایسی بہت سی احادیث ہیں جن میں مسلمانوں کو باہم دیگر لڑائی۔ جھگڑے۔ اختلافات ایک دوسرے کے خلاف سازشیں کرنے۔ ایک دوسرے کو مارنے پیٹنے یا زبانی تکلیف دینے سے ممانعت کی گئی ہے اگر ان احادیث پر عمل ہو جائے تو مسلمانوں میں اتحاد و اتفاق پیدا ہو سکتا ہے۔

☆ یاد رہے کہ اگر مزارات پر کچھ جاہل عوام غیر شرعی افعال کی مرتکب ہوتی ہے تو اس کی آڑ میں مزارات کے خلاف زبان اور قلم سے زہر اگلنا ثابت کرتا ہے کہ اہلحدیث فرقے کے لوگوں کے دلوں میں مزارات اولیاء کے متعلق کتنا بغض و عداوت ہے

غیر مقلدین اہلحدیث فرقے کے مرکزی رسالے میں یزید کو رضی اللہ عنہ، رحمۃ اللہ علیہ اور بے قصور لکھا

دسمبر ☆ تبلیغی سلسلہ نمبر 59 ☆ بمطابق محرم الحرام 1432ھ

کتاب وسنت کا داعی وخصوصی ترجمان

تفہیم الاسلام

زیر نگرانی: محمد یعقوب شیخ

زیر قیادت: مولانا محمد شریف خان چنگوانی

مولانا ابوطلحہ ضیاء حفظہ اللہ — حافظ عزیر احمد خان — رشید اللہ خان عزیز

حکیم عبدالخالق خان عزیز

آئینہ ترتیب

من آثار

مولانا عبدالرزاق فاروقی الباقیؒ ، پروفیسر حافظ محمد عبداللہ بہاولپوریؒ
مولانا حکیم فیض اللہ خانؒ ، مولانا عبدالرزاق سلفی عنایت پوریؒ

مجلس ادارت

مولانا مفتی سراج احمد حفظہ اللہ ، مولانا عبدالستار علی پوری حفظہ اللہ
پروفیسر ڈاکٹر حافظ محمد اسرائیل فاروقی محترم چوہدری محمد جاوید حفظہ اللہ
مولانا محمد یسین شاد ملتانی حفظہ اللہ ، محترم میاں محمد جمیل حفظہ اللہ
محترم سمیع اللہ چوہدری حفظہ اللہ ، محترم حاجی عبدالرشید حفظہ اللہ
محترم حاجی حسن نواب حفظہ اللہ ، محترم محمد عاطف عزیز حفظہ اللہ
محترم محمد اشفاق گوندل حفظہ اللہ ، مولانا ابو معاویہ مصطفوی حفظہ اللہ
محترم چوہدری عبدالسلام حفظہ اللہ، مولانا عبدالرحیم اظہر حفظہ اللہ

مجلس مشاورت

محترم محمد سلیمان فاروقی، محترم چوہدری سریاحمد سرا، محترم محمد رمضان یوسف سلفی
محترم محمد آصف سلفی، محترم چوہدری محمد اعجاز حسن، محترم محمد وقاص شیخ
محترم مولانا مظہر الحق خان، محترم ڈاکٹر محمد ارشد کمبوہ، محترم شیخ عبدالغفار
محترم محمد اشفاق سلفی، محترم قاضی محمد رفیق، محترم شیخ محمد عتیق، محترم محمد منیر سلفی
محترم قاری محمد سجاد مدنی، محترم ارشاد الحق رندھاوا، محترم ڈاکٹر عبدالحق

نوٹ:۔ ”تفہیم الاسلام“ ایک خبرنامہ کی حیثیت سے تبلیغی نقطہ نظر سے شائع کیا جاتا ہے جو فرقہ وارانہ تعصبات سے آزاد کتاب وسنت کی روشنی میں تفہیم عقائد وافکار کا داعی ہے۔ ☆ ادارہ کا مضمون نگار کی رائے سے کلی طور پر اتفاق ضروری نہیں۔ (ادارہ)

خط وکتابت: ایڈیٹر ماہنامہ مجلہ ”تفہیم الاسلام“ محلہ رحمان آباد (گلزاری) مکتب دارالدعوۃ السلفیہ احمد پور شرقیہ ضلع بہاولپور 0333-6357567

سالانہ چندہ -/300 روپے
ہدیہ فی شمارہ -/25 روپے

اپنے مولویوں کا قول نقل کرتے ہوئے لکھا کہ یزید کو باطل قرار دینا اکابر صحابہ کو گالی دینے کے مترادف ہے (معاذاللہ)

مجلہ تفہیم الاسلام | 23 | دسمبر، 2010ء

علم و تحقیق

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یک نظر بر یزید بن معاویہؓ

رشحات قلم:۔ مولانا عبدالرحیم اظہر الکرکی ڈیروی حفظہ اللہ

یہ بات مخفی نہیں ہے کہ ماہ محرم حرمت والے مہینوں میں سے ایک ہے اور اسلامی سال کا ماہ اول ہے۔ اس ماہ کی آمد سے جہاں نئے سال کی آمد کا مژدہ ملتا ہے وہاں یہ غم ناک یادوں کو بھی تازہ کر دیتا ہے۔ اس وجہ سے یہ محرم الحرام اہل اسلام کیلئے ایک درس کی حیثیت رکھتا ہے جس میں عظیم واقعہ و سانحہ پیش آیا یعنی شہادت حسینؓ اور واقعہ کربلا کے نام سے معروف ہے۔ اس عنوان سے مختلف مکاتب فکر اہل تشیع، اہل سنت دیوبندی، اہل سنت بریلوی اور اہل حدیث حضرات کا نظریہ منقول کرتے ہیں جس میں مختصر طور پر شہادت حسینؓ یا واقعہ کربلا بیان کر کے یزید بن معاویہؓ کے علاوہ مختصر خواہے جن کی تعلیم محدود ہوتی ہے وہ بحیثیت خطیب و واعظ نہ معلوم مسائل و تاریخی واقعات پر اتنی طویل گفتگو کر جاتے ہیں جس کا سلسلہ لا متناہی ہو کر رہ جاتا ہے اور سن کر تعجب ہوتا ہے اور معلوم ہو جاتا ہے کہ واعظ و خطیب اسلام کے انچارج و مالک وہ خود ہوں کیونکہ ان کے جلسوں میں لعنت بر یزید کے نعرے بلند کیے جاتے ہیں اور اس کو دائرہ اسلام سے بھی خارج کر دیا جاتا ہے۔ قرآن پاک میں خالق کل، مالک کل، رازق کل نے یہاں تک ارشاد فرمایا ہے کہ: لا تسبوا الذین یدعون من دون اللہ۔

اگر چہ یہ آیت مشرکین کیلئے ہے لیکن اس میں جمیع اہل اسلام کیلئے مقام فکر و تدبر ہے۔ تاریخ اسلام کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ عبداللہ بن سبا منافق یہودی نے اسلامی جامہ پہن کر اور دوسرے منافقوں سے تقویت پا کر اور بہت سے مسلمانوں کو فریب دے کر سب سے پہلا افتراق امت مسلمہ میں پیدا کیا جس نے اسلام کے مٹائے ہوئے خاندانی امتیاز اور نسلی عصبیت کو تعلیمات اسلامیہ اور مقاصد ایمانیہ کے مقابلے میں پھر زندہ اور بیدار کر کے مسلمانوں کو جاہلانہ عصبیت اور خانہ جنگی میں مصروف کر دیا۔ نیز موجودہ دور کے حالات حاضرہ میں بھی ہمارے لئے مقام فکر و تدبر ہے کہ اس میں اہل اسلام کے خلاف اور دین اسلام کو مٹانے اور مسلمانوں کو آپس میں لڑانے کی کتنی بے شمار کوششیں کی جا رہی ہیں اور کتنے نام نہاد مسلمان غیروں کے اشاروں پر کام کر رہے ہیں اور کتنی حد تک اسلام پر عمل پیرا نظر آ رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ عمل کی توفیق عنایت فرمائے۔ آمین۔ ثم آمین۔

یزید بن معاویہؓ کے بارے میں مؤرخین و محققین اور علماء اسلام کی تحقیقات و خیالات

1۔ مولانا محمد فاروقی نعمانی آف ڈیرہ شریف اپنی تالیف بصارۃ العین میں طبع اول جنوری 1974ء میں لکھتے ہیں کہ سبائی ذہنیت کے ان واعظین کو کیا معلوم کہ خلافت یزید کو باطل قرار دینا ان رفیع المرتبہ صحابیوں کے حق میں کتنی بڑی گالی ہے جنہوں نے نہ صرف یزید کی بیعت کی تھی بلکہ حضرت حسینؓ کو تا حد امکان خروج سے روکا۔

2۔ صحابہ کرامؓ کی اکثریت یزید کے ہی ساتھ تھی اور وہ یزید کی بغاوت کو جائز نہیں سمجھتی تھی خود حضرت حسینؓ اپنی فضیلت اور حق خلافت پر کربلا میں انہیں صحابہؓ کو بطور گواہ پیش کیا کرتے تھے۔ (مقدمہ ابن خلدون مترجم)

3۔ محمود احمد عباسی اپنی تالیف میں لکھتے ہیں: ومنع من شتمه ولعنه لأنه مسلم ولم يثبت بأنه رضي بقتل حسين واما الترحم عليه فجائز بل مستحب بل نترحم عليه في جملة المسلمين والمؤمنين عموما في الصلوة. (بحوالہ البدایہ والنہایہ خلافت معاویہ ویزید) یعنی امام غزالیؒ نے یزید پر سب و شتم کرنے سے منع فرمایا ہے کیونکہ وہ مسلمان تھے اور یہ ثابت نہیں کہ وہ قتل حسین سے راضی تھے۔ رہا ان پر

اپنے مولویوں کا قول نقل کرتے ہوئے لکھا کہ یزید کو رحمۃ اللہ علیہ کہنا جائز بلکہ مستحب ہے (معاذ اللہ)

مجلہ تفہیم الاسلام — 24 — دسمبر، 2010ء

(یزید کو رحمۃ اللہ علیہ کہنا نہ صرف یہ جائز ہے بلکہ مستحب ہے اور ہم ان پر رحمت کی دعا اپنی نمازوں میں مسلمین و مومنین کے شمول میں مانگا کرتے ہیں۔

معلوم ہوتا ہے کہ یزید نے امام حسینؓ کے قتل کا حکم نہیں دیا چنانچہ کتاب بعنوان شہید کربلا جو امام ابن کثیر کی کتاب البدایہ والنہایہ جلد ہشتم کے ایک حصہ کا ترجمہ ہے۔ میں لکھا ہے کہ سنان بن ابی عمرو بن انس نخعی نے بڑھ کر نیزہ مارا اور آپؓ (امام حسینؓ) زمین پر گر پڑے پھر اس (ملعون) نے آپ ﷺ کو ذبح کیا اور سر کاٹ کر تن سے جدا کر کے خولی بن یزید کے حوالے کیا۔ بعض کہتے ہیں آپ کا قاتل شمر ہے جبکہ یہ بھی لکھا ہے کہ ابن زیاد کو یزید پسند نہیں رکھتے تھے اور بصرہ سے بھی معزول کرنا چاہتے تھے لیکن اپنے غلام سرجون کے مشورے سے بجائے بصرہ کے علاوہ کوفہ کی بھی ولایت سونپ دی۔ کتاب شہید کربلا مذکور میں یہ بھی لکھا ہے کہ یزید یہ سن کر (قتل حسینؓ) اشکبار ہوگیا اور کہنے لگا قتل حسینؓ کے بغیر بھی تمہاری طاعت و فرمانبرداری سے خوش ہوسکتا تھا ابن سمیہ پر خدا کی لعنت واللہ (اللہ کی قسم) اگر میں وہاں موجود ہوتا تو حسینؓ سے درگزر کرتا۔ اللہ تعالیٰ حسینؓ پر رحمت کرے اس قاصد اور سرپیش کرنے والے کو کوئی انعام نہیں دیا۔

۳۔ محقق العصر فضیلۃ الشیخ حافظ صلاح الدین یوسف حفظہ اللہ تعالیٰ لکھتے ہیں کہ ایک مسئلہ یزید پر سب و شتم کا ہے جسے بد قسمتی سے رواج عام حاصل ہوگیا ہے اور بڑے بڑے علامہ فہامہ بھی یزید کا نام برے الفاظ سے لیتے ہیں بلکہ اس پر لعنت کرنے میں بھی کوئی حرج نہیں سمجھتے اور اس کو حب حسینؓ اور حب اہل بیت کا لازمی تقاضا سمجھتے ہیں۔ حالانکہ یہ بھی اہل سنت کے مزاج اور مسلک سے ناواقفیت کا نتیجہ ہے۔ محققین علماء اہل سنت نے یزید پر سب و شتم کرنے سے بھی روکا ہے۔ (ملاحظہ ہو کتابچہ بعنوان ماہ محرم اور مسلمان)

۵۔ علامہ محب الدین الخطیب لکھتے ہیں کہ یزید کی سیرت و کردار کے بارے میں محمد بن حنفیہ کی شہادت و گواہی کے بعد کسی تصدیق کی ضرورت نہیں۔ جب ابن زبیرؓ کا داعی عبداللہ بن مطیع لوگوں کو یزید کے خلاف بغاوت پر آمادہ کر رہا تھا اور یزید کی جانب سے ان باتوں کو منسوب کر رہا تھا جو اس میں نہ تھیں۔ مثلاً یہ کہ یزید شراب پیتا ہے نماز نہیں پڑھتا اور احکام قرآنی سے تجاوز کرتا ہے یہ سن کر محمد بن علی بن ابی طالب المعروف بہ ابن الحنفیہ نے فرمایا تم یزید کے بارے میں جن باتوں کا ذکر کرتے ہو وہ میں نے اس میں نہیں دیکھیں۔ حالانکہ میں نے اس کے یہاں قیام کیا تھا اور دوران قیام میں نے دیکھا کہ یزید پابندی سے ہمیشہ نماز ادا کرتا ہے، نیک اعمال میں پوری دلچسپی لیتا اور فقہی مسائل کا جواب دیتا اس کے ساتھ وہ سنت نبوی ﷺ کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑتا۔ (حوالہ ملاحظہ ہو رسالہ بعنوان خلافت یزید و معاویہ کا خطبہ مذکور جس کا ترجمہ پروفیسر غلام احمد حریری نے کیا۔)

۶۔ مفتی محمد یوسف ادھیانوی مدیر ماہنامہ "بینات" کراچی لکھتے ہیں کہ اہل سنت کے نزدیک یزید پر لعنت جائز نہیں یہ الشیعہ کا شعار ہے جو امام یزید پر لعنت کرنے سے منع کرتا ہے وہ اہل سنت کے عقیدے پر ہے۔ (ماہنامہ بینات کراچی شمارہ ماہ اگست ۱۹۸۱ء)

۷۔ فضیلۃ الشیخ عثمان بن محمد آل خمیس التمیمی اپنی تصنیف "آئینہ ایام تاریخ" میں لکھتے ہیں کہ سیدنا حسینؓ کی شہادت میں یزید بن معاویہ کا کوئی ہاتھ نہ تھا اور ہماری یہ بات یزید بن معاویہؓ کے دفاع کے قبیل سے نہیں بلکہ حق کے دفاع کیلئے ہے۔ یزید نے عبیداللہ بن زیاد کو اس لیے بھیجا کہ وہ امام حسینؓ کو کوفہ میں داخل ہونے سے روک دے اس نے (یزید) عبیداللہ کو آپؓ کے قتل کا حکم نہیں دیا بلکہ امام حسینؓ بذات خود یزید کے متعلق حسن ظن رکھتے تھے۔ اس لیے آپؓ نے فرمایا کہ مجھے یزید کے پاس جانے دو تا کہ میں اس کے ہاتھ میں اپنا ہاتھ دے دوں۔ (کتاب آئینہ ایام تاریخ)

۸۔ امام الانبیاء، خاتم الانبیاء، امام الہدیٰ محمد الرسول اللہ ﷺ کے چچازاد بھائی سیدنا عبداللہ بن عباس جن کو امت محمدیہ ترجمان القرآن کے لقب سے یاد کرتی ہے۔ وہ یزید کے زبردست حامی تھے اور انہوں نے اس کی بیعت کی اور سیدنا عبداللہ بن جعفر طیارؓ بھی یزید بن معاویہؓ کے مداح تھے۔

(کتاب رشید ابن رشید)

(باقی صفحہ نمبر 22 پر)

یزید کی جھوٹی تعریف وحمایت کرکے غیر مقلدین اہلحدیث فرقے نے یہ ثابت کردیا کہ وہ پکے یزیدی ہیں

مجلہ تفہیم الاسلام 22 دسمبر 2010ء

"حضرت حسین بڑے نمازی، بڑے روزہ دار، بڑے حج کرنے والے، صدقہ دینے والے اور تمام اعمال حسنہ کو کثرت سے کرنے والے تھے۔ (استیعاب واسد الغابہ) مالی اعتبار سے آپؓ کو اللہ نے جیسی فارغ البالی عطا کی تھی۔ اسی طرح فیاضی سے آپ اپنی اس راہ میں خرچ کرتے تھے۔
(تہذیب الاسماء للنووی ۲۴۳)

ابن عساکر لکھتے ہیں کہ سیدنا حسین اللہ کی راہ میں کثرت سے خیرات کرتے تھے"۔ (ابن عساکر ص ۳۲۳، ۳۲۲)

نبی کریم ﷺ نے حسن وحسین کے متعلق فرمایا تھا:

هما ريحانتي من الدنيا (بخاری ۳۷۵۳) "یہ میرے دنیا کے دو پھول ہیں"۔

مزید فرمایا: "اے اللہ! میں ان سے محبت رکھتا ہوں تو بھی ان سے محبت رکھ اور ان سے بھی محبت رکھ جو ان سے محبت کرے"۔ (ترمذی ۳۷۶۹)

بھی فرمایا: الحسن والحسين سيدا شباب اهل الجنة.

(مسند احمد ۳/۳ ترمذی ۲/۲۰، ۳۳۹، حدیث ۳۷۶۸)

"حسن اور حسین جنت کے نوجوان مردوں کے سردار ہیں"۔

ایک اور جگہ فرمایا: فاطمہؓ جنت کی عورتوں کی سردار ہیں اور حضرت حسن اور حسین نوجوان جنتیوں کے سردار ہیں"۔ (ترمذی ۲/۳۳۴ کتاب المناقب حدیث ۳۷۸۱)

الغرض محرم کا مہینہ سوگ کا مہینہ نہیں بلکہ حرمت والے چار مہینوں میں سے ایک مہینہ ہے۔

بقیہ:- یک نظر بر یزید بن معاویہؓ

۹۔ واقدی حضرت ابو جعفر باقرؒ سے روایت کرتے ہیں کہ سب سے پہلا وہ شخص جس نے بیت اللہ پر دیباج کا پردہ چڑھایا وہ یزید بن معاویہؓ ہے۔ (تاریخ الخلفاء)

۱۰۔ حضرت معاویہؓ سے دریافت کیا گیا کہ آپ اپنے بعد کس کو خلیفہ بنانا چاہو گے۔ اس پر اپنی رائے کا اظہار اس طرح فرمایا کہ چونکہ اس وقت لڑکے تو کے موجود ہوگئے ہیں اور ان سب لڑکوں پر میرا بیٹا خلافت کا زیادہ مستحق ہے۔ لہٰذا اس کو ولی عہد بناتا ہوں۔ (تاریخ الخلفاء للسیوطی)

"کہا جاتا ہے کہ امیر معاویہؓ کے بعد یزید کو ان کی جگہ خلیفہ بنایا گیا یہ بہت بڑا ظلم ہوا۔ کیا ظلم ہوا؟ اگر امیر معاویہؓ نے اپنے بیٹے یزید کو خلافت دے کر کوئی غلطی کا ارتکاب کیا تھا تو میں تم سے یہ پوچھتا ہوں کہ حضرت علیؓ کے بعد پھر ان کے بیٹے حسنؓ کو کیسے خلیفہ بنایا گیا؟ (یہ الفاظ علامہ احسان الٰہی ظہیرؒ کے ہیں جو انہوں نے اپنے خطاب بعنوان "واقعہ کربلا" میں فرمائے تھے)

الغرض ایسے یزید بن معاویہ کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے سپرد کیا جائے اور سکوت اختیار کرنا بہتر ہوگا۔ یزید کے خلاف روایات سب شیعوں اور رافضیوں کی گھڑی ہوئی معلوم ہوتی ہیں اور لعنت بر یزید کے الفاظ سے پرہیز کرنا افضل ہے۔ واللہ اعلم بالصواب اللہ تعالیٰ ہم سب کو عمل کرنے کی توفیق عنایت فرمائے۔ آمین۔ ثم آمین

جنوری 2011ء کے چند اہم مضامین

اہل حدیث نام کا ثبوت ...... از ڈاکٹر عبداللہ جابر دامانوی

صنف نازک کا قتل .... از مولانا بشیر احمد جھنگیلی

قرآن کے متعلق مذاہب عالم کی الہامی کتب میں بشارات ...... از حمید اللہ خان عزیز

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ .... از ڈاکٹر عبدالماجد بھٹی

غیر مقلد اہلحدیث نے اپنی کتاب کے مقدمے میں مسلک اہلسنت یعنی بریلوی مسلک کے عقائد کو مشرکانہ قرار دیا اور اسے جہالت کی پیداوار لکھا

بریلویت

تاریخ وعقائد

مؤلف

امام العصر علامہ احسان الٰہی ظہیر شہید

مترجم

عطاء الرحمن ثاقب

ادارہ ترجمان السنہ

مقدمہ

الحمد للہ الذی لا الٰہ الا ھو وحدہ والصلاۃ والسلام علی نبیہ محمد خاتم الانبیاء الذی لا نبی بعدہ وعلی آلہ واصحابہ ومن تبع مسلکھم واقتدی بھدیھم الی یوم الدین وبعد!

دوسرے بہت سے غیر اسلامی فرقوں پر کتب تصنیف کرنے کے بعد میں برصغیر پاک وہند میں کثیر تعداد میں پائے جانے والے گروہ "بریلویت" پر اپنی یہ تصنیف قارئین کے مطالعہ کے لیے پیش کر رہا ہوں۔

اس گروہ کے عقائد بعض دوسرے اسلامی ملکوں میں تصوف کے نام پر رائج ہیں۔ غیر اللہ سے فریاد رسی اور ان کے نام کی نذریں ماننا جیسے عقائد سابقہ دور میں بھی رائج منتشر رہے ہیں۔ بریلوی حضرات نے ان تمام مشرکانہ عقائد اور غیر اسلامی رسوم و روایات کو منظم شکل دے کر ایک گروہ کی صورت اختیار کرلی ہے۔

اسلامی تاریخ کے مطالعہ کے بعد یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ یہ تمام عقائد اور رسمیں ہندو ثقافت اور دوسرے ادیان کے ذریعے سے مسلمانوں میں داخل ہوئیں اور انگریزی استعمار کی سماحت سے پروان چڑھی ہیں۔

اسلام جہد وجہد کا درس دیتا ہے مگر بریلوی افکار و تعلیمات نے اسلام کو رسم و رواج کا مجموعہ بنا دیا ہے۔ نماز روزے کی طرف دعوت کی بجائے ان کے مذہب میں عرس و قوالی، قبر پرستی اور نذر و نیاز دے کر گناہوں کی بخشش وغیرہ ایسے عقائد کو زیادہ اہمیت حاصل ہے۔ میں بریلویت کے موضوع پر قلم نہیں اٹھانا چاہتا تھا۔ کیونکہ میں سمجھتا تھا بریلویت چونکہ جہالت کی پیداوار ہے اس لیے جوں جوں جہالت کا دور ختم ہوتا چلا

سعودی مفتی کے نزدیک حلقہ باندھے لا الہ الا اللہ کے ساتھ ذکر کرنا بدعت ہے (معاذ اللہ)

روزمرہ زندگی کے ۲۷۰ سے زائد
اہم مسائل پر اردو زبان میں فتوے

جزء اول

سماحۃ الشیخ /
عبدالعزیز بن عبداللہ باز

کھائے بلکہ یہ بات محرمات شرکیہ میں سے ہے۔ کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے :

«مَنْ كَانَ حَالِفًا فَلْيَحْلِفْ بِاللهِ، أَوْ لِيَصْمُتْ»

اگر کسی کو قسم کھانی ہو تو اللہ کی کھائے یا پھر خاموش رہے۔

اس حدیث پر شیخین کا اتفاق ہے۔ نیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

«مَنْ حَلَفَ بِغَيْرِ اللهِ فَقَدْ كَفَرَ أَوْ أَشْرَكَ»

جس نے غیر اللہ کی قسم کھائی اس نے کفر کیا یا شرک کیا۔

اس حدیث کی ابوداؤد اور ترمذی نے اسناد صحیح سے تخریج کی ہے۔ نیز اس بارے میں اور بھی احادیث وارد ہوئی ہیں۔

امام ابن عبدالبر رحمہ اللہ نے اس بات پر اہل علم کا اتفاق بیان کیا ہے کہ غیر اللہ کی قسم کھانا جائز نہیں۔ لہٰذا ہر مسلم پر واجب ہے کہ وہ اس سے پرہیز کرے اور سابقہ باتوں اور تمام گناہوں سے اللہ کے حضور توبہ کرے اور راہ حق پر ڈٹا رہے اور ان باتوں میں رغبت رکھتے ہوئے کہ اللہ کے ہاں اس کے لیے خیر اور بہت بڑا اجر ہے اور اس کے غضب اور اس کی سزا سے ڈرتے ہوئے حق کی مخالفت کرے۔ اور توفیق تو اللہ ہی سے ہے۔

ہمارے ہاں بعض لوگ حلقہ باندھے اور اپنی کمروں پر رومال باندھے استغفار کرتے ہیں۔ اس کا کیا حکم ہے ؟

سوال : ہمارے ہاں ایک رواج یہ ہو چلا ہے کہ بعض لوگ حلقہ بنا لیتے ہیں اور وسط میں سفید رومال رکھ لیتے ہیں۔ پھر وہ لا الہ الا اللہ کہتے "استغفار کرتے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے ہیں۔ ان کے بارے میں کیا حکم ہے؟

جواب : یہ رواج بدعت ہے جسے نہ مصطفیٰ علیہ الصلاۃ والسلام نے اور نہ سلف صالحین نے کیا اور نہ اس کا حکم دیا نہ ہی اسے برقرار رکھا۔ لہٰذا یہ بدعت ہوئی۔ جسے چھوڑنا ضروری ہے کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے :

«مَنْ أَحْدَثَ فِي أَمْرِنَا هٰذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ»

جس نے ہمارے اس امر (شریعت) میں کوئی نئی بات پیدا کی جو پہلے اس میں نہ تھی تو وہ مردود ہے۔

نیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ جمعہ میں فرمایا :

۳۶

سوال: مفتی صاحب! کیا کبھی حضور ﷺ نے یا سلف صالحین نے عرب شریف کا نام مملکت سعودیہ عربیہ رکھا۔
یہ تو آپ کی بدعت ہے

سعودی مفتی کے نزدیک فرض نماز کے بعد دعا کے لئے ہاتھ اٹھانا بدعت ہے

وأمّا الرّكوعُ فعظِّموا فيه الرّبَّ ، وأمّا السّجودُ فاجتهِدوا في الدُّعاء، فقَمِنٌ أنْ يُستجابَ لكم »

رکوع میں اپنے پروردگار کی عظمت بیان کیا کرو اور سجدہ میں بہت دعا کیا کرو۔ یہی لائق ہے کہ تمہاری دعا قبول ہو جائے۔

اس حدیث کو مسلم نے اپنی صحیح میں نکالا۔ نیز مسلم ہی نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے تخریج کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

« أقربُ ما يكونُ العبدُ من ربّه وهو ساجدٌ، فأكثِروا الدُّعاء »

بندہ اپنے پروردگار کے سب سے زیادہ نزدیک اس وقت ہوتا ہے جب وہ سجدے میں ہو۔ لہٰذا سجدہ میں دعا زیادہ کیا کرو۔

اور صحیحین میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں تشہد سکھلایا تو فرمایا : "پھر جو سوال تم اللہ سے چاہو کرو"۔ اور ایک روایت کے الفاظ یوں ہیں : "پھر جو دعا تمہیں پسند ہو اور اچھی لگے وہ کرو" اور اس معنی میں اور بھی بہت سی احادیث ہیں۔ جو ان مقامات میں دعا کی مشروعیت پر دلالت کرتی ہیں۔ جو دعا بھی مسلمان پسند کرتا ہو خواہ یہ دعا آخرت سے متعلق ہو یا دنیوی مصالح سے متعلق ہو مگر شرط یہ ہے کہ یہ دعا کسی گناہ کے کام اور قطع رحمی سے متعلق نہ ہو اور افضل یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ماثور دعائیں ہی مانگے۔

کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ وارد ہے کہ آپ فرض نماز کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا فرمایا کرتے تھے؟

سوال : کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ وارد ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرض نماز کے بعد دعا میں اپنے ہاتھ اٹھایا کرتے تھے؟ یہاں کچھ لوگ ایسے ہیں جنھوں نے مجھے کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرض نماز کے بعد دعا کے وقت ہاتھ نہیں اٹھایا کرتے تھے۔

م-م-الریاض

جواب : جو کچھ ہمیں معلوم ہے وہ یہ ہے کہ نہ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرض نماز کے بعد اپنے ہاتھ اٹھایا کرتے تھے اور نہ ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم ایسا کیا کرتے تھے اور جو بعض لوگ فرض نماز کے بعد اپنے ہاتھ اٹھاتے ہیں۔ یہ بدعت ہے جس کی کوئی اصل نہیں۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

« مَنْ عمِلَ عملاً ليسَ عليه أمرُنا فهو رَدٌّ »

جس نے ایسا کام کیا جس پر ہمارا عمل نہیں وہ مردود ہے۔

81

روزمرہ زندگی کے ۲۷۰ سے زائد
اہم مسائل پر اردو زبان میں فتوے

جزء اول

سماحۃ الشیخ /
عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز

☆ جبکہ سید عالم ﷺ نماز کے بعد دعا مانگا کرتے تھے۔

حدیث شریف۔ حضرت مغیرہ ابن شعبہ رضی اللہ عنہ نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو خط میں لکھا کہ نبی کریم ﷺ نماز سے فارغ ہونے کے بعد دعا مانگا کرتے تھے (مسلم، کتاب المساجد و مواضع الصلوٰۃ، حدیث 1338، ص 239، مطبوعہ دار السلام ریاض، سعودی عرب)

دعا مانگنے کے آداب میں سے ہے کہ دونوں ہاتھوں کو اٹھا کر رب تعالیٰ کی بارگاہ میں التجا کی جائے اور یہی سنت طریقہ ہے۔

حدیث شریف: حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ رسول پاک ﷺ جب دعا کرتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھاتے اور اپنے چہرہ انور پر مل لیتے (ابو داؤد، کتاب الصلوٰۃ، حدیث 1492، ص 221، مطبوعہ دار السلام ریاض سعودی عرب)

سعودی نجدی مفتی سے ہماری درخواست ہے کہ وہ اپنے مطالعہ کو وسیع کریں اور بدعات کے فتوے لگانے میں احتیاط کریں۔

سعودی مفتی اپنے فتوے میں واضح لکھتا ہے کہ اگر مرد ایک کلمہ سے اپنی عورت کو تین طلاقیں دے تو وہ ایک ہی شمار ہوگی (حالانکہ ایسا فتویٰ گمراہیت کی طرف لے جاتا ہے)

روزمرہ زندگی کے ۲۷۰ سے زائد
اہم مسائل پر اردو زبان میں فتوے

جزء اول

سماحۃ الشیخ
عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز

رکانہ نے اپنی بیوی کو ایک مجلس میں تین طلاقیں دیں۔ پھر انہیں اس بات پر سخت غم لگ گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا کہ "تم نے طلاق کیسے دی تھی"۔ رکانہ کہنے لگے۔ تین طلاق۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: "کیا ایک ہی مجلس میں؟" رکانہ نے جواب دیا! "ہاں"۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "یہ ایک ہی طلاق ہے۔ اگر تو چاہتا ہے تو اس سے رجوع کر لے"۔ چنانچہ رکانہ نے اپنی بیوی سے رجوع کر لیا۔

سلیمان۔ م۔ عیسیٰ کالج ریاض

جواب: اس مسئلہ میں درست بات یہ ہے کہ اگر مرد ایک کلمہ سے اپنی عورت کو تین طلاقیں دے تو وہ ایک ہی شمار ہوگی۔ جیسا کہ امام مسلم نے اپنی صحیح میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔ وہ کہتے ہیں: "نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے دور میں اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے پہلے دو سال تک تین طلاقیں ایک ہی طلاق شمار ہوتی تھی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہنے لگے کہ لوگ اس معاملہ میں جلدی کرنے لگے ہیں جس میں ان کے لیے مہلت تھی۔ تو اب کیوں نہ ہم اسے تین طلاق ہی نافذ کردیں۔ چنانچہ آپ نے لوگوں پر تین طلاقیں ہی نافذ کردیں"۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما کے شاگردوں میں سے اہل علم کی ایک جماعت اور کئی دوسروں نے بھی اس بات کو اختیار کیا ہے اور امام محمد بن اسحاق صاحب السیرۃ بھی اس بات کے قائل ہیں اور شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ اور ان کے شاگرد علامہ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہما نے بھی یہی بات اختیار کی ہے۔

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے یہ بات بھی پسند کی ہے کہ دوسری اور تیسری طلاق صرف نکاح یا رجعت کے بعد ہی واقع ہوں گی اور اس کی کئی وجوہ بھی ذکر کی ہیں۔ لیکن میں دلائل شرعیہ سے ایسی کوئی چیز نہیں جانتا جو ان کے دوسرے قول کی تائید کرتی ہو۔ نہ ہی میں صحابہ رضی اللہ عنہم سے کوئی ایسی چیز جانتا ہوں جو اس کی مؤید ہو اور درست بات یہی ہے کہ جب ایک ہی کلمہ سے تین طلاق کہا جائے تو اسے اسی حد تک محدود رکھا جائے (یعنی ایک ہی طلاق سمجھا جائے)۔

رہی ابو رکانہ والی حدیث تو وہ اس موضوع میں صریح نہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ اس کی سند میں بھی کلام ہے جو معروف ہے کہ داؤد بن حصین عکرمہ سے روایت کرتے ہیں اور اس روایت کو ایک جماعت نے کمزور قرار دیا ہے۔ جیسا کہ یہ بات تقریب اور تہذیب اور ان کے علاوہ دوسری کتابوں میں داؤد بن حصین کے بیان سے معلوم ہو سکتی ہے۔

۱۷۷

تین طلاقیں تین ہی ہیں

کوئی بھی مسلمان اپنی بیوی کو ایک وقت میں تین طلاقیں دے دے تو ایسی صورت میں اس کی بیوی اس کے نکاح سے خارج ہوجائے گی جبکہ اس کے برعکس غیر مقلدین اہلحدیث فرقے کے نزدیک اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو ایک وقت میں تین طلاقیں دے تو ایک واقع ہوگی۔

یاد رہے کہ تین طلاقیں ایک وقت میں اپنی بیوی کو تین طلاقیں ہی کہلائیں گی۔ تین طلاقوں کے ایک وقت میں تین ہونے پر تمام صحابہ کرام علیہم الرضوان، چاروں ائمہ کرام رحمہم اللہ اور پوری امت کا اجماع ہے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

ترجمہ: طلاق (جس کے بعد رجعت ہوسکے) دوبار تک ہے پھر بھلائی کے ساتھ روک لینا ہے یا نکوئی (بھلائی) کے ساتھ چھوڑ دینا (سورہ بقرہ آیت 229، پارہ 2)

ترجمہ: پھر اگر تیسری طلاق دی تو اس کے بعد وہ عورت اسے حلال نہ ہوگی جب تک دوسرے شوہر سے نکاح نہ کرے۔ پھر اگر دوسرے شوہر نے طلاق دے دی تو ان دونوں پر گناہ نہیں کہ دونوں آپس میں نکاح کرلیں

(سورہ بقرہ، آیت 230، پارہ 2)

ایک ہی لفظ کے ساتھ تین طلاقیں تین ہی ہیں

حدیث شریف: حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حفص بن مغیرہ نے اپنی بیوی فاطمہ بنت قیس کو حضور ﷺ کے زمانہ مبارکہ میں ایک ہی لفظ کے ساتھ تین طلاقیں دے دیں تو آپ ﷺ نے فاطمہ بنت قیس کو اس کے شوہر سے جدا کردیا اور ہمیں یہ بات نہیں پہنچی کہ سرور کونین ﷺ نے اس پر کوئی عیب لگایا ہو (بحوالہ: دار قطنی جلد چہارم، ص 12)

حدیث شریف: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک شخص نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دیں تو اس عورت نے دوسرا نکاح کرلیا پھر اس شوہر نے طلاق دے دی پس سرور کائنات ﷺ کی بارگاہ میں عرض کیا گیا کہ وہ عورت پہلے شوہر کے لئے حلال ہوگئی؟ آپ ﷺ نے فرمایا نہیں تاوقتیکہ دوسرا شوہر پہلے کی طرح صحبت سے لطف اندوز نہ ہو (صحیح بخاری جلد 2 ص 791، صحیح مسلم، جلد 1، ص 432)

تین طلاقیں تین ہی ہیں۔ اگر تین طلاقیں ایک ہوتی تو کبھی بھی سرور کائنات ﷺ بیوی کو شوہر سے جدا ہونے کا حکم نہ فرماتے۔ اب صحابہ کرام علیہم الرضوان کے فتاوے اس ضمن میں ملاحظہ ہوں۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا فتویٰ

جناب معاویہ بن ابی یحییٰ سے روایت ہے کہ آپ فرماتے ہیں ایک آدمی حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تو اس نے کہا میں نے اپنی بیوی کو ہزار طلاقیں دے دی ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ وہ عورت تجھ سے تین طلاقوں کے ساتھ جدا ہوگئی (زاد المعاد جلد پنجم، ص 57، فتح القدیر، جلد سوم، ص 330)

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا فتویٰ

حبیب ابن ابی ثابت سے روایت ہے کہ ایک شخص حضرت علی رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ میں نے اپنی بیوی کو ہزار طلاقیں دے دی ہیں۔ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے انہیں فرمایا کہ تین طلاقوں سے تیری عورت تجھ سے جدا ہوگئی اور باقی ساری طلاقیں اپنی عورتوں پر تقسیم کردے (سنن دارقطنی جلد 4، ص 21، زاد المعاد، جلد 5، ص 57، فتح القدیر، جلد 3 ص 330، سنن الکبریٰ، جلد 7، ص 335)

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا فیصلہ

حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا کہ ایک آدمی حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور عرض کی کہ میں نے اپنی بیوی کو ننانوے طلاقیں دے دی ہیں اور میں نے (اس کے بارے) میں پوچھا تو مجھے بتایا گیا کہ تیری بیوی تجھ سے جدا ہوگئی۔ جناب ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا لوگ چاہتے ہیں کہ تجھ میں اور تمہاری بیوی میں جدائی کردیں۔ اس نے کہا اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے۔ آپ کیا کہتے ہیں۔ اس نے خیال کیا کہ شاید ابن مسعود رضی اللہ عنہ اس کے لیے رخصت کا حکم فرمائیں گے۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تین طلاقوں سے وہ تم سے جدا ہوگئی اور باقی تمام طلاقیں حد سے بڑھنا اور سرکشی ہے (مصنف عبدالرزاق جلد 6، ص 395، مجمع الزوائد جلد 2، ص 338، زاد المعاد جلد 5، ص 57، فتح القدیر، جلد 3، ص 330)

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کا فتویٰ

حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب کوئی شخص تین طلاقیں دے کر حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھتا تو وہ ارشاد فرماتے۔ اگر تم نے ایک یا دو بار طلاق طلاق دی ہوتی تو رجوع کرسکتے تھے کیونکہ رسول کریم ﷺ نے مجھے اسی کا حکم فرمایا تھا اور اگر تم نے تین طلاقیں دے دی ہیں تو وہ تم پر حرام ہوگئی۔ یہاں تک کہ دوسری سے نکاح کرے۔

(صحیح بخاری، جلد2 ص792)

مسلم شریف میں یہ الفاظ زیادہ ہیں "وعصیت اللہ فیما امرک من طلاق امرأتک" اور تم نے اللہ تعالیٰ کی حکم عدولی کی اپنی عورت کو طلاق دینے میں (صحیح مسلم جلد اول ص476)

فائدہ: اس حدیث سے بھی ظاہر یہی ہے کہ بیک وقت تین طلاقیں دینا اگرچہ معیوب وممنوع امر ہے، بہرحال اگر کسی نے اس طرح اکٹھی طلاقیں دے دیں تو وہ واقع ہو جائیں گی۔

غیر مقلدین کی دلیل

غیر مقلدین یہ حدیث لاتے ہیں کہ حضرت رکانہ رضی اللہ عنہ، حضورﷺ کی خدمت میں آئے۔ حضرت رکانہ رضی اللہ عنہ کے پوتے نے یہ حدیث بیان کی۔ میرے دادا نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دیں تین طلاقیں دینے کے بعد وہ حضورﷺ کی خدمت میں آئے۔ عرض کی یارسول اللہﷺ میں نے اس طرح اپنی بیوی کو تین طلاقیں دیں اور کہا میں نے تین تو دی ہیں مگر نیت ایک ہی کی تھی؟ انہوں نے نیت ایک ہی کی تھی تو حضورﷺ نے کہا کہ رجوع کرلو۔ حضرت رکانہ رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی سے رجوع کرلیا۔

دوسری دلیل

ابوداؤد کی حدیث میں ہے کہ حضورﷺ کے زمانے میں تین طلاق ایک ہوتی تھی مگر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں یہ قانون بن گیا کہ تین طلاقیں تین ہوں گی لہٰذا ہمیں اس پر عمل کرنا چاہیے جو حضورﷺ کے زمانے میں ہوتا تھا۔ یہ تین طلاقوں کا مسئلہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تبدیل کیا غیر مقلدین کی یہ دو دلیلیں ہیں۔

غیر مقلدین کی دلیل کا جواب

محترم حضرات اگر ہم پچھلی حضرت رکانہ رضی اللہ عنہ والی حدیث پر غور کریں تو بات سمجھ میں آجائے گی۔ حضرت رکانہ رضی اللہ عنہ نے طلاق دی۔ حدیث میں طلاق کے الفاظ یوں موجود ہیں کہ حضرت رکانہ رضی اللہ عنہ نے کہا انت طالق، طالق، طالق (میں نے تجھے طلاق دی، طلاق، طلاق) یوں طلاق دی حضورﷺ نے فرمایا تم اس سے رجوع کرلو۔

صحابہ کرام علیہم الرضوان کو میرے مولاﷺ نے منع فرمایا تھا کہ کوئی شخص اپنی بیوی کو تین طلاقیں نہ دے تو صحابہ کرام علیہم الرضوان کی عادت تھی کہ الا ماشاء اللہ تین طلاقیں نہیں دیتے مگر کلمات یہ ہوتے انت طالق، طالق، طالق (میں نے تجھے

طلاق دی، طلاق، طلاق) یعنی وہ طلاق ایک ہی دیتے دوسے اس کی تکرار کرتے صحابہ کرام کے یہ جملے کوئی نہیں دکھا سکتا کہ انہوں نے یہ کہا ہو میں نے تجھے طلاق دی، میں نے تجھے طلاق دی۔ میں نے تجھے طلاق دی۔ مطلب یہ ہے کہ طلاق ایک ہی دیتے دوسے اس کی تکرار کرتے۔

مثلاً: میں آپ کے گھر افطاری کرنے کے لئے آیا اور میں یہ کہوں کہ "مجھے افطاری کرنی ہے، افطاری، افطاری، تو آپ کیا تین مرتبہ افطاری رکھیں گے کہ مولانا نے تین مرتبہ کیا ہے، مجھے افطاری تو ایک ہی مرتبہ کرنی ہے دوسے میں نے تکرار کی۔

مثلاً: میں صدر جاؤں گا، صدر صدر تو کیا میں تین مرتبہ صدر جاؤں گا نہیں بلکہ میں جاؤں گا۔ ایک مرتبہ ہی دوسے اس کی میں نے تکرار کی۔

اب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا دور آیا۔ طلاق کی کثرت ہوگئی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ دیکھنے لگے کہ طلاقیں بہت بڑھ جائیں گی۔ اصل میں ہوتا یہ تھا کہ طلاق دینے کے بعد جب مقدمہ قاضی کے پاس آتا تو طلاق دینے والا یہ کہتا کہ میں نے ایک طلاق دی ہے۔ دوسے اس کی تکرار کی ہے، یعنی مندرجہ بالا حدیث کی آڑ لے کر تین طلاق دینے کے بعد بہانے تلاش کرتے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا روایت ہے کہ "اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ نے جہاں تمہیں گنجائش دی تھی یعنی ایک مرتبہ طلاق اور دوسے اس کی تکرار تو اس گنجائش سے تم نے ناجائز فائدہ اٹھایا"

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ قانون بنادیا کہ اب کسی کی یہ بات نہیں مانی جائے گی کہ میں نے ایک طلاق دی اور دوسے اس کی تکرار کی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اب جو تین دے گا اس کی تین مانی جائیں گی۔ اس وقت پوری جماعت صحابہ کرام علیہم الرضوان نے اس پر اجماع کیا۔ غیر مقلدین اہلحدیث جن کو دو حدیثیں یاد نہیں، وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے قول پر تنقید کرتے ہیں۔ کیا ان لوگوں نے حضور ﷺ کی یہ حدیث نہیں سنی۔

حدیث شریف: حضور ﷺ ایک دن منبر پر خطبہ دینے کھڑے ہوئے اور ہمیں بہت عمدہ نصیحت فرمائی جس سے لوگوں کے دل لرز اٹھے اور آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔ لوگوں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ نے تو ہمیں ایسی نصیحت فرمائی ہے جیسے کوئی کسی کو رخصت کر رہا ہو۔ آپ ﷺ ہم سے کوئی عہد و پیماں لے لیجئے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ تم اللہ تعالیٰ کا خوف، امیر کا حکم سننے اور اطاعت کرنے کو اپنے اوپر لازم سمجھ لو، چاہے تمہارا امیر ایک حبشی غلام ہی کیوں نہ ہو۔ تم میرے بعد بہت اختلاف دیکھو گے۔ تم میری سنت اور میرے خلفائے راشدین مہدیین کی سنت کو لازم پکڑ لینا اور ان کے طریقے کو مضبوطی کے ساتھ دانتوں سے پکڑ لینا اور بدعات سے گریز کرنا کیونکہ ہر بدعت گمراہی ہے (سنن ابن ماجہ، جلد اول، باب اتباع سنت خلفائے الراشدین، حدیث 44، ص 43، مطبوعہ فرید بک اسٹال، لاہور)

سعودی مفتی کے نزدیک میت کے گھر میں ایصال ثواب کے لئے قرآن پڑھنا بدعت ہے

روزمرہ زندگی کے ۷۰۰ سے زائد
اہم مسائل پر اردو زبان میں فتوے

جزء اول

سماحۃ الشیخ /
عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز

میت کے گھر میں قرآن پڑھنے کا کیا حکم ہے؟

سوال : میت کے لیے اس طرح قرآن کی قراءت کہ ہم میت کے مقام یا اس کے گھر میں قرآن کے کچھ نسخے رکھ دیتے ہیں۔ بعض ہمسائے اور جان پہچان والے مسلمان آتے ہیں۔ وہ مثل کے طور پر قرآن کا ایک پارہ پڑھتے ہیں۔ پھر وہ اپنے اپنے کام پر چلے جاتے ہیں اور اس پر کچھ اجرت نہیں لیتے . . . تو اس طرح کی قراءت اور دعا میت کو پہنچ جاتی ہے اور کیا اسے اس کا ثواب ہوتا ہے یا نہیں؟

میں آپ سے اللہ کی توقع رکھتا ہوں۔ آپ کا شکریہ . . . یہ خیال رہے کہ میں نے سنا ہے کہ بعض علماء اسے مطلق حرام کہتے ہیں۔ بعض مکروہ کہتے ہیں اور بعض اس کے جواز کے قائل ہیں۔

عبدالرحیم۔ س ج۔ الریاض

جواب : ایسے اور اس سے ملتے جلتے کام کی کوئی اصل نہیں۔ اور یہ کام نہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور نہ صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین سے منقول ہے کہ وہ مردوں کے لئے قرآن پڑھتے ہوں۔ بلکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے :

« مَنْ عَمِلَ عَمَلاً لَيْسَ عَلَيْهِ أَمْرُنَا فَهُوَ رَدٌّ »

جس نے کوئی ایسا کام کیا جس پر ہمارا عمل نہ ہو وہ مردود ہے۔

اس حدیث کو مسلم نے اپنی صحیح میں نکالا اور بخاری نے اپنی صحیح میں معلقاً بیان کیا اور صحیحین میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

« مَنْ أَحْدَثَ فِي أَمْرِنَا هَذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ »

جس نے ہمارے اس امر (شریعت) میں کوئی نئی بات پیدا کی جو اس سے نہ تھی۔ وہ مردود ہے۔

اور صحیح مسلم میں جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن اپنے خطبہ میں یوں فرمایا کرتے تھے :

« أَمَّا بَعْدُ: فَإِنَّ خَيْرَ الْحَدِيثِ كِتَابُ اللَّهِ، وَخَيْرَ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَشَرَّ الْأُمُورِ مُحْدَثَاتُهَا، وَكُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ »

امابعد! بے شک بہترین حدیث اللہ کی کتاب ہے اور بہترین راہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی راہ ہے اور سب سے برے کام دین میں نئی ایجادات ہیں اور ہر بدعت گمراہی ہے۔

اور نسائی نے صحیح اسناد کے ساتھ یہ الفاظ زیادہ لکھے ہیں « وَكُلُّ ضَلَالَةٍ فِي النَّارِ » (اور ہر گمراہی کی سزا جہنم ہے)۔

البتہ فوت شدہ لوگوں کے لیے صدقہ کرنے اور ان کے حق میں دعا کرنے سے انہیں فائدہ ہوتا ہے اور مسلمانوں کے اجماع کے مطابق اس کا ثواب انہیں پہنچتا ہے . . . اور توفیق اللہ تعالیٰ ہی سے ہے اور اسی

☆ جن سعودیوں کے نزدیک ایصال ثواب کے لئے قرآن پڑھنا بدعت ہو ان سے ہمارا سوال ہے کہ جو آپ لوگ سر پر رومال رکھ کر نماز پڑھتے ہیں۔ یہ کہاں سے ثابت ہے؟

سعودی مفتی کے نزدیک عید میلاد النبی ﷺ منانا دین میں نئی بدعت ہے (معاذ اللہ)

فتاویٰ

روزمرہ زندگی کے ۲۷۰ سے زائد
اہم مسائل پر اردو زبان میں فتوے

جزء اول

سماحۃ الشیخ /
عبد العزیز بن عبد اللہ بن باز

ہوتے ہیں۔ البتہ جس نے جھوٹ باندھا وہ ضرور گنہگار ہے اور جو شخص انہیں تقسیم کرے یا اس بات کی دعوت دے یا انہیں لوگوں میں رائج کرے، سب گنہگار ہیں۔ کیونکہ یہ سب کام گناہ اور زیادتی کے کام پر تعاون کے نیز بدعت کو رائج کرنے اور اس کو قبول کرنے کی طرف رغبت دلانے کے باب سے ہیں۔

ہم اپنے لئے اور تمام مسلمانوں کے لئے اللہ سے ہر برائی سے محفوظ رہنے کی دعا کرتے ہیں اور جس نے کوئی بدعت گھڑی ہے اس کے مقابلہ میں اللہ ہمارے لئے کافی ہے اور ہم اللہ سے دعا کرتے ہیں کہ جس شخص نے اللہ پر جھوٹ باندھا اور اس جھوٹ کو رواج دیا اور لوگوں کو ایسے کام پر لگا دیا جو انہیں نقصان ہی دے سکتا ہے فائدہ نہیں دے سکتا اس سے ایسا معاملہ کرے جس کا وہ مستحق ہے اور اللہ تعالیٰ کی اور اس کے بندوں کی خیر خواہی کے لئے دعا گو ہیں . . . جس پر تنبیہ پہلے گزر چکی ہے۔

کیا مسلمانوں کے لئے میلاد النبی کی محفل منعقد کرنا جائز ہے؟

سوال: کیا مسلمانوں کے لئے یہ جائز ہے کہ ۱۲ ربیع الاول کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیدائش کے دن کی مناسبت سے مسجد میں جلسہ کریں۔ تاکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت مبارکہ کا تذکرہ ہو۔ مگر دن کو عید کی طرح چھٹی نہ منائیں؟ ہم نے اس مسئلہ میں اختلاف کیا۔ کچھ لوگ کہتے ہیں کہ یہ بدعت حسنہ ہے ' کچھ دوسرے کہتے ہیں کہ یہ بدعت حسنہ نہیں؟

عبدالرحمٰن ۔ م ۔ س ۔ ح ۔ الریاض

جواب: ۱۲ ربیع الاول کو اور نہ ہی کسی اور دن مسلمانوں کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے یوم پیدائش کی بنا پر جلسے وغیرہ کرنا چاہئیں۔ اسی طرح انہیں کسی دوسرے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کا بھی یوم پیدائش نہیں منانا چاہیے۔ کیونکہ یوم پیدائش منانا دین میں نئی بدعت ہے۔ کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زندگی میں اپنا یوم پیدائش نہیں منایا۔ حالانکہ آپ دین کے مبلغ اور اپنے پاک پروردگار کے طریقوں پر چلانے والے تھے اور نہ ہی اس کا حکم دیا۔ پھر نہ تو خلفائے راشدین نے یہ دن منایا اور نہ ہی کسی بھی دوسرے صحابی یا تابعی نے حالانکہ وہی دور خیر القرون تھا۔ اس سے معلوم ہوا کہ یہ بدعت ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

«مَنْ أَحْدَثَ فِي أَمْرِنَا هَذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ» (متفق علیہ).

جس نے ہمارے اس امر (شریعت) میں کوئی نئی بات پیدا کی جو اس سے نہ تھی۔ وہ مردود ہے۔

اس حدیث کی صحت پر شیخین کا اتفاق ہے اور مسلم کی روایت جسے بخاری نے تعلیقاً بیان کیا ہے، کے الفاظ یہ ہیں:

«مَنْ عَمِلَ عَمَلًا لَيْسَ عَلَيْهِ أَمْرُنَا فَهُوَ رَدٌّ»

جس نے کوئی ایسا کام کیا جس پر ہمارا عمل نہیں وہ مردود ہے۔

۲۴۳

سوال: مفتی صاحب! کیا کبھی حضور ﷺ یا خلفائے راشدین نے سعودی عرب کا قومی دن منا کر مبارکبادیں دیں؟

سعودی مفتی نے اہلسنت کے عقیدۂ علم غیب کی تائید کردی

120 اللہ ہی غیب داں ہے

(فتویٰ ۲۰۱۱۳)

مسئلہ علم غیب

سوال: بعض ہم اپنے دوستوں سے کہتے ہیں کہ علم غیب اللہ کا خاصہ ہے کوئی رسول یا فرشتہ غیب نہیں جانتا تو وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ غیب جانتے تھے اور وہ قرآن مجید ہی جانتا ہے تو یہ بھی تو غیب ہی ہے اور اس قسم کے دلائل دیتے ہیں، ایک دلیل وہ قرآن مجید کی اس آیت سے دیتے ہیں:

﴿عَالِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلَى غَيْبِهِ أَحَدًا ۝ إِلَّا مَنِ ارْتَضَى مِن رَّسُولٍ﴾ (الجن ۷۲/۲۶-۲۷)

"وہ غیب جاننے والا ہے پس اپنے غیب پر کسی کو مطلع نہیں کرتا مگر جس رسول کو پسند فرمائے۔"

اور رسول اللہ ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے پسند فرمایا تھا اس لئے آپ غیب جانتے تھے۔ آپ اس دلیل کا کیا جواب دیتے ہیں کیا اس آیت سے استدلال کرتے ہوئے یہ کہنا جائز ہے کہ رسول اللہ ﷺ غیب جانتے تھے، براہ کرم اس سوال کا جواب ارشاد فرمائیے۔

جواب: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَحْدَهُ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَآلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَبَعْدُ:

علم غیب اللہ تعالیٰ کا خاصہ ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

﴿قُل لَّا يَعْلَمُ مَن فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ الْغَيْبَ إِلَّا اللَّهُ﴾ (النمل ۲۷/۶۵)

"آپ فرما دیجئے کہ اللہ کے سوا آسمانوں اور زمین میں جو کوئی بھی ہے غیب نہیں جانتا۔"

اور فرمایا:

﴿قُل لَّا أَمْلِكُ لِنَفْسِي نَفْعًا وَلَا ضَرًّا إِلَّا مَا شَاءَ اللَّهُ وَلَوْ كُنتُ أَعْلَمُ الْغَيْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ وَمَا مَسَّنِيَ السُّوءُ﴾ (الاعراف ۷/۱۸۸)

"آپ فرما دیجئے کہ میں اپنی جان (اور نفس) کے لئے کسی نفع و نقصان کا مالک نہیں ہوں مگر جو اللہ چاہے اور اگر میں غیب جانتا ہوتا تو بہت سی بھلائی جمع کر لیتا اور مجھے کوئی برائی (تکلیف) نہ پہنچتی (یعنی بیماری وغیرہ نہ پہنچتی)۔"

لیکن اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے فرشتوں، نبیوں اور رسولوں میں سے جسے چاہتا ہے، جتنا چاہتا ہے غیب پر مطلع کر دیتا ہے، کیونکہ اس نے فرمایا ہے:

﴿عَالِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلَى غَيْبِهِ أَحَدًا ۝ إِلَّا مَنِ ارْتَضَى مِن رَّسُولٍ فَإِنَّهُ يَسْلُكُ مِن بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ رَصَدًا﴾ (الجن ۷۲/۲۶-۲۷)

"وہ غیب جاننے والا ہے پس اپنے غیب پر کسی کو مطلع نہیں کرتا مگر جس رسول کو پسند فرمائے تو اس کے آگے اور پیچھے نگران مقرر کر دیتا ہے۔"

رسول کو حاصل ہونے والے اس علم میں وہ وحی بھی شامل ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول محمد ﷺ پر نازل فرمائی اور قرآن بھی اسی وحی کا ایک حصہ ہے، اللہ تعالیٰ کا سابقہ انبیاء اور رسل متعلقہ سے بھی یہی معاملہ رہا ہے، لیکن یہ علم ذاتی نہیں ہوتا بلکہ اللہ تعالیٰ انہیں عطا فرماتا ہے۔ ان نصوص سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں ہر غیب کا علم دے دیا ہے، بلکہ ان سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ جس قدر اللہ نے چاہا اسی قدر انہیں معلومات دے دیں۔

وَبِاللّٰهِ التَّوْفِيْقُ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ

فتاویٰ اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء

فتاویٰ

دارالافتاء سعودی عرب

جلد دوم

سماحۃ الشیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز حفظہ اللہ

فضیلۃ الشیخ عبدالرزاق عفیفی حفظہ اللہ | فضیلۃ الشیخ عبداللہ بن عبدالرحمن الغدیان حفظہ اللہ

فضیلۃ الشیخ عبداللہ بن قعود حفظہ اللہ | فضیلۃ الشیخ عبداللہ بن سلیمان المنیع حفظہ اللہ

دار الکین ادارت البحوث العلمیۃ والافتاء

ترتیب: احمد بن عبدالرزاق الدویش حفظہ اللہ

ترجمہ: مولانا عطاء اللہ ساجد حفظہ اللہ

مراجعہ: مولانا صفی الرحمن مبارکپوری حفظہ اللہ

دارالسلام

پبلشرز۔ ڈسٹری بیوٹرز

☆ ہم اہلسنت وجماعت سنی بریلوی کا بھی یہی عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا علم غیب ذاتی اور انبیاء کرام علیہم السلام کا عطائی ہے اور جس قدر چاہتا ہے، اپنے محبوب بندوں کو غیب کا علم عطا فرماتا ہے

سعودی مفتی نے گستاخ اور بے ادب ابن تیمیہ اور محمد بن عبدالوہاب نجدی کی کتابوں کا مطالعہ کرنے کا فتویٰ دیا

169 — [illegible]

"وہابیت" کا لفظ شیخ محمد بن عبدالوہاب رحمہ اللہ کے مخالفین ان کی دعوت کے لئے بولتے ہیں [illegible]

[illegible] سنت کی روشنی میں اس کے دلائل معلوم کرنے کا زیادہ شوق پیدا ہوا [illegible]

وَبِاللّٰهِ التَّوْفِيْقُ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ

اللجنۃ الدائمۃ [illegible]

فتویٰ [illegible]

دو کتابیں "منہاج السنۃ" اور "شرح حدیث النزول" کا تعارف

سوال: شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کی ان کتابوں کے متعلق آپ کی کیا رائے ہے؟ "منہاج السنۃ" اور "شرح حدیث النزول"؟

جواب: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَحْدَهٗ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَآلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَبَعْدُ:

یہ دونوں کتابیں علم، استدلال، حسن بیان، باطل کی پرزور تردید، حق کی پرزور تائید اور صحیح عقیدے کے بیان کے لحاظ سے بہترین کتابیں ہیں۔ [illegible] "منہاج السنۃ" کے پائے کی [illegible] کوئی کتاب نہیں ہے، اور حدیث نزول کی تشریح میں ان کی کتاب "شرح حدیث النزول" سے کامل تر کوئی کتاب نہیں۔

وَبِاللّٰهِ التَّوْفِيْقُ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ

اللجنۃ الدائمۃ [illegible]

فتویٰ [illegible]

اصلاح عقیدہ کے لئے مفید کتب

سوال: عقیدہ کو سمجھنے کے لئے کون سی کتابیں مفید ہیں؟

جواب: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَحْدَهٗ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَآلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَبَعْدُ:

عقیدہ کو سمجھنے کے لئے لوگوں کی سمجھ بوجھ اور تعلیمی استعداد کے مطابق مختلف کتابیں مفید ثابت ہو سکتی ہیں [illegible]

اس سلسلے میں مختصر جواب کے طور پر [illegible] کتاب التوحید [illegible] شیخ محمد بن عبدالوہاب [illegible] شیخ الاسلام ابن تیمیہ [illegible]

فتاویٰ اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء

فتاویٰ

دار الافتاء سعودی عرب

جلد دوم

سماحۃ الشیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز حفظہ اللہ

[illegible]

دار الافتاء [illegible]

[illegible]

دار السلام

پبلشرز اینڈ ڈسٹری بیوٹرز

☆ لہذا معلوم ہوا کہ سعودی اور سعودی مفتی ابن تیمیہ اور محمد بن عبدالوہاب نجدی جیسے گستاخ اور گمراہ لوگوں کے پیروکار اور چاہنے والے اور ماننے والے ہیں

سعودی مفتی نے بغیر تحقیق کے اہلسنت (بریلوی مسلک) کے عقائد کو کفریہ قرار دے کر ان کے پیچھے نماز پڑھنے کو ناجائز قرار دے دیا

بریلویت

فتویٰ (۳۰۹۰)

بریلویوں کے عقائد

سوال: پاکستان میں ایک خاص جماعت "بریلوی" یا "نوری" جماعت کہلاتی ہے۔ یہ ہم ان کے موجودہ لیڈر کی نسبت ہے۔ میں آپ سے ان کے متعلق اور ان کے عقیدے کے متعلق اور ان کے پیچھے نماز پڑھنے کے متعلق شرعی حکم معلوم کرنا چاہتا ہوں، تاکہ اس سے بہت سے لوگوں کو اطمینان حاصل ہو جائے جو ان کی حقیقت سے واقف نہیں۔ میں ان کے بعض مشہور عقائد عرض کرتا ہوں:

(۱) رسول اللہ ﷺ زندہ ہیں۔

(۲) رسول اللہ ﷺ حاضر ناظر ہیں۔ خصوصاً نماز جمعہ کے فوراً بعد یا جس مجلس میں آپ کا ذکر ہو آپ حاضر ہو جاتے ہیں۔

(۳) یہ عقیدہ کہ رسول اکرم ﷺ کی شفاعت پہلے ہی قبول ہو چکی ہے اور آپ عطا سب کو جنت میں داخل کروا دیں گے۔

(۴) یہ لوگ اولیاء کرام اور قبروں میں مدفون افراد سے اس طرح کی عقیدت رکھتے ہیں کہ ان کے پاس نماز پڑھتے ہیں اور ان سے حاجت روائی کی درخواست کرتے ہیں۔

(۵) قبروں پر گنبد بناتے اور روشنی کرتے ہیں۔

(۶) یا رسول اللہ اور یا محمد ﷺ کہتے ہیں۔

(۷) نماز میں رفع الیدین کرنے اور آمین بلند آواز سے کہنے والے سے ناراض ہوتے اور اسے وہابی قرار دیتے ہیں۔

(۸) نماز کے وقت مسواک کرنے پر شدید تعجب کا اظہار کرتے ہیں۔

(۹) وضو اور اذان کے دوران اور نماز کے بعد رسول اللہ ﷺ کا نام گرامی سن کر انگلیاں اور انگوٹھے چومتے ہیں۔

(۱۰) نماز کے بعد جمعہ میں امام یہ آیت پڑھتا ہے:
﴿إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ﴾ (الاحزاب ۳۳/۵۶)
اس کے بعد تمام نمازی اجتماعی طور پر بلند آواز سے درود شریف پڑھتے ہیں۔

(۱۱) نماز جمعہ کے بعد دائرے کی صورت میں کھڑے ہو جاتے ہیں اور بلند آواز سے شعر پڑھتے ہیں۔

(۱۲) رمضان کے مہینے میں تراویح میں جب قرآن مجید ختم ہوتا ہے تو بہت سا کھانا پکا کر مسجد کے صحن میں تقسیم کرتے ہیں اور حلوہ بانٹتے ہیں۔

(۱۳) مسجدیں بڑا آراستہ بڑے اہتمام سے محفل میلاد منعقد کرتے ہیں اور محراب پر یا محمد لکھتے ہیں۔

سلسلہ مطبوعات دار الافتاء

فتاوی اللجنة الدائمة
للبحوث العلمية والإفتاء

فتاویٰ
دارالافتاء سعودی عرب
جلد دوم

سماحۃ الشیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز حفظہ اللہ

فضیلۃ الشیخ عبدالرزاق عفیفی حفظہ اللہ ۔ فضیلۃ الشیخ عبداللہ بن عبدالرحمن الغدیان حفظہ اللہ

فضیلۃ الشیخ عبداللہ بن قعود حفظہ اللہ ۔ فضیلۃ الشیخ عبداللہ بن سلیمان بن منیع حفظہ اللہ

دار کین ادارۃ البحوث العلمیۃ والافتاء

ترتیب: احمد بن عبدالرزاق الدویش حفظہ اللہ

ترجمہ: مولانا عطاء اللہ ساجد حفظہ اللہ

نظر ثانی: مولانا صفی الرحمن مبارکپوری حفظہ اللہ

دار السلام
پبلشرز و ڈسٹری بیوٹرز

☆ الحمدللہ! عقائد اہلسنت (بریلوی) قرآن وحدیث سے ثابت ہیں۔ اگر اس کے باوجود کوئی اس کو کفریہ کہے تو ہم ایسے لوگوں کے پیچھے نماز نہیں پڑھتے جو ہمیں کافر سمجھیں (ان تمام عقائد کو قرآن وحدیث کی روشنی میں جاننے کے لئے علمائے اہلسنت کی کتابیں جاء الحق، منزل کی تلاش، حق کی تلاش اور صراط الابرار کا مطالعہ فرمائیں۔

سعودی مفتی نے بغیر تحقیق کے اہلسنت (بریلوی مسلک) کے عقائد کو کفریہ قرار دے کر ان کے پیچھے نماز پڑھنے کو ناجائز قرار دے دیا

فتاویٰ اللجنۃ الدائمۃ
للبحوث العلمیۃ والافتاء

فتاویٰ

دار الافتاء سعودی عرب

(جلد دوم)

سماحۃ الشیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز حفظہ اللہ

فضیلۃ الشیخ عبدالرزاق عفیفی حفظہ اللہ ، فضیلۃ الشیخ عبداللہ بن عبدالرحمن الغدیان حفظہ اللہ

فضیلۃ الشیخ عبداللہ بن قعود حفظہ اللہ ، فضیلۃ الشیخ عبداللہ بن سلیمان المنیع حفظہ اللہ

وراکین ادارات البحوث العلمیۃ والافتاء

جمع و ترتیب: احمد بن عبدالرزاق الدویش حفظہ اللہ

ترجمہ: مولانا عطاء اللہ ساجد حفظہ اللہ

مراجعہ: مولانا صفی الرحمن مبارکپوری حفظہ اللہ

دار السلام

پبلشرز و ڈسٹری بیوٹرز

266

(۳) خود کو صحیح اہل سنت اور صحیح عقیدے کے حامل کہلاتے ہیں اور دوسروں کو غلطی پر سمجھتے ہیں۔

(۴) ان کے پیچھے نماز پڑھنے کے بارے میں شرع کا کیا حکم ہے؟

واضح رہے کہ میں کراچی میں طب (ڈاکٹری) کی تعلیم حاصل کر رہا ہوں اور میری رہائش ایک مسجد کے قریب ہے جس پر اس بریلوی جماعت کا کنٹرول ہے۔

جواب: الحمد للہ وحدہ والصلاۃ والسلام علی رسولہ وآلہ وصحبہ وبعد:

جس شخص کے یہی حالات ہوں اس کے پیچھے نماز پڑھنا جائز نہیں ہے اور اگر کوئی نمازی اس کی اس حالت سے واقف ہونے کے باوجود اس کے پیچھے نماز پڑھے تو اس کی نماز صحیح نہیں، کیونکہ سوال میں مذکور امور میں سے اکثر کفر اور بدعت ہیں، جو اس توحید کے خلاف ہیں جسے دے کر اللہ تعالیٰ نے اپنے انبیاء علیہم السلام کو مبعوث فرمایا اور جو اس نے اپنی کتابوں میں نازل فرمائی۔ مذکورہ عقائد دلائل قرآن مجید سے صاف طور پر ٹکراتے ہیں۔ مثلاً اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿إِنَّكَ مَيِّتٌ وَإِنَّهُم مَّيِّتُونَ﴾ (الزمر ۳۹/۳۰)

"آپ (ﷺ) بھی فوت ہونے والے ہیں اور یہ لوگ بھی مرنے والے ہیں۔"

اور فرمایا:

﴿وَأَنَّ الْمَسَاجِدَ لِلَّهِ فَلَا تَدْعُوا مَعَ اللَّهِ أَحَدًا﴾ (الجن ۷۲/۱۸)

"اور یہ کہ مسجدیں اللہ کی ہیں پس اللہ کے ساتھ کسی کو مت پکارو۔"

یہ لوگ جو عقیدہ رکھتے ہیں انہیں ان سے احسن انداز سے منع کرنا چاہیے اگر وہ لوگ منع ہو جائیں تو الحمد للہ ورنہ انہیں چھوڑ کر اہل سنت کی مسجدوں میں نماز پڑھی جائے، جناب خلیل الرحمن ابراہیم علیہ السلام کی زبان ایک اچھا اسوہ پیش کرتی ہے:

﴿وَأَعْتَزِلُكُمْ وَمَا تَدْعُونَ مِن دُونِ اللَّهِ وَأَدْعُو رَبِّي عَسَىٰ أَلَّا أَكُونَ بِدُعَاءِ رَبِّي شَقِيًّا﴾

(مریم ۱۹/۴۸)

"میں تم سے الگ ہو جاتا ہوں اور جنہیں تم اللہ کے سوا پکارتے ہو ان سے بھی دور رہوں گا اور اپنے رب کو پکاروں گا، امید ہے کہ اپنے رب کو پکار کر میں بدنصیب نہیں رہوں گا۔"

وباللہ التوفیق وصلی اللہ علی نبینا محمد وآلہ وصحبہ وسلم

اللجنۃ الدائمۃ: رکن: عبداللہ بن قعود، نائب صدر: عبدالرزاق عفیفی، صدر: عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز

☆ الحمد للہ عقائد اہلسنت (بریلوی) قرآن وحدیث سے ثابت ہیں۔ اگر اس کے باوجود کوئی اس کو کفریہ کہے تو ہم ایسے لوگوں کے پیچھے نماز نہیں پڑھتے جو ہمیں کافر سمجھیں (ان تمام عقائد کو قرآن وحدیث کی روشنی میں جاننے کے لئے علمائے اہلسنت کی کتابیں جاء الحق، منزل کی تلاش، حق کی تلاش اور صراط الابرار کا مطالعہ فرمائیں۔

سعودی مفتی نے میلاد، شب معراج منانا اور اذان کے بعد درود کو معاذ اللہ بدعت قرار دیدیا

بدعات 290

بدعت کی تعریف

سوال: آپ ہمیں وضاحت سے بیان کریں کہ بدعت کیا ہوتی ہے اور اس کی قسمیں کون کون سی ہیں؟

جواب: الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَحْدَهُ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِهِ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ وَبَعْدُ:

وَبِاللّٰهِ التَّوْفِيْقُ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ

بدعت آمیز عمل ناقابل قبول ہوتا ہے

سوال: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مَنْ عَمِلَ عَمَلًا لَيْسَ عَلَيْهِ أَمْرُنَا فَهُوَ رَدٌّ

جواب: الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَحْدَهُ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِهِ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ وَبَعْدُ:

فتاویٰ

دار الافتاء سعودی عرب

دار السلام

☆ مفتی صاحب! اذان کے بعد درود شریف پڑھنا تو حدیث شریف سے ثابت ہے۔ اور آپ کے سعودی چینل پر نماز کے بعد درود ابراہیم نشر کیا جاتا ہے۔ یہ کہاں سے ثابت ہے؟

حدیث: حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول پاک ﷺ نے فرمایا جب موذن سے اذان سنو تو وہی کلمات تم بھی کہو پھر مجھ پر درود بھیجو (ترمذی جلد دوم، ابواب المناقب حدیث 1549، ص 669، مطبوعہ فرید بک لاہور)

سعودی مفتی کے نزدیک اسکول کی اسمبلی میں تلاوتِ قرآن بھی ناجائز اور بدعت ہے؟

فتویٰ (۸۷۷۷)

صبح کی اسمبلی میں سورۂ فاتحہ پڑھنا

سوال گزارش یہ ہے کہ بعض مدارس کی طرف سے ہم سے یہ سوال پوچھا گیا ہے کہ سکول میں صبح کی اسمبلی میں اگر طالبات بلند آواز سے سورۂ فاتحہ پڑھیں تو اس کا کیا حکم ہے؟ چونکہ اس مسئلہ میں شرعی حکم معلوم کرنا ایک اہم معاملہ ہے اس لئے جناب سے گزارش ہے کہ اس مسئلہ کا جواب ارشاد فرمائیں تاکہ مدارس کو اس کی اطلاع دی جا سکے۔

جواب اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَحْدَهُ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِهِ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ وَبَعْدُ:

مذکورہ طریقے سے طلباء وطالبات کا سکولوں میں صبح کی اسمبلی میں بلند آواز سے سورۂ فاتحہ پڑھنا جائز نہیں بلکہ یہ ایک نئی بدعت ہے اور نبی ﷺ سے ثابت ہے کہ آپ نے فرمایا: «مَنْ أَحْدَثَ فِي أَمْرِنَا هٰذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ» "جس نے ہمارے اس دین میں کوئی نئی بات پیدا کی جو اس میں سے نہیں تو وہ مردود ہے۔"

یہ حدیث بخاری اور مسلم نے روایت کی ہے۔ البتہ یہ جائز ہے کہ صبح کی اسمبلی میں مختلف چیزیں پیش کی جائیں مثلاً کبھی سورۂ فاتحہ پڑھی جائے، کبھی کچھ دوسری آیات، کبھی کچھ احادیث، کبھی حکمت ودانائی کی باتیں اور ایسی ضرب الامثال جن میں کوئی شرعی طور پر غلط چیز نہ ہو، کبھی اسلامی نظمیں پڑھی جائیں۔

وَبِاللّٰهِ التَّوْفِيْقُ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ

اللجنة الدائمة، رکن: عبداللہ بن قعود، رکن: عبداللہ بن غدیان، نائب صدر: عبدالرزاق عفیفی، صدر: عبدالعزیز بن باز

فتویٰ (۳۰۲۸)

تلاوت کا یہ طریقہ بدعت کے ذیل میں آتا ہے

سوال ہمارے ہاں جب کوئی شخص کسی خاص مقصد کے لئے دعا کرانا چاہتا ہے، مثلاً رزق میں فراخی کے لئے تو چند طلبہ کو بلا لیتا ہے، وہ اپنا اپنا مصحف لے کر آ جاتے ہیں اور تلاوت کرنے لگتے ہیں۔ ایک طالب علم سورۂ یٰسین پڑھتا ہے [illegible] قرآن کا اول ہے، دوسرا کہف پڑھتا ہے، اسی طرح سورۂ واقعہ، رحمٰن، ملک، [illegible] سورۂ محمد، سورۂ فتح وغیرہ پڑھتے ہیں، سورۂ اخلاص یا سورۂ ناس نہیں پڑھتے۔ اس کے بعد دعا مانگتے ہیں۔ کیا یہ طریقہ شریعت کے مطابق ہے؟ اگر نہیں تو پھر شرعی طریقہ کیا ہے؟ وضاحت بھی فرمائیں۔

جواب اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَحْدَهُ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِهِ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ وَبَعْدُ:

سمجھتے ہوئے اور مطالب میں غور وفکر کرتے ہوئے قرآن مجید کی تلاوت کرنا سب سے بڑا ثواب کا کام ہے اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرنا کہ وہ توفیق عطا کرے، رزق کی فراخی اور دوسری بھلائیوں کی دعا کرنا جائز عبادت ہے۔ لیکن سوال میں ذکر کردہ انداز سے سورتیں اشخاص پر تقسیم کر کے ہر ایک کا ایک سورت پڑھنا تاکہ اس کے بعد رزق کی فراخی کی دعا کی جائے، یہ عمل بدعت ہے کیونکہ یہ نبی ﷺ کے ارشاد سے بھی ثابت نہیں، عمل سے بھی نہیں، نہ کسی صحابی یا امام سے ثابت ہے اور بھلائی تو سب سلف صالحین کے طریق کی اتباع میں ہے اور برائی بعد کے لوگوں کی بدعات میں ہے اور ثابت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

سلسلۃ الفتاویٰ الاسلامیۃ کی [illegible]

فتاویٰ اللجنۃ الدائمۃ
للبحوث العلمیۃ والافتاء

فتاویٰ
دارالافتاء سعودی عرب

جلد دوم

سماحۃ الشیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز رحمہ اللہ

فضیلۃ الشیخ عبدالرزاق عفیفی رحمہ اللہ | فضیلۃ الشیخ عبداللہ بن عبدالرحمٰن الغدیان حفظہ اللہ
فضیلۃ الشیخ عبداللہ بن قعود حفظہ اللہ | فضیلۃ الشیخ عبداللہ بن سلیمان المنیع حفظہ اللہ

دیگر ارکان اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء

ترتیب: احمد بن عبدالرزاق الدویش حفظہ اللہ

ترجمہ: مولانا عطاء اللہ ساجد حفظہ اللہ

مراجعہ: مولانا صفی الرحمٰن مبارکپوری حفظہ اللہ

دارالسلام
پبلشرز و ڈسٹری بیوٹرز

سوال: مفتی صاحب! اپنے جلسوں اور اجتماعات کے آغاز میں جو تلاوت کرواتے ہو، کیا یہ بدعت نہیں؟ کیا کبھی حضور ﷺ یا خلفائے راشدین نے جلسوں اور اجتماعات سے پہلے تلاوت قرآن کروائی؟ کیا انہوں نے حج کے علاوہ کوئی اجتماع منعقد کیا تھا؟

سعودی مفتی نے روضہ رسول کی زیارت کیلئے سفر کرنا ناجائز قرار دے دیا (معاذ اللہ)

لہٰذا واجب ہے کہ مسجدیں صرف اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے لیے ہوں، شرک کے تمام مظاہر سے پاک ہوں اور ان میں صرف اور صرف اللہ وحدہ لاشریک کی عبادت کی جائے۔ مسلمانوں پر یہی واجب ہے۔ واللہ الموفق۔

نبی ﷺ کی قبر کی زیارت کے لیے سفر کرنا جائز نہیں

سوال: نبی ﷺ کی قبر کی زیارت کے لیے سفر کرنے کے بارے میں کیا حکم ہے؟

جواب: قبروں کی زیارت کے لیے سامان سفر باندھنا خواہ قبر کسی کی بھی ہو جائز نہیں ہے کیونکہ نبی ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

«لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ إِلَّا إِلَى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ: مَسْجِدِي هَذَا، وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ، وَالْمَسْجِدِ الْأَقْصَى» (صحيح البخاري، كتاب وباب فضل الصلاة في مسجد مكة والمدينة، ح:١١٨٩ وصحيح مسلم، الحج، باب فضل المساجد الثلاثة، ح:١٣٩٧ واللفظ له)

"تین مسجدوں، یعنی میری اس مسجد، مسجد حرام اور مسجد اقصیٰ کے سوا کسی اور کی طرف سامان سفر نہ باندھا جائے۔"

مقصود یہ ہے کہ عبادت کے قصد وارادے سے کسی بھی جگہ جانے کے لیے سامان سفر نہ باندھا جائے کیونکہ صرف تین ہی ایسی مخصوص جگہیں ہیں جن کی طرف سامان سفر باندھا جا سکتا ہے اور یہ تینوں مساجد ہیں، لہٰذا ان کے سوا دیگر کسی بھی جگہ کی طرف سامان سفر نہ باندھا جائے۔ اسی طرح نبی ﷺ کی قبر کی طرف بھی سامان سفر نہ باندھا جائے البتہ آپ کی مسجد کی طرف سامان سفر باندھا جا سکتا ہے اور مسجد میں پہنچنے کے بعد مردوں کے لیے نبی ﷺ کی قبر کی زیارت مسنون ہے جب کہ عورتوں کے لیے آپ ﷺ کی قبر کی زیارت مسنون نہیں ہے۔ واللہ الموفق۔

قبروں سے تبرک اور ان کا طواف حرام ہے

سوال: قبروں سے تبرک حاصل کرنے، طلب حاجت یا تقرب کے ارادے سے ان کے گرد طواف کرنے اور غیر اللہ کی قسم کھانے کے بارے میں کیا حکم ہے؟

جواب: قبروں سے تبرک حاصل کرنا حرام اور شرک کی ایک قسم ہے کیونکہ اس طرح ایک چیز سے ایسی تاثیر وابستہ کی جاتی ہے جس کی اللہ نے کوئی سند نازل نہیں فرمائی۔ سلف صالحین بھی اس قسم کے کسی تبرک کے قائل نہ تھے، لہٰذا اس اعتبار سے یہ کام بدعت بھی ہے۔ [illegible] [illegible] [illegible]

﴿وَمَن يَدْعُ مَعَ اللَّهِ إِلَٰهًا آخَرَ لَا بُرْهَانَ لَهُ بِهِ فَإِنَّمَا حِسَابُهُ عِندَ رَبِّهِ ۚ إِنَّهُ لَا يُفْلِحُ الْكَافِرُونَ﴾ (المؤمنون ٢٣:١١٧)

"اور جو شخص اللہ کے ساتھ اور معبود کو پکارتا ہے جس کی اس کے پاس کوئی سند نہیں تو اس کا حساب اللہ ہی کے پاس ہے۔"

فتاویٰ ارکان اسلام

عقائد، عبادات اور دیگر احکام و مسائل پر تحقیقی فتاویٰ

تالیف: فضیلۃ الشیخ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ

ترجمہ: مولانا محمد خالد سیف

☆اس حدیث کی شرح میں محدثین فرماتے ہیں کہ زیادتی ثواب کی نیت سے صرف تین مسجدوں کی طرف سفر کرنا چاہئے جہاں تک روضہ رسول کی زیارت کے لئے سفر کرنے کا تعلق ہے، اس ضمن میں حدیث پاک موجود ہے "من زار قبری وجبت لہ شفاعتی" جس نے میری قبر کی زیارت کی، اس پر میری شفاعت واجب ہے" یہ حدیث امام دار قطنی علیہ الرحمہ نے اپنے سنن دار قطنی جلد دوم ص 278، اسی سند سے امام قاضی عیاض علیہ الرحمہ نے شفاء شریف جلد 2 ص 83، حکیم ترمذی علیہ الرحمہ نے نوادر الاصول میں ص 148، امام عقیلی علیہ الرحمہ نے الضعفاء جلد 4، ص 170 اور امام دولابی علیہ الرحمہ نے الکنی جلد دوم، ص 64 میں درج کی ہے۔ اس حدیث میں مسجد نبوی کی زیارت نہیں بلکہ روضہ رسول پر حاضری پر شفاعت کا مژدہ سنایا گیا ہے لہذا سعودی مفتی سے گزارش ہے کہ وہ اپنے مطالعے کو وسیع کریں۔

سعودی مفتی کی کم علمی کی دلیل

صلوٰۃ التسبیح حضور ﷺ سے ثابت نہیں ہے، حالانکہ ثابت ہے

کیا تسبیح نماز پڑھنا ثابت ہے؟

سوال: نماز تسبیح کیا ہے؟

جواب: نماز تسبیح نبی ﷺ سے ثابت نہیں ہے ... [illegible]

سہاگ رات دو رکعت نماز پڑھنے کا حکم

[illegible]

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَهَا وَخَيْرَ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَمِنْ شَرِّ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ

سنن أبي داود، النكاح، باب في جامع النكاح، ح: ٢١٦٠

[illegible]

فتاویٰ ارکانِ اسلام

عقائد، عبادات اور دیگر احکام و مسائل پر تحقیقی فتاویٰ

تالیف: فضیلۃ الشیخ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ

ترجمہ: مولانا محمد خالد سیف

دارالسلام

☆دلیل: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول پاک ﷺ نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا اے چچا جان! کیا میں تمہیں نہ دوں؟ کیا میں تمہیں فائدہ نہ پہنچاؤں؟ کیا تمہیں نہ سکھاؤں؟ کیا تمہیں ایسے دس کام نہ بتاؤں کہ جب تم انہیں کرلو تو اللہ تعالیٰ تمہارے گناہ معاف فرمادے۔ پہلے اور پچھلے، پرانے اور نئے، نادانستہ یا دانستہ کئے ہوئے چھوٹے یا بڑے، پوشیدہ یا ظاہر، دس کام یہ ہیں پھر آپ ﷺ نے صلوٰۃ التسبیح کی تفصیل بیان فرمائی (سنن ابوداؤد، جلد اول، باب صلوٰۃ التسبیح، حدیث 1283، ص 482، مطبوعہ فرید بک اسٹال لاہور)

☆اس حدیث شریف کو امام ابوداؤد کے علاوہ ابن ماجہ، بیہقی، حاکم اور ابن خزیمہ نے روایت کیا ہے۔

سعودی مفتی کے نزدیک تدفین کے بعد ہاتھ اٹھا کر میت کیلئے اجتماعی دعا مانگنا بدعت ہے

فتویٰ (۲۲۳)

افضل ترین ذکر

سوال: کیا ذکر اس طرح کرنا مشروع ہے: لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ، جو شخص ہمیشہ اس طرح ذکر کرتا ہے اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: الْحَمْدُ لِلّٰہِ وَحْدَہُ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہِ وَآلِہِ وَصَحْبِہِ وَبَعْدُ:

اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور اللہ کے رسول ﷺ کی رسالت کی گواہی دینا فرض ہے۔ اس کے بغیر انسان مسلمان نہیں ہو تا اور صرف لا الٰہ الا اللہ کا ذکر کرنا مسنون اور ثواب کا باعث ہے کیونکہ شریعت نے اس ذکر کی ترغیب دلائی ہے اور یہ نبی ﷺ اور سابقہ تمام انبیاء علیہم السلام کا افضل ترین ذکر ہے۔ یعنی رہا لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کو وظیفہ بنا کر ہمیشہ انہی الفاظ کے ساتھ ذکر کرنا تو یہ شریعت میں نہیں آیا اور صحیح یہی ہے کہ صرف وہی عمل کیا جائے جو شرعاً ثابت ہو اور اسی ذکر پر اکتفا کیا جائے۔ اس کے علاوہ ہر وقت نبی ﷺ پر کثرت سے درود شریف پڑھنا چاہیے۔

وَبِاللّٰہِ التَّوْفِیْقُ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی نَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ

(اللجنۃ الدائمۃ: رکن: عبداللہ بن قعود، عبداللہ بن غدیان، نائب صدر: عبدالرزاق عفیفی، صدر: عبدالعزیز بن باز)

فتویٰ (۲۲۴)

میت کے دفن کے بعد مل کر دعا کرنا

سوال: جب کوئی شخص فوت ہو تا ہے تو اس کے غسل کا خاص اہتمام کیا جاتا ہے اور میت کو قبرستان لے جانے سے پہلے لوگ میت کے لئے دعا کرتے ہیں اور قبر کے پاس بیٹھ کر پڑھا جاتا ہے۔ جنازہ پڑھ کر فارغ ہوتے ہیں تو لوگ بار بار میت کے لئے دعا کرتے ہیں اور میت کو قبر میں رکھا جاتا ہے۔ جب قبر پر مٹی ڈال دی جاتی ہے اور اچھی طرح ٹھیک کر دی جاتی ہے اور اس پر پانی چھڑکا جاتا ہے اور قرآن کی کوئی سورت پڑھی جاتی ہے پھر آخر میں لوگ تیسری بار دعا کرتے ہیں۔ کیا یہ امور درست ہیں؟

جواب: الْحَمْدُ لِلّٰہِ وَحْدَہُ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہِ وَآلِہِ وَصَحْبِہِ وَبَعْدُ:

میت کو غسل دیتے یا کفن پہناتے وقت یا کسی بھی اور مرے وقت میں میت کے لئے دعا کرنے میں کوئی حرج نہیں کیونکہ دعا سے میت کو فائدہ ہوتا ہے۔ لیکن اگر دعا اجتماعی طور پر اور ہاتھ اٹھا کر ہو تو یہ بدعت ہے۔ ہماری معلومات کے مطابق شریعت میں اس کی کوئی دلیل نہیں۔ البتہ دفن کے بعد قبر پر کھڑے ہو کر دعا کرنا مشروع ہے کیونکہ نبی ﷺ سے ثابت ہے کہ آپ ﷺ میت کو دفن کرنے کے بعد قبر پر کھڑے ہو کر فرماتے:

«اِسْتَغْفِرُوْا لِأَخِیْکُمْ وَسَلُوْا لَہُ التَّثْبِیْتَ فَإِنَّہُ الْآنَ یُسْأَلُ»

"اپنے بھائی کے لئے دعا کرو اور اس کے لئے اللہ تعالیٰ سے ثابت قدمی کا سوال کرو کیونکہ اب اس سے سوال کیا جا رہا ہے۔"

سعودی مفتی نے المدد یا رسول اللہ ﷺ پکارنے کو شرک اکبر (سب سے بڑا شرک) قرار دے دیا (معاذ اللہ)

توحید کا قلعہ

علماء کرام کی جماعت

اعداد
دار القاسم

توحید کا قلعہ — ۲۴

کیلئے جائز نہیں ہے کہ وہ تمام صریح و واضح امور غیر اللہ کی قسم کی حرمت اور اس کے حرام و شرک ہونے پر دلالت کرنے والی احادیث کی مخالفت کرتے ہوئے اس ایک شاذ روایت سے چمٹ جائے۔

امام نسائی نے صحیح سند کے ساتھ حضرت سعد بن ابی وقاص ؓ سے روایت کی ہے کہ ایک مرتبہ انھوں نے (لات اور عزیٰ) کی قسم کھا لی اور نبی ﷺ سے اس کے بارے میں دریافت کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہو: ’’لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ‘‘

پھر بائیں جانب تین مرتبہ تھوک دے اور اللہ کے واسطے سے مردود شیطان سے پناہ مانگو اور پھر دوبارہ اس طرح کے شرکیہ کلمات اپنی زبان پر نہ لاؤ۔

مذکورہ بالا الفاظ نبوی کے ذریعہ غیر اللہ کی قسم کی شدید حرمت اور اس کا شرک ہونا ... واضح ہو جاتا ہے اور اس میں واضح طور پر دوبارہ اس عمل کے ارتکاب سے منع کیا گیا ہے۔

میں اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہوں کہ وہ ہمیں اور آپ کو اپنے دین میں

توحید کا قلعہ — ۲۵

حقیقت اور بصیرت عطا فرمائے اور ہمیں اور تمام مسلمانوں کو خواہشات نفس کی پیروی اور شیطان کی گمراہیوں سے بچائے رکھے بیشک اللہ سننے والا اور قریب ہے اللہ ہماری اور آپ کی حفاظت فرمائے۔

وَالسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ

رسول اللہ ﷺ سے
مدد طلب کرنے کی شرعی حیثیت

سوال: ہم بہت سے لوگوں کو ’’مدد یا رسول اللہ‘‘ ’’مدد یا علی‘‘ کے کلمات پکارتے ہوئے سنتے ہیں اور بہت سے علماء ... اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: سماحۃ الشیخ عبد العزیز بن باز رحمہ اللہ نے اس کے جواب میں فرمایا:

’’مدد یا علی‘‘ ’’مدد یا رسول اللہ‘‘ کہہ کر پکارنا شرک اکبر ہے۔ اس کا معنی نبی ﷺ سے مدد طلب کرنا ہے۔ نبی اکرم ﷺ سے صحابہ اور ان کے نقش قدم پر چلنے والے اہل سنت والجماعت [illegible] اس بات پر متفق ہیں کہ ... انبیاء علیہم السلام ... [illegible] فرشتہ

سنیوں! سعودی مفتی نے تمہیں سب سے بڑا مشرک کہا ہے، کیا اب بھی ان کے پیچھے نماز پڑھو گے؟

سعودی مفتیوں کے نزدیک آیۃ الکرسی لکھ کر گاڑی میں اس نیت سے لگانا کہ گاڑی مصیبت سے محفوظ رہے گی، شرک کی قبیل سے ہے

توحید کا قلعہ — ۸

شرک کی جھاڑ پھونک وہ ہیں جو عجیب لکیروں اور غیر مفہوم کلمے کی شکل میں نہ آنے والی عبارتوں پر مشتمل ہوں اور بیماری کے انتقال یا جادو بگاڑنے یا شیطانوں کے ہٹانے میں ان سے مدد طلب کی گئی ہو۔

اور تعویذ گنڈے سے مراد وہ دھاگہ یا گھڑی ہے جو کسی انسان یا جانور کو لٹکادی جائے اگر اس میں کتاب وسنت کے مطابق دعا یا چیزیں لکھی ہوئی ہوں تو وہ اہل علم کے اتفاق کے ساتھ جائز نہیں ہیں بلکہ اہل علم کے گروہ اول کے مطابق کتاب وسنت کی دعاؤں پر مشتمل تعویذ بھی درست نہیں ہیں کیونکہ یہ شرک کے اسباب میں سے ہیں۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جھاڑ پھونک تعویذ اور محبت کا منتر سب شرک ہیں۔"

اسی طرح کسی کاغذ یا لوہے کے ٹکڑے پر اللہ کا نام یا آیت الکرسی لکھ کر گاڑیوں میں لگانا یا قرآن شریف گاڑی کے اندر اس اعتقاد سے رکھنا کہ اس سے گاڑی ہر طرح کی آفت و بلا اور نظر بد وغیرہ سے محفوظ رہے گی شرک کی قبیل سے ہے۔

اسی طرح مشعل کی شکل کا کوئی زیور یا سیپ آنکھ کی شکل والا نظر بد

توحید کا قلعہ — ۹

سے حفاظت کے لیے گھر یا گاڑی میں رکھنا قطعاً درست نہیں ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جس نے کوئی چیز لٹکائی وہ اسی کے سپرد کر دیا گیا" (احمد، ترمذی، حاکم)۔

۳۔ کسی شخص کو حصول تبرک کے لیے چھونا اور ستونوں اور پتھروں وغیرہ سے تبرک حاصل کرنا توحید کے منافی ہے اس سے توحید بگڑتی ہے اور اس میں فرق پڑتا ہے یہی حکم خانہ کعبہ کا تبرک کے لیے چھونا درست نہیں ہے۔

حضرت عمر بن خطاب نے حجر اسود کو بوسہ دیتے ہوئے فرمایا: "بیشک میں جانتا ہوں کہ تو ایک پتھر ہے تو کوئی نفع و نقصان نہیں پہنچا سکتا ہے اگر میں نے رسول اللہ ﷺ کو تمہیں بوسہ دیتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو تجھے بوسہ نہ دیتا۔"

۴۔ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اولیاء، شیطانوں اور جنوں وغیرہ کے نام پر جانور ذبح کرنا ان کو راضی کرنے اور ان سے نفع حاصل کیا جائے اور ان کے شر سے بچا جائے تو توحید کے منافی شرک اکبر ہے۔ جس طرح اللہ تعالیٰ کے سوا دوسروں کے نام پر ذبح کرنا جائز نہیں۔ بے اسی طرح جس جگہ غیر اللہ کے نام پر جانور ذبح کیے جاتے ہیں وہاں اللہ کے نام

☆ سعودی مفتیوں کے نزدیک خانہ کعبہ کو تبرک کے لیے چھونا جائز نہیں ہے، کیونکہ اس سے توحید بگڑتی ہے (معاذ اللہ) جن کے نظریات ایسے ہوں۔ کیا یہ لوگ اسلام اور مسلمانوں کے وفادار ہو سکتے ہیں؟

حرف آخر

محترم قارئین کرام! مندرجہ بالا تمام عقائد ونظریات دیوبندی، جماعتِ اسلامی، غیر مقلد اہلحدیث اور سعودی نجدی مکاتب فکر کے اکابرین اور پیشواؤں کی مستند کتابوں سے درج کیئے ہیں۔ قارئین کی تسلی اور تشفی کے لئے اصل کتاب کا ٹائٹل صفحہ اور گستاخانہ عبارت والے صفحہ کا اصل عکس بھی ساتھ دے دیا ہے۔

تعصب اور بغض کی عینک اتار کر ایک کلمہ پڑھنے والا مسلمان جب اس کتاب کا مطالعہ کرے گا تو یقیناً موجودہ مذہبی اختلافات کی تہہ تک ضرور پہنچ جائے گا کہ بظاہر کلمہ پڑھنے والوں، نماز پڑھنے والوں، روزہ رکھنے والوں، زکوٰۃ دینے والوں، حج کرنے والوں، قرآن مجید پڑھنے والوں، تبلیغیں کرنے والوں، اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی باتیں کرنے والوں اور بظاہر مذہبی حلیہ بنانے والوں سے ہمارا آخر اختلاف کیا ہے؟

اختلاف حلوے اور مانڈے کا نہیں، اختلاف ڈیڑھ انچ کی مسجد کا نہیں، اختلاف مذہبی دکانداری چمکانے کا نہیں، اختلاف کسی ذاتی بغض وعناد پر مبنی نہیں بلکہ دیوبندی، وہابی، اہلحدیث اور سعودی نجدیوں کا ہم اہلسنت وجماعت سنی حنفی بریلوی مسلک کا اختلاف ان کی گستاخانہ عبارتیں ہیں جو کہ اب تک کتابوں میں شائع ہورہی ہیں۔

گستاخیاں تو اکابرِ دیوبند واہلحدیث ونجدی نے کیں مگر موجودہ دور کے دیوبندی، اہلحدیث اور سعودی نجدی اس لئے مجرم ہیں کہ وہ ان گستاخ اور بے ادب مولویوں کی جماعت سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان گستاخ اور بے ادب مولویوں کو اپنا پیشوا، رہنما اور عالم مانتے ہیں اور ان کی گستاخانہ کتابوں کی حمایت بھی کرتے ہیں۔ یہی ہمارا ان سے بنیادی اختلاف ہے۔

میں کلمہ پڑھنے والے مسلمان سے پوچھتا ہوں کہ اگر کوئی شخص آپ کے والدین کے متعلق ایسی باتیں کہے تو کیا آپ اس سے تعلق رکھیں گے؟ کیا ان کے پیچھے نماز پڑھیں گے؟ اس سے میل ملاپ پسند کریں گے؟ نہیں! ہرگز نہیں!!!

یادرکھو! ہمارے والدین سے زیادہ عظمت ہمارے آقا ﷺ کی عظمت ہے۔ ان کی عظمت وشان پر ہمارے ماں باپ قربان! کیا اس رسول ﷺ سے محبت کا دعویٰ اور دم بھرنا ہمیں ان گستاخوں سے تعلقات، محبت، میل ملاپ اور ان کے ساتھ نماز پڑھنے پر کیسے آمادہ کرتا ہے؟

اگر کرتا ہے تو ذرا سوچو اس محبت میں ضرور نقص ہے۔ کیونکہ محب تو اپنے محبوب کی طرف فقط انگلی اٹھانے والے کو بھی پسند نہیں کرتا، پھر تم کیسے عاشقِ رسول ہو؟ ذرا سوچئے......!!!

اس کتاب کو لکھنے کا مقصد صرف اور صرف یہ ہے کہ مسلمانوں کے سامنے یہ واضح ہوجائے کہ آخر اختلافات کی بنیاد کیا

ہے؟ آپس میں فساد کروانا مقصد نہیں ہے۔ صرف اور صرف بدمذہبوں کی گستاخیوں سے پردہ اٹھا کران کے عقائد باطلہ اور عقائد فاسدہ سے مسلمانوں کو بچانا ہے۔

یہ وہی لوگ ہیں جن کے متعلق سرور کونین ﷺ نے چودہ سو سال قبل ارشاد فرمایا تھا۔

حدیث شریف: حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ میرے بعد میری امت میں ایسا فرقہ پیدا ہوگا جو قرآن پڑھے گا لیکن وہ ان کے حلق سے نیچے نہیں جائے گا۔ وہ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر نشانے سے نکل جاتا ہے اور پھر واپس دین میں نہیں آئیں گے۔ وہ مخلوق کی بدترین قسم ہوں گے۔ (مسلم شریف، کتاب الصلوٰۃ، حدیث 2469، ص 434، مطبوعہ دارالسلام ریاض، سعودی عرب)

حدیث شریف: حضرت نصر بن عاصم لیثی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ بنی لیث کی ایک جماعت کے ساتھ ہم لشکری کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ لوگوں نے کہا کہ کس قوم سے ہے؟ ہم نے کہا کہ بنو لیث سے ہیں اور حدیث حذیفہ آپ سے پوچھنے آئے ہیں۔ پس حدیث بیان کرتے ہوئے کہا میں (حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ) عرض گزار ہوا کہ یارسول اللہ ﷺ! کیا اس خیر کے بعد شر ہے؟ فرمایا اے حذیفہ رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کی کتاب کا علم حاصل کرو اور جو اس میں ہے، اس کے مطابق عمل کرو۔ میں عرض گزار ہوا یارسول اللہ ﷺ! کیا اس شر کے بعد خیر ہے؟ فرمایا کہ "**ھدنة علی دخن و جماعة علی اقذاء فیھا او فیھم**" میں عرض گزار ہوا کہ یارسول اللہ ﷺ! "**الھدنة علی الدخن**" کیا ہے؟ فرمایا کہ لوگوں کے دل جس بات پر جمے ہوں گے، اس سے نہیں پھریں گے۔ میں عرض گزار ہوا۔ یارسول اللہ ﷺ! کیا اس خیر کے بعد شر ہے؟ فرمایا کہ اندھا بہرہ فتنہ ہوگا۔ تبلیغ کرنے والے جہنم کے دروازے کی طرف بلا رہے ہوں گے۔ اے حذیفہ! اگر تم جنگل کے کسی درخت کی جڑ کو چباتے ہوئے مر جاؤ تو یہ تمہارے لئے اس بات سے بہتر ہوگا کہ ان میں سے کسی کی پیروی کرو (ابوداؤد، کتاب الفتن، حدیث 4236، ص 595، مطبوعہ دارالسلام، ریاض سعودی عرب)

معلوم ہوا کہ ہر قرآن پڑھنے والا، ہر تبلیغ کرنے والا اور مذہبی حلیہ والا صراط مستقیم پر نہ ہوگا۔

اللہ تعالیٰ ہم مسلمانوں کو عقیدۂ اہلسنت پر زندہ رکھے اور اسی عقیدہ پر موت عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

اہم بات: اے بھولے بھالے مسلمانو! بدمذہب کبھی بھی کھلم کھلا ان عقائد کا اظہار اور پرچار نہیں کریں گے کیونکہ اگر انہوں نے اس طرز عمل کو اپنایا تو کوئی مسلمان ان کے قریب نہیں آئے گا۔ ان کا کام شہد کھلا کر زہر کھلانا ہے۔ مطلب یہ کہ پہلے وہ آپ سے دوستی کریں گے، پھر اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے احکامات آپ کو بتائیں گے پھر جب آپ ان کے بالکل قریب ہو جائیں گے تو یہ لوگ آپ کو اپنے رنگ میں رنگ دیں گے۔

اتحاد امت کے لئے چند تجاویز

آج کا یہ دور نفسا نفسی کا دور ہے۔ ہر طرف پریشانیاں، مصیبتیں منڈلا رہی ہیں، ہر کوئی مصیبت زدہ ہے، ذہنی پریشانی کے ساتھ ساتھ مالی الجھنوں کا بھی شکار ہے۔ سب کا سب وبال کمزور ایمان اور شامت اعمال کا نتیجہ ہے۔

اس لئے عالم کفر نے اسلام کا لبادہ اوڑھ کر مسلمانوں کی پریشانیوں سے فائدہ اٹھانا شروع کر دیا، مسلمانوں کو آپس میں لڑانا اور شرک و بدعت کے فتووں کا اجراء شروع کر دیا ہے۔ کیوں نہ ہم ان چند اصولوں پر چلیں تو ہم کبھی بھی گمراہ نہیں ہوں گے اور سارے جھگڑے ختم ہو جائیں گے۔

1۔ اللہ تعالیٰ کو وحدہ لاشریک اور قادر مطلق ماننا کہ وہ اپنے ہر نیک بندے کو جو چاہے علم، کرم، فضل، حیات اور بلندی کے خزانوں سے مالا مال کر سکتا ہے۔

2۔ سرکار اعظم ﷺ کو نبی آخر الزماں اور ہر عیب سے پاک ماننا، آپ ﷺ کی حیات میں، علم غیب میں، آپ ﷺ سے نسبت رکھنے والی ہر چیز میں کبھی عیب نہ نکالنا بلکہ ادب کا لحاظ رکھنا اور اللہ تعالیٰ کی عطاء سے بااختیار ماننا

3۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان کی شان میں کسی قسم کے نازیبا الفاظ کے استعمال سے گریز

4۔ حسینیت پر یزیدیت کو فوقیت نہ دی جائے، یزید کو آڑ بنا کر اہل بیت اطہار پر کوئی الزام نہ لگایا جائے۔

5۔ ائمہ اربعہ خصوصاً امام اعظم ابو حنیفہ علیہ الرحمہ، امام شافعی علیہ الرحمہ، امام مالک علیہ الرحمہ، امام احمد ابن حنبل علیہ الرحمہ سمیت کسی بھی امام کی شان میں نازیبا الفاظ استعمال نہ کئے جائیں اور نہ ہی ان کے فقہ پر کیچڑ اچھالا جائے۔

6۔ اولیاء کرام چاہے وہ کتنے ہی چھوٹے درجے پر ہوں، ان کی شان میں یا ان کے مزارات کے بارے میں کوئی زبان درازی نہ کی جائے جو لوگ مزارات پر خلاف شرع عمل کرتے ہیں، وہ غلط ہیں۔ باادب حاضری دینے والوں پر کوئی الزام نہ لگایا جائے۔

اسلام سب سے محبت کا درس دیتا ہے، کسی سے بھی بغض و عداوت یا کسی قسم کی انگلی اٹھانے کو منع کرتا ہے۔ ان رہنما اصولوں کے بعد عمل کا کام شروع ہو جاتا ہے کیونکہ عقیدہ بنیاد ہے اور عمل اس کی منزلیں ہیں۔ نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج، ان تمام فرائض پر سختی سے عمل کیا جائے، گناہ کتنا ہی چھوٹا ہو، جس قدر ہو سکے، اس سے بچنے کی کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ جہاں غفور الرحیم ہے وہیں جبار و قہار بھی ہے، اس کی پکڑ بڑی شدید ہے، اس سے ہمیں ڈرنا چاہئے۔

ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم خود بھی نیک عمل کریں اور دوسروں کو بھی اس کی تلقین کریں۔ خود بھی اچھے عقیدے کا علم سیکھیں اور دوسروں کو بھی سکھائیں، اگر ہم ان سنہری اصولوں پر عمل پیرانہ ہوئے تو قیامت کے دن تپتی ہوئی زمین پر اپنے رب جلالہ کو کیا جواب دیں گے؟

موجودہ حکومت اگر فتنہ و فساد کو ختم کرنا چاہتی ہے تو وہ اب تجاویز پر عمل کروائے تاکہ مسلمان اسلام کی حقیقی خوشبو کو پاسکیں اور جو اخبارات، پریس اور کتب خانے اہل اللہ کی گستاخیوں پر مضامین اور کتب شائع کرتے ہیں، ان پر پابندی عائد کرے، ان پریس کو سیل کرے۔ اگر حکومت مخلص طریقے سے یہ کام کرنے کو تیار ہے، تو ہم حکومت کے ساتھ ہیں۔

مصنف کی دیگر کتب

- دو فتنے
- شیخ امین ادریسی کا تعارف

ملک بھر کے مکتبوں سے حاصل کریں

مَکتبۂ فیضانِ مُشتاق

نزد بسم اللہ مسجد۔ کھارادر۔ کراچی